رب انزلنی منزلا مبارکا و انت خیر المنزلین

بفضل رب العالمین سفرنامہ مسافرین
مشاہد مقدسہ حضرات ائمہ معصومین صلواۃ اللہ علیہم اجمعین مسمٰے بہ

زاد الزائرین

المعروف بہ

معین الزائرین

مصنفہ الراجی الی ربہ الاحد الصمد حاجی آخوند مرزا قاسم علی صاحب قبلہ
صانہ اللہ تعالیٰ من شر حاسد اذا حسد

در مطبع اثنا عشری باہتمام سید عابد علی صاحب بقالب طبع در آمد

فہرست مضامین زاد الزائرین

حصۂ اول میں آداب سفر و حالات اجمالی منازل لکھنؤ سے بمبئی تک مع کرایہ ریل وغیرہ کے اور حالات جہاز کلان دخانی مع کرایہ بمبئی سے بصرہ تک اور حالات جہاز خورد دخانی بصرہ سے بغداد تک اور حالات منازل زیارت دورہ یعنی نجف اشرف و کربلائے معلے اور کاظمین شریفین اور سامرہ طیبہ مع کرایہ تخت رواں و کجاوہ و محمل و سر نشین قاطر و الاغ [illegible] زائرین ہی۔

اور حصۂ دوم میں حالات منازل کاظمین شریفین سے براہ کرمان شاہ و قم و طہران و نیشاپور و سبزوار خراسان شہر طوس مشہد مقدس تک مع کرایہ سواری مذکورہ راہ سلطانی اور حالات منازل مراجعت راہ احمد شاہی یعنی ہرات و گرشک و قندہار مع کرایہ شتر و کجاوہ وغیرہ اور بلوچستان مقام شالہ باغ و قلعہ عبداللہ خان سے حالات ریل و کرایہ وغیرہ لکھنؤ تک ہے جو بکمال تحقیقات و تجربہ اجمالاً بعنوان شائستہ واسطے شائقین و زائرین حضرات ائمہ معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین کے خوشخط و خوش تقطیع بصرفِ بیش سرکار عالیہ شباب بیگم صاحبہ والدۂ ماجدۂ جناب سید علی نواب صاحب دام حشمتہما اللہ العالی طبع ہو کر شائع ہے۔ ناظرین خصوصاً حضرات زائرین سے

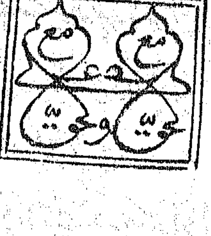
التماس دعائے خیر دارین ہے فقط

نقل توثیق و تقریظ دستخطی سرکار شریعت مدار آیۃ اللہ فی العالمین
مشیّد ارکان دین مبین موضح غوامض احکام شرع متین قبلہ و کعبہ
تاج العلماء جناب سید علی محمد صاحب مجتہد العصر دام ظلہ اللہ العالی
مادام الایام واللیالی ابن جناب سلطان العلماء رضوان مآب اعلی
اللہ مقامہ فی دار الکرامہ

باسمہ سبحانہ ما اعظم شانہ

اس سفرنامہ میں صاحب اوصاف حمیدہ و اخلاق پسندیدہ حبیب لبیب حسیب نسیب فضائل پناہ حقائق و دقائق آگاہ جناب حاجی آخوند مرزا قاسم علی صاحب زاد فضلہ نے جو حالات راہ برّ و بحر سفر زیارات عتبات عالیات کربلائے معلے و نجف اشرف و کاظمین و سامرّہ و مشہد مقدس خراسان از راہ کرمان و طہران اور حال مراجعت راہ ہرات و قندہار سے لکھنؤ تک مع تفصیل منازل و کرایہ وغیرہ جو خود سفر کرکے بمشقت تمام اپنے تجربہ و تحقیقات سے بعنوان شایستہ تحریر کیے ہیں البتہ زائرین عتبات عرش درجات کو مفید و بکار آمد ہونگے جزاہ اللہ عنا و عن
سائر المومنین خیر الجزاء





حصہ اول

زاد الزائرین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی جعلنی من زوار ائمۃ الطاہرین والصلوٰۃ والسلام علی
محمد سید الانبیاء والمرسلین وعلی بن عمہ ووصیہ ووزیرہ وخلیفتہ
علی امیر المؤمنین وقائد الغر المحجلین وآلہ الطیبین الطاہرین المعصومین
وحجج اللہ علی الخلق اجمعین ولعنۃ اللہ علی اعدائہم وظالمیہم وقاتلیہم
وغاصبی حقوقہم ابد الآبدین اما بعد لوائح اذہان صافیہ اخلائے روحانی پر
مخفی و پوشیدہ نہ ہے کہ سابق خادم زائرین وذاکرین نے عہد تعلیم صاحبزادگان نامدار
والا تبار ارشد الدولہ جناب میرزا محمد حسن خان مرحوم میں حالات سفر زیارت عتبات عرش
درجات مسمّی بہ مقاصد الزائرین میں بتفصیل تحریر کیے تھے چونکہ ہر زمانہ میں ریل و جہاز اور
کرایہ قطار اور قواعد و دستور العمل سلاطین میں فرق و ایجاد ہوتی رہتی ہے لہذا موافق زمانہ
حال کے حالات ہر منزل و مقام بطور اجمال ان چند اوراق میں درج کیے تا سعادت
دارین میں خصوصاً حضرات زائرین کو آگاہی و آسانی ہو اسلیے نام اسکا زاد الزائرین رکھا
واللہ الموفق والمعین وبہ نستعین

ہر کاریکہ ہمت بستہ گردد	اگر خارے بود گلدستہ گردد

واضح ہو کہ آداب سفر کتب معتبرہ خصوصاً تحفۃ احمدیہ وغیرہ میں مع ادعیہ ماثورہ بکثرت ہیں اور اس مختصر میں گنجائش سکی نہیں ہے اسلیے ان چند ادعیہ پر اکتفا کی کہ تا ناظر و سافر کو گران نہو پس جب عزم ہو تو دن اور تاریخ نیک معین کرے اور قمر در عقرب نہو اور اس سفر کے واسطے کوئی فصل مقرر نہیں ہے ہر مہینے میں برابر زائرین آتے جاتے ہیں مگر قبل نوروز کے دو یا دہ دن فصل نہایت عمدہ ہے سمندر کو آرام ہوتا ہے اور عراق تک جاتے ہوے آب و ہوا معتدل ہوتی ہے علاوہ اسکے مخصوصی نوروز کی نجف اشرف میں بخوبی ملسکتی ہے برخلاف فصل بارش وغیرہ کے کہ تلاطم ہوتا ہے۔ سبحان اللہ جب زائر کی لبیک ہوتی ہے تو عزیز و اقربا اور احباب دوستان وطن کی جدائی کا کچھ خیال نہیں رہتا ہے اور چاہتا ہے کہ پرواز کرکے اپنے سید و آقا اور مولا اور ہادیان دین کے مشاہد مقدسہ میں پہونچ جاؤں ۵

ور مشام میرسد ہر لحظہ بوے کربلا	در دلم دارم ہمیشہ آرزوے کربلا
اپنا اپنا یہ مقدر ہے تو نگر کیا کرے	جاے آنکھوں سے وہی جسکو بلاے کربلا

آداب سفر

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو مومن سفر کرے بروز شنبہ یا سہ شنبہ یا پنجشنبہ تو وہ اپنے مکان پر بسلامت آویگا اور وہ جناب پانچ چیزیں اپنے ہمراہ رکھتے تھے آئینہ و سرمہ دان اور شانہ و مقراض اور مسواک۔

پس جب قصد سفر کرے پہلے تین دن روزہ رکھے اور روز سوم غسل کرے اوسوقت یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَالصَّادِقِيْنَ عَنِ اللّٰهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ بِهٖ قَلْبِيْ وَاشْرَحْ بِهٖ صَدْرِيْ وَنَوِّرْ بِهٖ قَبْرِيْ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِيْ نُوْرًا وَطَهُوْرًا وَحِرْزًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَآفَةٍ وَعَاهَةٍ وَسُوْءٍ وَمِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ وَطَهِّرْ قَلْبِيْ وَجَوَارِحِيْ

وَعِظَامِی وَدَمِی وَشَعْرِی وَبَشَرِی وَمُخِّی وَعَصَبِی وَمَا اَقَلَّتِ الْاَرْضُ مِنِّی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ
لِی شَاهِدًا یَوْمَ حَاجَتِی وَفَقْرِی وَفَاقَتِی اِلَیْكَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
بعد اسکے اہل وعیال کو اپنے پاس جمع کرکے با وضو دو رکعت نماز پڑھے اور خدا سے دعائے خیر
طلب کرے آیۃ الکرسی اور حمد و ثنائے الٰہی و صلوات پڑھکے یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْتَوْدِعُكَ
الْیَوْمَ نَفْسِی وَاَهْلِی وَمَالِی وَوُلْدِی وَمَنْ كَانَ مِنِّی بِسَبِیْلٍ اَلشَّاهِدَ مِنْهُمْ وَالْغَائِبَ
اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا بِحِفْظِ الْاِیْمَانِ وَاحْفَظْ عَلَیْنَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا فِی رَحْمَتِكَ وَلَا تَسْلُبْنَا فَضْلَكَ
اِنَّا اِلَیْكَ رَاغِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوْءِ
الْمَنْظَرِ فِی الْاَهْلِ وَالْوُلْدِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ هٰذَا التَّوَجُّهَ
طَلَبًا لِمَرْضَاتِكَ وَتَقَرُّبًا اِلَیْكَ فَبَلِّغْنِی مَا اُؤَمِّلُهُ وَاَرْجُوْهُ فِیْكَ وَفِی اَوْلِیَائِكَ یَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِیْنَ اور مستحب ہے کہ عمامہ باندھکے نکلے اور اوسکے آنچل سے تحت الحنک باندھے کہ غرق و
حرق و دزدی سے محفوظ رہیگا اور قدرے خاک تربت سید الشہدا اپنے پاس رکھے اور تسبیح
و سجدہ گاہ خاک شفا کی حضر و سفر میں ہر وقت پاس رکھے تو ثواب عظیم ہے اور گویا دستاویز شفاعت
ہے ہر حال او سوقت یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ طِیْنَةُ قَبْرِ الْحُسَیْنِ عَ وَلِیِّكَ وَابْنِ وَلِیِّكَ
اِتَّخَذْتُهَا حِرْزًا لِمَا اَخَافُ وَمَا لَا اَخَافُ اور عصائے بادام تلخ اپنے ہمراہ رکھے اور سر
عصا میں سوراخ کرکے یہ تعویذ پوست آہو پر لکھکر اوسمیں رکھکے مستحکم کرے سلحس وکا
یا یہ ھ با ھ یا سہ سہ ھ تا و بہ صاف ہ مصیبا بہ ن ھی تو دزد اور جانوران
گزندہ و درندہ اور زہر دار سے محفوظ رہیگا جبتک کہ اپنے گھر میں آوے اور اوسکو کہیں نہ
چھوڑے کہ ستر ملک اوسکے واسطے استغفار کرتے ہیں جبتک کہ اپنے گھر میں واپس آوے
اور عقیق زرد کندہ اپنے پاس رکھے پس اپنے اہل وعیال سے وداع ہوکے در خانہ پر کھڑے ہوکر
تسبیح جناب سیدہ ع اور سورۂ حمد و آیۃ الکرسی اپنے راست و چپ اور روبرو پڑھکے یہ دعا پڑھے
بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ وَفَوَّضْتُ اَمْرِی اِلَی اللّٰهِ رَهْبَةً مِنَ اللّٰهِ وَرَغْبَةً اِلَی اللّٰهِ

تمت الرسالۃ الحمد للّٰه رب العالمین وصلی اللّٰه علی محمد وآله الطاهرین ۱۲

وَلَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا وَلَا مَفَرَّ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَی اللّٰهِ رَبِّ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّكَ
الَّذِیْ اَرْسَلْتَ لِاَنَّهٗ لَا یَاْتِیْ بِالْخَیْرِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَصْرِفُ السُّوْءَ اِلَّا اَنْتَ عَزَّ
جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَتَقَدَّسَتْ اَسْمَاؤُكَ وَعَظُمَتْ اٰلَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ کہ مرافقت
وبلاسے باعث امن وامان ہے بعد اسکے گیارہ مرتبہ یا جتنی بار ہوسکے سورۂ قل ہو اللہ اور انا انزلناہ
اور قل اعوذ برب الناس اور قل اعوذ برب الفلق اور آیۃ الکرسی پڑھکر بدن پر ہاتھ ملے
اسوقت جو ممکن ہو تصدق کرکے یہ دعا پڑھے اور اس امر خیر کو ترک نہ کرے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اشْتَرَیْتُ بِهٰذِهِ الصَّدَقَةِ سَلَامَتِیْ وَسَلَامَةَ سَفَرِیْ وَمَا مَعِیَ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ وَ
احْفَظْ مَا مَعِیَ وَسَلِّمْنِیْ وَسَلِّمْ مَا مَعِیَ وَبَلِّغْنِیْ وَبَلِّغْ مَا مَعِیَ بِبَلَاغِكَ الْحَسَنِ الْجَمِیْلِ
اسکے درگاہ الٰہی سے سلامتی طلب کرے اور جب قصد سوار ہونیکا کرے تو بسم اللہ واللہ
اکبر کہے اوسوقت سبحان اللہ سات مرتبہ اور الحمد للہ سات مرتبہ اور لا الٰہ الا
اللہ سات بار کہے اور جب روانہ ہونے لگے تو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ خَلِّ سَبِیْلَنَا وَاَحْسِنْ
مَسِیْرَنَا وَاَعْظِمْ عَافِیَتَنَا پس روانہ ہو اور جب کشتی پر سوار ہو تو اللہ اکبر سو مرتبہ کہے
اور صلوات سو دفعہ پڑھے اور نفرین دشمنان ائمہ ہدی ع پر سو بار کرکے یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ
وَبِاللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَعَلَی الصَّادِقِیْنَ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ
اَللّٰهُمَّ خَلِّ سَبِیْلَنَا وَاَعْظِمْ عَافِیَتَنَا اَنْتَ الْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَاَنْتَ الْحَامِلُ
فِی الْمَاءِ وَعَلَی الظَّهْرِ وَقَالَ ارْكَبُوْا فِیْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ
رَّحِیْمٌ اور وقت تلاطم کے یَا حَیُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بکثرت پڑھے اور یَا حَفِیْظُ بعدد حروف
بحساب ابجد پڑھے تو غرق سے نجات پائیگا اور قدرے خاک شفا بحر میں ڈالے انشاء اللہ
تعالی تلاطم رفع ہوگا اور حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو تنہا سفر کرے
یہ دعا پڑھے مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِیْ وَاَعِنِّیْ عَلٰی وَحْدَتِیْ
وَاَدِّ غَیْبَتِیْ اور تنہا سفر کرنا نہ چاہیے اور ۳ نفر سے کم اور ۵ سے زیادہ اچھا نہیں ہے اور

بلندی پر چڑھتے وقت اللہ اکبر کہے اور نشیب میں اوترتے وقت سبحان اللہ کہے اور واضح ہو
کہ اپنے شہر سے سامان ضروری سفر مثل لباس و فرش و ظروف وغیرہ کے ۱۵ سیر سے زائد ہمراہ
لینا نہ چاہیے ورنہ ریل پر محصول دینا پڑیگا بمبئی مین سب سامان مہیا و موجود رہتا ہی بقدر ضرورت
وہان خرید کرکے جہاز پر ہمراہ لیجائے اور بعد مراجعت کے پھر وہان کی پر فروخت ہو سکتا ہے
کیونکہ جہاز عجمی پر ایک من تک سامان ضروری ہر شخص ہمراہ رکھ سکتا ہی اور نکل کمپنی جہاز دخانی کا
۸ من تبریز جو تقریباً ۲۳ سیر ہوتے ہین۔

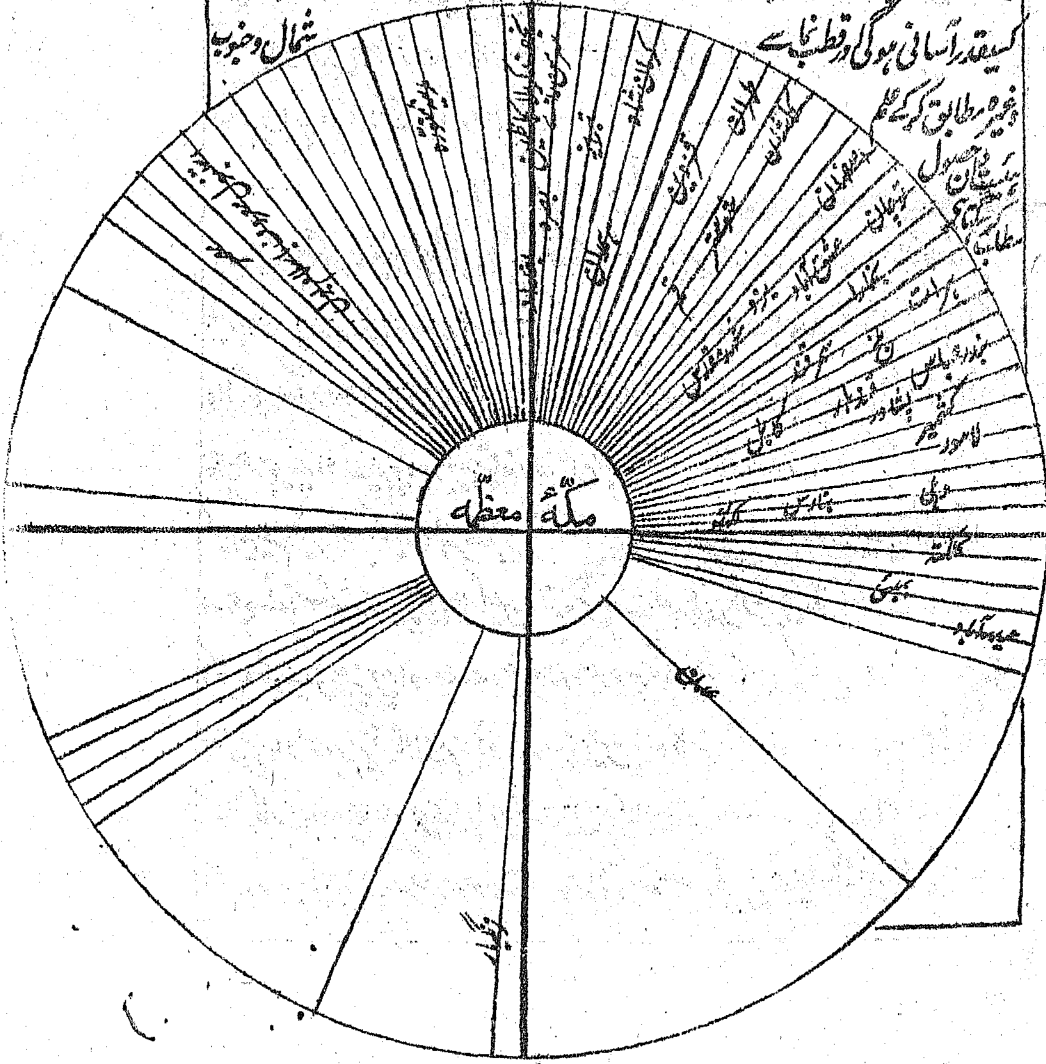
نماز و روزہ سفر

اگر سفر مباح ہو مثل حج بیت اللہ و زیارت مشاہد ائمہ ہدیٰ ۱۴ اور طلب علم دین اور زیارت والدین
و برادران ایمانی و فکر معاش و تجارت حلال وغیرہ تو نماز قصر کرے یعنی ہر چہار رکعتی کی دو دو رکعت
کم کرے اور مغرب و صبح بدستور پڑھے جب قصد مسافت آٹھ فرسخ کا ہو اور اگر سفر معصیت ہو
تو تمام کرے کیونکہ وہ سفر جائز نہین ہی اور جہان دس دن رہنے کا قصد ہو تو نماز تمام پڑھے اور اگر
متردد ہو تو ۳۰ دن تک قصر کرے بعد اسکے نماز تمام کرے اگرچہ متردد رہے پس جب ریل پر قصد سوار
ہونے کا کرے تو حتی الامکان ٹکٹ وہانتک کا لے جہان وقت نماز تک پہونچنے کا یقین ہو یا
جسوقت اوقات نماز مین ریل ٹھہرے تو باہر نکلکر نماز پڑھے اور اگر ریل پر استقبال قبلہ وغیرہ شرائط
و افعال نماز ممکن ہون تو بے وقت ٹھہرنے کے اوپر بھی پڑھ سکتا ہی اور روزہ واجبی بھی سفر
مباح مین جائز نہین ہی اور سنتی روزہ مین اختلاف ہی اور ماہ رمضان مین سفر حلال کرنا
مکروہ ہی یعنی کم ثواب ہی اور قصد اقامت عشرہ کرکے روزہ رکھ سکتا ہی اور حائر اور مسجد کوفہ
مین زائر مخیر ہی درمیان قصر و اتمام کے چنانچہ حدیقۃ المتقین مین لکھا ہی کہ اگر مسافر مکہ معظمہ اور
مدینہ منورہ اور حائر سید الشہدا ۴ اور مسجد جامع کوفہ مین وارد ہو تو قصر و اتمام مین نماز کے مخیر ہی
اور اتمام افضل ہی۔

تحقیق قبلہ

ہندوستان مین اکثر سمت قبلہ جانب مغرب ہی علامات معینہ ہر جگہ مثل مساجد و قبور مسلمانان

اور استفسار اہل بلد وغیرہ سے دریافت ہوسکتا ہی یا قطب شمالی کو داہنے شانہ پر رکھنے سے قبلہ معلوم ہوتا ہی مگر
اکثر اسٹیشن ریل میں بوجہ خوف روانگی اور تعجیل ریل کے باہر جانا مشکل ہوتا ہی یا جہاز میں بوجہ ابر وغیرہ کے
دقت ہوتی ہی اسلیے قطب نما صحیح وعمدہ ہمراہ رکھنا ضرور ہی اور واضح ہو کہ بمبئی وکراچی اور مسقط میں قبلہ
جانب مغرب ہی بعد اسکے قبلہ مائل بدست چپ ہوتا جاتا ہی مثلاً بندر عباس ولنگا میں ایک درجہ اور بندر
ابوشہر او محمرہ میں دو درجہ اسیطرح درجہ بدرجہ بصرہ تک مائل ہوتا جاتا ہی یہانتک کہ ملک عراق میں بالکل
بجانب جنوب میں واقع ہی چنانچہ جب مسافر بورد صحیات عرق درجات میں قطب نما کو دیکھا تو قبلہ خاص
جنوب ہی میں پایا وقت مراجعت کے مقام گرنۂ اتصال دریاے دجلہ و فرات سے مائل
بدست راست ہوتا جاتا ہی - پس بنا بر رفع دقت کے نقشۂ ذیل مرتب کیا گیا ہی اس سے
کسیقدر آسانی ہوگی قطب نما سے شمال وجنوب
بہ تصحیح مطابق کرکے عمل



پس ہر مکلف کو اہتمام و خیال نماز و اوقات نماز کا ہر حال مین واجب ہی اگر نماز مقبول ہی تو کل اعمال حسنہ مقبول ہین اور اگر نماز مردود ہی تو کل اعمال مردود ہین کیونکہ حدیث مین وارد ہوا ہی ان قُبلت قُبلت ما سواہا وان رُدّت رُدّت ما سواہا

روز محشر کہ جان گداز بود
اولین پرسش نماز بود

نعوذ باللہ اگر کسی مکلف کی کوئی نماز اوقات پنجگانہ سے عمداً بسبب کاہلی و ماندگی وغیرہ ترک ہوئی تو گناہ کبیرہ ہی اور حضرات ائمہ ہدیٰ علیہم التحیۃ والثنا بھی ناراض ہونگے چنانچہ حضرت سید الشہدا مظلوم کربلا نے فرمایا ہی کہ مین نے حالت تشنگی مین نماز قائم کرنیکے واسطے جان و مال و اولاد در راہ خدا مین نذر کیے پس جو شخص نماز ترک کرے گویا وہی میرا قاتل ہے ۔
واضح ہو کہ ریل و جہاز اور سواری قاطر و شتر پر ہر جگہ نماز کا موقع بخوبی ملتا ہی جیسا کہ عنقریب ظاہر و باہر ہوگا انشاء اللہ تعالے ۔

اقسام و درجہاے ریل

جب زائر اپنے گھر سے بسواری گاڑی و یکہ وغیرہ اسٹیشن پر پہونچے تو اپنے آرام و راحت کا خیال کرکے ویسی راہ اور درجہ ریل کا اختیار کرے اوسکا ٹکٹ لیوے وریولا لکھنؤ سے بمبئی تک تین لینین ہین ایک کانپور و الہ آباد ہوکر براہ جبلپور ہی فی نفر ٹکٹ ڈاک گاڑی کا [illegible] ہی اور پسینجر یعنے مسافر گاڑی کا فی نفر [illegible] ہی یہ راہ قدیم ہی اور تین شبانہ روز مین پہونچتے ہین مسافر اسطرف بعض جگہ کم ہوتے ہین [illegible] کہین میلہ وغیرہ ہو چوکیان بکثرت ہین بڑے اسٹیشنو پر ریل ایک دو گھنٹہ کہین اس سے کم و زیادہ اور چھوٹے اسٹیشنو پر پانچ چار کہین آٹھ دس منٹ ٹھہرتی ہی اکثر پانی سقہ یا نل سے لیا جاتا ہے اکل و شرب کی چیزین اور چاے وغیرہ اور میوہ ہر جگہ بکتا رہتا ہی اور کہین پانی دینے کو [illegible] مقرر ہین اونسے پرہیز کرنا لازم ہی اور دوسری لین براہ کانپور آگرہ و اجمیر و احمد آباد ہی فی نفر ٹکٹ مسافر گاڑی کا [illegible] ہی جا بجا دیہات مین چوکیان اور اسٹیشن شہرہاے نامی کے [illegible] ہین اکل و شرب کی چیزین ہر جگہ موجود رہتی ہین پانی سقہ بعض جگہ نل سے لیا جاتا ہی اور کہین [illegible]

برہمن بھی ہین اکثر جگہ حوائج ضروری اور نماز و طہارت کا موقع بخوبی ملتا ہی اسطرف سے ۲ ۳ شبانہ روز مین پہونچتے ہین اور تیسری لین جدید کانپور و کالپی و جہانسی و بہوپال و اٹارسی وغیرہ کے طرف سے ہی ٹکٹ فی نفر لعہ مسافر گاڑی کا ہی اکثر جگہ برہمن پانی کے واسطے مقرر ہین اور کثرت مسافرین بھی ہوتی ہی اور کشمکش سے زحمت ہوتی ہی اور تین شبانہ روز مین براہ بوساول بمبئی داخل ہوتے ہین ہر ریل مین درجہ اعلی و اوسط و ادنی ہوتا ہی اور کرایہ مختلف ہی۔ لیکن مقدسین و ابرار کے واسطے راہ قدیم مشہور بمقام بمقام کا ٹکٹ لینا انسب ہی کہ حوائج ضروری اور طہارت و نماز حسب دلخواہ ہو اور زحمت وغیرہ سے بھی نجات ہو گو دو تین پہر کی تاخیر اور کرایہ گاڑی و یکہ و سرائے وغیرہ کے مصارف زائد ہوتے ہین اور ہر جگہ ٹکٹ لینے مین کسیقدر زحمت ہوتی ہی اور لکھنؤ سے بمبئی تک مقامات مشہورہ ہین ریل اور کہین انجن بدلتا ہی جیساکہ نقشۂ ذیل سے ظاہر ہوتا ہی دیر مین حوائج ضروری وغیرہ سے بخوبی فرصت ہو سکتی ہی۔

نقشۂ مقامات مشہورہ راہ تری

لکھنؤ	کانپور	الہ آباد	جبلپور	بوساول	بمبئی	مسافت ۴۲۲ کوس

شہر لکھنؤ پاے تخت شاہان اودھ کنارۂ دریاے گومتی آباد ہی دار العلم و دار الایمان اور مسافر پرور اور غریب نواز مشہور ہی انواع و اقسام کی چیزین عمدہ مثل شیرمال و بالائی و حلوا سوہن و تمباکو وغیرہ یہانکی مشہور ہین اور بازار و نمین اکل و شرب کی چیزین اور ہر قسم کا میوہ فصل پر مہیا اور بکثرت رہتا ہی یہانسے کانپور تک زنانہ گاڑی علحدہ ہی۔

کانپور کنارۂ دریاے گنگا فی زمانا خوب آباد ہی اسٹیشن خرد و کلان پر سقہ وغیرہ پانی دیتے ہین اکل و شرب کی چیزین اور میوہ وغیرہ اور چاے و حقہ سب مہیا رہتا ہی پالکی و گاڑی و یکہ ملکن ہی

الہ آباد دریاے گنگا کے کنارہ پر خوب آباد ہی اسٹیشن پر سقہ وغیرہ پانی دیتے ہین اور اکل و شرب کی چیزین اور چاے و حقہ اور میوہ ہر قسم کا مہیا رہتا ہی۔ گاڑی و یکہ وغیرہ بکثرت ہی۔

[illegible]

اور کوچہ گلی کثیف ہین اسٹیشن پر پانی سقہ وغیرہ دیتے ہین اور اکل و شرب کی چیزین ملتی ہین سرا بھی
قریب ہی دوغ و شیر بھی ملتا ہی یہانسے راہ کوہی ہی کس صنعت سے پہاڑ کاٹکر سڑک آہنی بنائی ہے
۱۸ اسٹندل یعنے چھتے راہ مین ملتے ہین اور آخری چھتہ متصل سہاگ پور کے ہی اوسکے پاس ایک دریا
جاری ہی بندہا چل پہاڑ کا چھتہ بہت بڑا ہی یہانسے سردی کم ہوتی ہی اور کوڑی نہین چلتی ہی۔
بوساول کا اسٹیشن اچھا ہی سقہ اور نل سے پانی ملتا ہی مقام حوائج ضروری خوب بنے ہین
یہانسے انجن بدلتا ہی اور زنانہ گاڑی جدا رہتی ہی کسیرا گھاٹ پر بوجہ پست و بلندی راہ کوہی کے دو
انجن آگے پیچھے لگائے جاتے ہین تب ریل روانہ ہوتی ہی اور منازل مذکور کے درمیان مین خرد و
کلان چوکیان بکثرت ہین اور پانی اور روٹی و کباب اور میوہ وغیرہ ملتا ہی مگر گران دیتے ہین
اور نماز وغیرہ کا موقع اوقات نماز مین بخوبی ملتا ہی اگر مرد ہوشیار قبل سے پانی لوٹہ مین تیار رکھے
اور ایک جگہ وضو کرے اور دوسری جگہ ایک نماز اور تیسری جگہ دوسری نماز پڑہے تو نہایت آسانی
ہوتی ہے —
شہر بمبئی کنارہ سمندر خوب آبادی اسٹیشن بہائی کھلا مین اکثر مسافرین اوترتے ہین بیل گاڑی
و گھوڑا گاڑی وغیرہ بکثرت ہی اوسکو کرایہ کر کے بھنڈی بازار امام باڑہ میر سبر علی مرحوم مین اکثر
زائرین اوترتے ہین جو وقفی تہا اور نواب منتظم الدولہ حکیم مہدی مرحوم کی سعی سے حسب الحکم محمد علیشاہ
مرحوم بادشاہ لکھنؤ بہ تولیت میر سبر علی مرحوم بنا تہا اب لوگون نے اپنی ملک مین کر لیا ہی اور
زائرین سے بالاجبار منبر وغیرہ ہی فی نفر ایک روپیہ کرایہ لیتے ہین اور نیچے صحن مین فی نفر ۸ اور
حجرہ مین بالاخص مین للعہ اور بعض مین سے ۸ لیتے ہین خواہ مسافر چند روز یا ایک مہینہ رہے
اور لیمو و چہریان بکثرت ہین ہوا وار جگہ بیرآمدہ کی طرف لینی چاہیے - گوشہ صحن مین حوض ہے
نل کا پانی اکثر جاری رہتا ہی اوب خانے بھی بالا و پائین بنے ہین گرد دکانین ہین بازار مین نان
و کباب و گوشت و سالن وغیرہ عجمی و ہندی بکثرت ہی مگر گران بکتا ہی - اور امرا و روسا اکثر
متصل تالاب پایدہونی مکانات کرایہ مین اوترتے ہین قریب اوسکے مسجد و حمام پختہ وعمدہ با فضا

حاجی محمد حسین مرحوم تاجر عجم کی ہی وہان نہر و حوض عمدہ فوارے اکثر آخر روز جاری رہتے ہین گرد اوسکے صحن مین چمن ہی اور تپائیان درختان سایہ دار کے نیچے رکھی ہین اور نماز جماعت بھی ہوتی ہی قریب اوسکے آقا زین العابدین مرحوم تاجر کا امام بارہ ہی اکثر وہان روضہ خوانی ہوتی ہی۔

آبادی عمارات وغیرہ

مکانات پختہ و بلند مثل کا پک کے ہین صحن اکثر مکانات مین نہین ہی مساجد بکثرت ہیں جو غیر اہل اثنا عشریہ کی ہین ایک مسافر خانہ وقفی حجاج کے لیے ہی اور مارکیٹ اور بازار پختہ و عمدہ بکثرت ہین بڑا تجارت گاہ ہی عرب و عجم اور ہندی و نصاری و یہود اور گبر اور چینی بکثرت ہین سب اہل حرفہ و سوداگر اور دلال ہین محلہ قلعہ مین لب سمندر تاجرون کی کوٹھیان با رفعت و شان ہین بہاو بندر کا اسٹیشن شرقی کنارہ پر نہایت کلان و عمدہ ہی اور غربی کنارہ کا اسٹیشن بھی اچھا ہی ہر طرف سمندر پتھر وغیرہ سے پاٹا جاتا ہی زمین و آبادی بڑھتی جاتی ہی سڑکین بکثرت کشادہ ہین نل جابجا جاری ہین فانوس ہر طرف نصب ہین اول شام سے روشنی خوب ہوتی ہی ٹرین گاڑی ہر طرف جاری ہی ہر قسم کے کپڑے اور لباس اور گلی و مسی ظروف اور شیشہ آلات اور موزے اور صندوق اور انواع و اقسام کی چیزین ہر ملک کی مہیا و موجود ہین اور ساعات بلند جابجا ہین حکام ملکی و مالی موجود ہین مدارس و شفا خانے اور ڈاکخانہ و تار گھر وغیرہ بہت ہین۔

سامان ضروری سفر بحری

آرد گندم جو بیان نہایت صاف و باریک مثل مائدہ کے ہوتا ہی مگر ثقیل ہی اور برنج باریک و عمدہ و کہنہ اور دال ارہر و ماش و عدس و مونگ وغیرہ اور روغن زرد عمدہ اور گرم مصالحہ سائیدہ اور نمک و مرچ سائیدہ اور چوب زرد یعنے ہلدی سائیدہ اور چاے و شکر اور پیاز وغیرہ خوراکی چیزین جنکا پکانا سہل ہو پورہ اور ظروف اور ڈبیا وغیرہ مین بقدر ضرورت ۱۵ یا ۱۶ دن کے موافق ہر شخص کو ہمراہ لینا چاہیے مگر جہاز پر انکے پکانے مین فی الجملہ بہت دقت ہوتی ہی۔ اور مقدسین و ابرار کے واسطے نان خشک و ناشتہ اور نان پاؤ اور بسکٹ اوسی

نان خطائی اور کلچہ اور نخود بریان اور کشمش و پستہ اور خرما اور سویق یعنے ستو وغیرہ مناسب ہی اور
ایک پیپا پانی کا اگر قادر ہو تو ہمراہ رکھے کیونکہ جہاز پر اوسکا محصول دینا ہوگا۔ اور ایسا ہی دوسرا
مرغ اور بز وغیرہ اور آلو وار وی اور بان تنباکو قلیان اور تنباکو خمیرہ وغیرہ ہمراہ رکھتے ہیں مگر
تنباکو مقدار زائد کا علاوہ محصول ریل و جہاز کے بمبئی و بصرہ و بغداد میں گمرک زیادہ ہی اگر
مخفی کرنے کے بعد ظاہر ہوا تو جرمانہ بھی ہی اور عطر و شال اور مال ابریشمی آلات اور زیور
وغیرہ اور کتب کا گمرک بھی ہی بلکہ کتب مناظرہ و اعمال خصوصاً زاد المعاد کہ قدیم مشہور کتاب ہے
بغداد میں چھین لیتے ہیں اور دریاے دجلہ میں غرق کرتے ہیں خصوصاً عجم اہل فارس سے
بلکہ اونکو بہت اذیت دیتے ہیں۔

لباس ہمراہی متوسطین

چار پانچ جوڑے کپڑے جو نازک زیادہ نہوں اور رنگے ہوں اور فرش شطرنجی و چادر اور رزائی
اور عبا و قبا اور عمامہ و کمربند وغیرہ سید کو سبز یا سرمئی اور غیر سید کو سفید اور عورات کو چادر پیچہ اور
نقاب مع لوازمات کے ہمراہ رکھنا چاہیے جسقدر کم و سبک ہو بہتر ہی ورنہ باربرداری مزدوری
جابجا دینی پڑیگی۔

ظروف مسی وغیرہ

پتیلی مع سرپوش و لوٹہ آبخورہ اور رکابی اور آہنی توا و دیگدان اور سماور یا کیتلی اور دو
تین پیالیان چینی مع چمچی اور بادیہ یا کاسہ اور حقہ کوچک و سبک بلکہ سبیل و شطب بہتر و اسہل ہے
اور سبو یعنی سرپوش دار یا پیپا کوچک پانی کے واسطے وغیرہ ضروری چیزیں ہمراہ لینی چاہییں
اور ڈوری سمندر سے پانی لینے کے لیے ضرور ہمراہ چاہیے کہ عند الضرورت غسل و طہارت
کرسکے اور ایک ظرف مٹی کا وسیع سرپوش دار مٹی پاک ہمراہ رکھنی لازم ہی کہ احیاناً اگر
اعضا سے وضو منکوک ہوں اور طہارت ممکن نہو تو تیمم کرسکے جو کہ اعضا سے تیمم پاک ہوں
[illegible]

صندوق وغیرہ کا ہمراہ رکھنا نہایت مناسب ہی اور ایک بوریا خواہ کمل ہمراہ چاہیے تا بعد شست و شو جہاز کے نیچے فرش کے بچھائے کہ بال کے چھینٹے اور سرایت تری کے نفوذ سے محفوظ رہے اور موم جامہ دو گز لمبا بھی ساتھ لے کہ جہاز شوئی یا بارش کے وقت اوڑھ لے اور وہ سفر زیارت و دورہ مین بھی کام آتا ہی - اور بعض اشیاے مذکورہ مین اگر کوئی رفیق شفیق ہمدرد یار و خلیق ہم مزاج ممکن ہو تو شریک لینا مناسب ہوتا ہی جسقدر سامان سبک ہو راحت ہی اور بار برداری اور مزدوری کی کفایت ہی اور ہر جگہ گرچی وغیرہ سے بھی سبک دوشی ہی بقول مشہور ؎

کس نیاید بخانۂ درویش	کہ خراج زمین و باغ بدہ
یا بہ تشویش و غصہ راضی شو	یا جگر بند پیش زاغ بنہ

اشیاے رفع دوران غثیان

جہاز مین صفرا و بہت اکثر ونکو ہوتی ہی اور دو تین روز تک طبیعت بے لطف اور منہ بدمزا اور دوران سر رہتا ہی اور جی مالش کرتا ہی خصوصاً جب بارش اور ہوا کے سبب سے تلاطم ہوتا ہی ایسے وقت ترش چیزین مفید ہوتی ہین مثل جوہر لیمو یعنے ست لیمو و آلو بخارا یا تمر ہندی و اچار و چٹنی لکھنوی اور رنگترا و کولا وغیرہ کے اور تبدیل ذائقہ کے لیے گوٹہ و الائچی اور پان وغیرہ ہمراہ رکھنا چاہیئے اور چاے سے درد سر اور دوران مین تخفیف ہوتی ہے - ان اشیا کے واسطے ایک صندوق حسب حال و مال لینا چاہیے کہ پایے اوسکے تین چار انگل بلند ہوتے تا ہنگام نشست و شوئی جہاز مین پانی نیچے بہ جائے اور تری سے اندر محفوظ رہے اور وہ جہاز پر بمنزلہ حجرہ کے ہی زنجیر لگا کر قفل دیکر حوائج ضروری وغیرہ کو جا سکتے ہین گو دہوتے وقت کسیقدر زحمت ہوتی ہی مگر بڑی کثافت جہاز کی دور ہوتی ہی اگر ہر روز علی الصباح دہویا نہ جاوے تو آب و ہوا اوسمین خراب ہو - اور یہ سب سامان ضروری شہر مین ہو جو مہیا رہتا ہی خود کسی شخص واقف کار کو ہمراہ لیکر خرید کرنا یا کسی معتبر کی معرفت سے منگوانا چاہیے بشرطیکہ دلال نہو ورنہ نقصان مایہ و شماتت ہمسایہ ہی - اور وہان احباب مسافرنواز

لجلہ تمیز میں کوئی امر دشوار نہیں ہے ؎

مشکلے نیست کہ آسان نشود	مرد باید کہ ہراسان نشود

نول یعنے ٹکٹ جہاز

جہاز اگبوٹ انگریزی نکل کمپنی کا ٹکٹ ادنی درجہ کا بمبئی سے بصرہ تک فی نفر ۲۵ روپیہ روانگی کے وقت ہے اور یہاں آفس میں جہاز کوچاپ کا ٹکٹ بصرہ سے بغداد تک کا فی نفر ۶ روپیہ کو ملسکتا ہے ورنہ بصرہ میں ۸ روپیہ کو ملیگا یہ دونوں جہاز سرکاری ہیں اوقات روانگی مقرر و معین ہیں اور ۱۴ شبانہ روز میں داخل بصرہ ہوتا ہے مگر تقسیم آب شیرین متعلق بہ نصاری یا کبر وغیرہ ہوتی ہے اور شبانہ روز روشنی تقریب ہوتی ہے - اور سپاہی پہرہ دیتے ہیں -

اور اگبوٹ عجمی کا ٹکٹ ادنی درجہ کا بمبئی سے بصرہ تک فی نفر ۲۰ روپیہ کا ہے اگر خود جاکر آفس میں لیوے تو ۱۸ روپیہ کمیشن کے واپس ملینگے ورنہ دلال لیگا اور یہاں بھی جہاز خورد کمپنی کا ٹکٹ بصرہ سے بغداد تک کا ممکن ہے عجمی جہاز کی روانگی مال پر موقوف ہے جب مسافرین و مال سے پُر ہوتا ہے تب روانہ ہوتا ہے اور تیرہ ۱۳ یا چودہ ۱۴ شبانہ روز میں داخل بصرہ ہوتا ہے اور تقسیم آب شیرین متعلق با اہل اسلام ہے شبانہ روز روشنی ہر جگہ ہوتی ہے اور سپاہی پہرہ دیتا ہے - اور جہاز پر شفا خانہ و ڈاکٹر ہوتا ہے حتی الامکان علاج اونکا نہ کرنا چاہیے بلکہ عدم اظہار بیماری جہاز پر بہتر ہے خصوصاً سفر حج ۔ العاقل تکفیہ الاشارۃ -

اور ہر جہاز میں درجہ اعلےٰ و اوسط و ادنےٰ ہے اور کرایہ مختلف مثلاً عجمی جہاز درجہ اعلی کا ۵۵ روپیہ اور درجہ اوسط کا ۳۵ روپیہ اور درجہ ادنی کا ۲۰ روپیہ ہے -

سواری جہاز

جب سامان ضروری سفر مہیا ہو چکا اور صندوق وغیرہ میں مستحکم کرلیا اور نول حسب مراد حاصل کیا تو سواری گھوڑا گاڑی یا بیل گاڑی جسکا کرایہ بندرگاہ تک ۸ آنہ اور ۵ آنہ ہے روانہ ہوتے ہیں صرف گاڑی والے سے کہے کہ فلاں جہاز پر سوار ہونگا وہ اوس بندر تک پہونچا دیتا ہے اور

کنارہ پر سپاہیان چونگی مال تجارت وغیرہ کا استفسار کرتے ہین اگر ہو تو انعام مانگتے ہین اوس جگہ
کشتیبان یعنی ہوڑے والے سے کرایہ فی نفر یا فی کشتی طے کرکے سوار ہوتے ہین اور وہ جہاز تک
پہنچا کر سوار کرتا ہے کمپنی جہاز اکثر گودی مین قریب رہتا ہے اور کبھی جہاز ایک دو میل کنارہ سے دور
رہتا ہے موافق قرب و بعد کے کرایہ کشتی دینا پڑتا ہے اور مزدوری سامان کی علحدہ لیتے ہین۔

جب جہاز پر سوار ہوئے تو جگہ حتے الامکان آخر یا وسط جہاز مین قریب عرشہ کے لینی چاہیے جہان دہوپ کی
دہوپ اور رات کی شبنم سے مفر ہو اگرچہ اکثر سائبان رہتا ہے مگر ہواے تند کے وقت اوتار لیتے
ہین اور جہاز کے سینہ کیطرف تکان زائد ہوتی ہے اور ہواے سمندر کا پانی اوچہلتا ہے اور کیڑے
تر ہو جاتے ہین اور باورچی خانہ خلاصی و مسافرین اور ادب خانے چپ و راست رہتے ہین
اگر کہٹن کے اوپر بید بند کہنیچے جاے بلند ملے تو شست و شوے جہاز کے وقت کسیقدر مفر ہے
مگر جہان بندر پر مال اوسمین رکہا یا نکالا جاویگا تو اوسوقت کسیقدر زحمت ہوگی کپتان و معلم
وغیرہ جہازران شدت سرما و بارش وغیرہ مین اگر کوئی کہٹن خالی ہو تو خود اسطرف کے سفر
جگہ دیتے ہین وہان جہاز دہویا نہین جاتا ہے نہایت امن ہے مگر حقہ وغیرہ کا مثل ریل کے ممانعت ہے
اور جہاز پر بے موقع تہوکنا اور پیشاب کرنا اور بدون باورچی خانہ کے آگ کا روشن کرنا ممانعت ہے
خاص و عام کے واسطے یہ مقام علحدہ علحدہ ہوتے ہین اور باورچی خانہ عموم مین ہجوم ہوتا ہے
بہنڈاری یعنے خلاصیون کے مسلمان باورچی کو کچھ دیکر اپنی کارروائی خود کیجاتی ہے۔ اور
مستورات جہاز کے مثل ریل نہین ہین ریل پر ۱۵ سیر سے زائد اسباب کا محصول لیا جاتا ہے یہان
ایک من تک معاف ہے ریل پر کبوتر طوطہ و چڑیا وغیرہ کا محصول لیتے ہین یہان نہین ہے
اگر ایک دو ہون البتہ طفل شیرخوار کا معاف ہے اور طفل نابالغ کا نصف محصول ہے۔ ریل پر
اکثر ٹکٹ دیکہا جاتا ہے جہاز پر روانگی کے روز اور آخر سفر کے روز دیکہا اور لیا جاتا ہے۔ جہاز
اگبوٹ کلان و خورد کا موافق رنگ و رفتار کے نام مقرر ہوتا ہے اپنے مرکب کا نمبر و نام دریافت
کرکے اپنے عزیز و اقربا کو تحریر کرنا بہتر ہے کیونکہ گاہے اخبارات وحشت ناک مشتہر ہوتے ہین

اور نام وغیرہ جہاز کا بھی لکھتے ہین جبکہ نمبر و نام معلوم ہو گا تو اضطراب کسیکو نہو گا۔ مسافر کم ہون یا زیادہ جگہ تقسیم نہین ہوتی ہے جسکو جہان ملجاتی ہے بستر لگاتا ہے خلاصیونکے سردار وغیرہ کو کچھ دیکر اچھی جگہ لینی چاہیے اور قریب اپنا سامان رکھنا چاہیے۔

اور امرا اور رؤسا اور مقدسین وابرار کے واسطے حجرہ بہتر ہے بشرطیکہ ایراد قادر ہون او سمین تری وغیرہ سے کسیقدر نجات ہے کیونکہ سمندر مین گندہ کپڑا یا ولایتی ٹاٹ کا ٹل لگاکے گبر و ترسا اور مسلمان خلاصی جہاز کو اسطرحسے دہوتے ہین کہ معلوم ہوتا ہے کہ بارش ہورہی ہے اور چھینٹین پانی کی برابر آتی ہین اسوقت بھی موم جامہ کام آتا ہے۔

واضح ہو کہ جہاز کے عمق وطول مین تین تین درجے ہوتے ہین اور وسط مین حجرہ ہاے عمدہ اور پرلے درجے وغیرہ افسران جہاز اور امرا اور رؤسا کے لیے ہین۔ مگر سطح بالائی بعد صبح صادق کے دہوئی جاتی ہے اور ہنگامہ نشست وشو گرم رہتا ہے مسافرین اپنا اپنا بستر لیے ہوے سرگردان رہتے ہین۔ بہرحال روز روانگی حکام اور ڈاکٹر آکر دیکھتے ہین کہ کس نمبر تک پانی ہے یعنے وزن برابر ہے یا زائد ہے پس حکم روانگی کا دیکر چلے جاتے ہین اور ارکاٹی رہنما حاضر ہوتا ہے تب لنگرگاہ سے جہان بکثرت جہاز ہوتے ہین لنگر اوٹھاکے جہاز روانہ ہوتا ہے اور ایک دو میل تک ارکاٹی ہمراہ رہتا ہے بعدہ کشتی جو ساتھ رہتی ہے جہاز سے اوترکے سوار ہو کر چلا جاتا ہے۔ وہان سے اگر دن ہے تو سفید سفید مکانات اور سبزی درختان اور اگر رات ہو تو صرف چراغان شہر دکھائی دیتا ہے بعدہ آسمان وزمین پانی ہی پانی معلوم ہوتا ہے اگر جہاز عجمی ہے تو راہ بندرعباس جاتا ہے اور وہان چھٹے روز پہونچتا ہے اور اگر نکل کمپنی ہے تو کراچی روانہ ہوتا ہے اور تیسرے دن پہونچتا ہے چنانچہ ہر بندر کا حال اجمالی نقشہ ذیل سے ظاہر ہے۔

نقشہ مقامات اگبوٹ نکل کمپنی

معروف بلاص لنچ

بمبئی	کراچی بندر	گاوربندر	مسقط	بندرعباس	بندرلنگا	بحرین	ابوشہر	محمرہ	بصرہ

نقشۂ مقامات آگبوٹ عجمی

بمبئی	بندر عباس	بندر لنگا	ابوشہر	محمرہ	بصرہ	۸۲۵ کوس

بدریا در منافع بیشمار است | اگر خواہے سلامت برکنار است

روانگی کے روز جھنڈی روانگی کی چڑھا دیتے ہین یہی دستور ہر بندر پر رہتا ہے بلکہ باہم بذریعۂ جھنڈی کے کپتان وغیرہ سوال وجواب کرتے ہین اور اثناے راہ جو جہاز ملتا ہے گو وہ دو تین میل دور سے جاتا ہے مگر جھنڈی کے وسیلہ سے حال دریافت کرتے ہین

نقشۂ حالات منازل بحری سفید مسافر

کراچی بندر	ماتحت ہند تیسرے دن جہاز بندرگاہ پہونچتا ہے توپ اجازت داخلہ وسلامی کی جانبین سے سر ہوتی ہے کنارہ قریب رہتا ہے کشتیان بکثرت آتی جاتی ہین مسافر ومال اور دکاندار بھی آتے ہین اسٹیشن ریل قریب ہے آبادی شہر کسیقدر دور ہے گھوڑا گاڑی وغیرہ موجود رہتی ہے شہر خوب آباد ہے مکانات پختہ وبلند ہین اور بازارین عمدہ ہین نان وگوشت وکباب وشیر وماست اور دوغ اور چاے وقہوہ تیار رہتا ہے اور میوجات افغانستان وہندوستان بکثرت بکتے ہین اور غلہ ہر قسم کا موجود ہے بلوچستان وسیستان ملک کوہی اسیطرف واقع ہین ریل کی تا ایک لین ہے وہانسے جانب چپ لین بلوچستان اور جانب راست ملتان گئی ہے اور یہانسے جہاز کا نول بصرہ تک صعہ بلکہ سہ کوئی نفر دیتے ہین اسلیے کہ بمبئی جہاز کو یہان کی اجازت نہین ہے۔ واضح ہو کہ بحر ہند کا پانی سیاہ اور بحیرۂ فارس کا نیلگون اور کہین متصل کنارہ کے سبز دکھائی دیتا ہے اور شور الیسا ہے کہ استعمال وحرکت سے چنگاریان شکستہ دکھائی دیتی ہین اور دن کو ماہیان خورد وکلان اور جانوران دریائی عجیب وغریب کا مشاہدہ ہوتا ہے

گادر بندر	کراچی سے بعد شبانہ روز کے جہاز روانہ ہوکر ایک شب یا ایک روز میں یہاں پہنچتا ہے [illegible] اور یہ بندر گو ماتحت شیخ مسقط ہے مگر متعلق سیستان کا ہے جو ماتحت طہران ہے وہاں سے راہ کوہی پست و بلند بسواری قاطر و اسب خراسان کو بھی گئی ہے [illegible] مختصر ہے مرغ و تخم مرغ اور نان وغیرہ ممکن ہے اور ماہی گیر مچھلیاں بھی لاتے ہیں
مسقط	گادر سے بعد چند ساعت کے روانہ ہوکر ایک شب یا ایک روز میں یہاں [illegible] توپ اجازت داخلہ لنگرگاہ و سلامی جانبین سے سر ہوتی ہے دامن کوہ میں [illegible] کنارہ لنگر ہوتا ہے قلعہ شیخ حاکم مسقط بالائے کوہ ہے کشتی پہ سوار ہوکر [illegible] میں جہاں توپ بزرگ رکھی ہے راہ شہر ہے اہل باشندہ عرب [illegible] ہیں خط نصف النہار کے متصل ہے اسلیے گرمی بشدت ہوتی ہے گویا [illegible] جو وادی میں واقع ہے مکانات و مساجد و بازار پختہ ہیں نان و گوشت و کباب اور غلہ و کپڑا ہر قسم کا بہت ہے ماہی وہاں بھی ملتے ہیں حلوا مسقط بھی مشہور ہے اسپ تازی عمدہ ہیں کوچہ و گلی کثیف ہے اور آب شیرین ممکن ہے دکاندار عرب و عجم بلکہ ہندو بھی ہیں بعد سات آٹھ گھنٹہ کے جہاز روانہ ہوتا ہے
بندر عباس	ایک شب یا ایک روز میں جہاز یہاں پہنچتا ہے ارکاٹی راہنما حاضر ہوکر جہاز کو لنگرگاہ پر لیجاتا ہے بعد لنگر کے تاجر و دکاندار کشتیوں پر بکثرت آتے ہیں [illegible] دیا لیا جاتا ہے ایک شبانہ روز یا کم و زیادہ مقام ہوتا ہے یہ بندر ماتحت طہران ہے مکانات پختہ و بلند ہیں اور بازار میں عمدہ مال تجارت عجم و ہندوستان [illegible] نان و گوشت و کباب و کلچہ و بسکٹ و مٹھائیاں اور میوہ وغیرہ اور [illegible] اور کپڑے عبا و قبا اور نقاب وغیرہ اور خرما اور ماہی خام [illegible] اکثر اکل و شرب کی چیزیں اور مرغ و تخم مرغ و اخروٹ جہاز پر بیچنے آتی ہیں [illegible] وہاں حمام سرائے و حمام بھی ہیں عترت ائمہ ہدیٰ سے ایک بزرگوار کا روضہ ہے [illegible]

	کوہ مین تالاب آب شیرین ہی باغات خرما وغیرہ بکثرت ہین یہان سے بسواری قاطر و الاغ راہ کوہی خراسان تک ہو قران وشاہی کا چلن ہی کلدار روپیہ اور پیسہ وغیرہ بھی چلتا ہی ڈاکخانہ بھی ہی قلعہ مستحکم و گمرک خانہ وغیرہ بھی ہی حکام مالی و ملکی عجم ہین یہ لوگ اہل فارس زبان ہندی بھی بقدر ضرورت جانتے ہین لب سمندر قہوہ خانہ مین چای و حقہ تیار رہتا ہی سقد سین وابرار کو غوطہ و طہارت کا موقع اچھا ہی گو آمد و رفت کرایہ کشتی دو تین آنہ کا صرف ہی اثناے راہ ایک مقام جاسٹ لب سمندر ہی وہان ٹیلیگراف خانہ اور چند گھر آباد ہین شاہ سے باج مقرر کر کے سرکار نے بسایا ہے بحیرہ فارس مین اثناے آرمس کے دونون طرف پہاڑ ہین کس حسن و خوبی سے جہاز بسلامت نکل جاتا ہی۔
بندر لنگا	ایک شب یا ایک روز مین جہاز یہان پہونچتا ہی اور تقریباً آٹھ نو گھنٹہ توقف کرتا ہی یہان سے بھی ارکاٹی آکر جہاز کو لیجاتا ہی جہان ارکاٹی مقرر ہین وہان کپتان جہاز اوسکی متابعت کرتا ہی اگر خلاف کرے اور کچھ ضرر و نقصان جہاز کو ہو تو بازپرس اوس سے ہوگی یہ بندر خوب آباد ہی مکانات پختہ و بلند بازار عمدہ ہر چیز اکل و شرب کی مہیا باغات خرما وغیرہ بکثرت ہین اکثر نان و مرغ و تخم مرغ و ماہی وغیرہ دکاندار بسواری غُراب یعنی کشتی جہاز پر آتے ہین یہان تجارت ذریعہ موتی کی ہوتی ہی زبان عربی و فارسی اور کسیقدر ہندی بھی ہی اور یہ بندر بھی ماتحت طہران ہے۔
بندر بحرین	یہان جہاز آٹھ نو گھنٹہ مین پہونچتا ہی اور گاہے شب و روز توقف کرتا ہی مال و مسافرین آتے جاتے ہین باشندہ اکثر عرب و عجم ہین یہ بندر ماتحت طہران ہی اکل و شرب کی چیزین ملتی ہین بعض جگہ موتی نکالے جاتے ہین اگر یہانکے مسافر سوار ہون اور مال بھی ہو تو جہاز جاتا ہی ورنہ بلا ضرورت نہین جاتا کیونکہ [illegible]

	اور یہانکے انار کی حکایت مشہور ہے ۔
بندر ابوشہر	دیدبان دیکھتے رہتے ہین جب کنارہ قریب ہوتا ہی توتوپ اجازت داخلہ وسلامی جانبین سے سر ہوتی ہی آرکائی آمدورفت دونون وقت حاضر ہوتا ہی اور جہاز کو لنگرگاہ پر لیجاتا ہی یہان لنگرگاہ سے کنارہ ایک میل سے زیادہ دور رہتا ہی اسلیے کرایہ کشتی آمدورفت کا عہ٫ اور گاہے زاید بھی ہی ۔ مال تجارت بکثرت آتا جاتا ہی اور مسافر بھی ہوتے ہین اور تاجرین وحمالونکا ہجوم ہوتا ہی اور دکاندار اکل فروشہر کی چیزین مثل نان وکباب وگوشت وتخم مرغ ومرغ وماہی اور کشمش اور اخروٹ وغیرہ لیکر موجود ہوتے ہین یہان جہاز ایک شب یا ایک روز مین پہونچتا ہی اور بقدر ضرورت ایک شب وروز یا زیادہ توقف کرتا ہی یہان بھی مقدسین وابرار کو طہارت وغوطہ کا موقع بخوبی ملتا ہی یہ بندر خوب آباد ہی مکانات پختہ وبلند بازارین سایہ دار ہر چیز ضرورت کی مہیا وموجود ہی نان گرم وآب سرد اور کباب وگوشت اور دوغ وماست وروغن وغیرہ اور شمع اور برنج وشیر برنج وغیرہ اور ہر قسم کا تملہ وکپڑا اور لباس وجامہ مردانہ وزنانہ مال عجم وہند اکثر ملتا ہی اور تمباکو خشک وسبیل وشطرنج اور نعلین عربی وعجمی بھی ملتی ہی ۔ اور قلعہ مستحکم بنا ہی حکام ملکی ومالی مع سپاہی عجمی موجود ہین اور ڈاکخانہ وسفیر سرکاری بھی یہانکی ہی زبان اکثر فارسی ہی اور بوجہ مرور اہل ہند کے زبان اُردو بھی جانتے ہین مساجد وماتم سرائے اور حمام بھی ہین اور لب سمندر گمرک خانہ اور قہوہ خانہ وغیرہ بھی ہی اسطرف جہاز جنگی فوجی ایران وروم اور لندن کے سرحدون کی حفاظت کے لیے گشت کیا کرتے ہین اور مسافرون کے پرسان حال رہتے ہین ۔
بندر محمرہ	ایک شب یا ایک روز مین جہاز یہان پہونچتا ہی لنگرگاہ مین چھ سات گھنٹہ توقف ہوتا ہی بعض مسافرین آتے جاتے ہین ملاح وغیرہ ماہی اور نان وخرما دکانہو

	وغیرہ لیکر گشت نیو نیز آتے جاتے ہین قلعہ و فوج عجمی یہان ہی اجازت داخلہ وسلامی کی توپ جانبین سے سر ہوتی ہی باشندہ عرب ہین فارسی وہندی بھی جانتے ہین یہانتک سرحد طہران ہی۔ گرد باغات خرما بکثرت ہین۔
بصره	روانگی سے چند ساعت کے بعد باغات یہانکے جو بکثرت ہین دکھائی دیتے ہین رفتہ رفتہ قریہ اور مکانات قرنطینہ نظر آتے ہین اوسطرف جھنڈی دکھائی جاتی ہی اور کپتان بھی اوسکے جواب مین جھنڈی مستول پر چڑہا دیتا ہی اور جب جہاز قریب مکان قرنطینہ کے پہونچتا ہی تو فوراً لنگر کرتا ہی۔ اس اثنا مین ایک حکیم اور آفندی ترک سپاہی کشتی پر سوار ہوکر قریب جہاز کے آکے کپتان اور ڈاکٹر ملازم جہاز سے دریافت کرتے ہین کہ کوئی بیمار تو نہین ہی اور شمار مین کتنے مسافر ہین بعد اسکے واپس جاکر حکم ملاحونکو دیا جاتا ہی کہ مسافرونکو فلان مکان مین لاؤ اگر تین یا چار یا پانچ یا زیادہ دن کا قرنطینہ ہو تو وہ بدفعات مع اسباب لیجاتے ہین اور اگر ایک ہی شبانہ روز کا ہوتا ہی تو جہاز ہی مین رہنے دیتے ہین اور فی یوم بروز رخصت یا قبل اوسکے عصہ لیتے ہین۔ اور تذکرہ مروری مطبوعہ دیتے ہین اوسپر نام مسافر و ولدیت و سکونت و عمر اور حلیہ ہوتا ہی۔ **حالات مکان قرنطینہ** لب دریا سے چند قدم دور یہ شفاخانہ درمیان باغات خرما کے ہی درجۂ پائین مین تری ہوتی ہی اور درجۂ بالا مین اندر خشک اور باہر نہایت کثیف ہی یہانتک کہ مطبخ و بیت الخلا کی حالت کثافت قریب قریب ہوتی ہی تعفن ایسی ہوتی ہی جو قابل بیان نہین ہی مسافرین تندرست آتے ہین اور بیمار ہوکر جاتے ہین دکاندار اسکے داخل آرد گندم و برنج و نان و گوشت اور مرغ و تخم مرغ اور ہیزم اور روغن وغیرہ اوسی مکان کے اندر فروخت کرتا ہی مگر ان کو کوئی پرسان حال نہین ہی حکیم

دوسرے تیسرے دن آتا ہی اگر کوئی بیمار ہوتا ہی تو اوسکو دیکھکر چلا جاتا ہی نہ دوا ہی نہ علاج نام کو حکیم اعلے اوس مکان کے دو گوشونسے لب دریاے دجلہ تک دو ریسمان بندہی ہوتی ہین اوس سے باہر مسافر تجاوز نہین کرسکتا ہی شہر کا بچہ ترک رومی وغیرہ پہرہ پر ہوتا ہی یہ لوگ شتر اگر دو چار قمری دیکر راضی بھی کرلیا تو اکثر حضرونکی زبان سمجھہ مین نہین آتی ہی

بہمواری توان خاموش کردن خصم سرکش را
کہ آب از لبس کند نرمی فرو نشاند آتش را

اہل بصرہ نے زبان عربی افصح اللسان کو کیسا خراب کیا ہی کچھہ الفاظ جو قریب بفہم ہین لطور نمونہ یہ ہین۔ شَغُول یعنے ات شیٔ تقول کیا کہتے ہو یا شیخ بلیش الحقّہ یعنے یا شیخ بلیش الحقّہ ای شیخ کتنے حقہ دیتے ہو تلت قمری یعنے ثالث قمری تین قمری کو اگر یعنے قحمر کھڑا ہوا اور غفہ یعنے قفہ وہ بزرگ ٹوکرا جسپر سوار ہوکر دریا سے عبور کرتے ہین مافش یعنے ما فیہا شیٔ اوسمین کچھہ نہین ہے اسیطرح سے ہر بات کو مخفف کیا ہی جو کہ عربی کی عبارت سے علیحدہ ہی مگر رفتہ رفتہ انسان کو مہارت کامل ہوجاتی ہی۔

اور بروقت رہائی کے جو کاغذ مطبوعہ تذکرہ دیتے ہین اوسپر ٹکٹ اور مُہر اور دستخط ہوتا ہے اوسکو بحفاظت اپنے پاس رکھنا چاہیئے بغداد اور کربلا اور نجف اور سامرّہ مین دیکھا جاتا ہی ہر جگہ پانچ قمری لیکر ٹکٹ چسپان کرتے ہین۔ بہر حال جب رہائی پاکر لب دریا مع اسباب کے آتے ہین تو کرایہ کشتی علی مقام تک جو تخمیناً ایک میل دور رہتا ہی طے کرلیتے ہین درمیان مین مزار عباس بن حمزہ صحابی کا ملتا ہی پس ملاح عرب جو فارسی و ہندی بھی بقدر ضرورت جانتے ہین وہ لب دریاے دجلہ جسکا پانی سرد و شیرین ہی اول گمرک پر لیجاتے ہین اگر مال محصولی ہی تو گمرک لیا جاتا ہی ورنہ حق سلامتی لیتے ہین وہان سے نجات پاکر اگر جہاز خضرہ دخانی رومی تیار و موجود ہو تو اوسپر جاکر سوار ہوتے ہین وہ بغداد تک چڑہاؤ مین چار پانچ روز مین جاتا ہی جبکہ پانی دریا کا بہت ہو ورنہ زیادہ تاخیر بھی ہوتی ہی بخصوص جہاز پیندا زمین پر پھنس جاتا ہی تو کئی روز کی معطلی ہوتی ہی اور کرایہ اوسکا ساٹھ روپیہ اور

گا ہے چھ روپیہ ہی اور اگر ٹکٹ بمبئی سے جہاز خرو دخانی نکل کمپنی کا سات روپیہ کا لیا ہوا اور وہ موجود
و تیار ہو تو اوسپر سوار ہوتے ہین اور یہ جہاز تیسرے دن داخل بغداد ہوتا ہی اور اگر وہ موجود نہو تو
ایک دو دن علی مقام مین کاروان سرا یے یا مکانات کرایہ مین توقف کرنا پڑتا ہی اور کرایہ فی چہرہ
ایک قران گاہے دو قران یومیہ ہی اور اگر ٹکٹ نہ لیا ہو تو لب دریا آفس مین یا جہاز پر آٹھ روپیہ
کو ملتا ہی جہاز ران کپتان و معلم وغیرہ نصاریٰ ہین باقی خلاصی وغیرہ سب عرب ہین یہ جہاز
بھی شبانہ روز چلتا ہی عمق دریا کا جا بجا دیکھا جاتا ہی سینہ کیطرف ایک آدمی ناپتا ہی اور کہتا
جاتا ہی ثلث یا ام اربع یا ام جہان پانی کم ہوتا ہی جہاز کو پھیر لیتے ہین واضح ہو کہ جہاز پر سوار ہوتے
وقت گمرک بھی پھر عاجز کرتے ہین اور انعام لیتے ہین اگر کوئی کتاب یا مال ہو تو کچھ دیکر نکلجانا
چاہیے ملاح کرایہ کشتی کے علاوہ مزدوری اسباب اوتارنے چڑھانے کی لیتے ہین اور طالب
انعام بھی اکثرون سے ہوتے ہین اور بعض اہل ہند کو نواب بنا کر حکمت عملی سے زر نقد لیتے ہین
بلکہ اہل ہند کا تمام جسم طلا و نقرہ کا تصور کرتے ہین ایسے مقام پر اپنی زیرکی و ہوشیاری سے
کام کرنا چاہیے کہ کسیطرح اپنے مال و حال پر اونکو مطلع نہ کرنا چاہیے ورنہ باعث نقصان و ضرر ہی۔

آبادی علی مقام

لب دریاے دجلہ مکانات پختہ و بلند بازارین عمدہ کاروان سرا یے و مسافرخانہ بنے ہین
لیتو بکثرت خصوصاً فصل یاقلہ مین زائد ہوتے ہین اکل و شرب کی سب چیزین اور کپڑے
اور ظروف گلی وغیرہ مہیا و موجود ہین باغات خرما بکثرہ ہین بعد جنگ جمل فتح بصرہ کے حضرت
امیر المؤمنین امام المتقین علی بن ابیطالب علیہ السلام نے اس مقام پر نماز ادا فرمائی تھی اب
وہان پر مسجد بنائی گئی ہی قدمگاہ موجود ہی گرد احاطہ پختہ مع چند حجرون کے ہی فریقین کے
لوگ نماز پڑھتے ہین خادم بھی ہی وہ زائرین سے کچھ لیکر نشان قدم اقدس کا دکھا دیتا ہی
آفس عجمی و انگریزی و ڈاکخانہ اور چند کوٹھیان تاجرین کی بھی ہین اور حکام مالی و ملکی اور
فوج ترک رومی ہی یہانسے شہر بصرہ قدیم ایک فرسخ دور ہی الااق یا مدّ و جذر دریا کے و فتنہ

نہر طویل مین کشتی پر سوار ہو کر جاتے ہین مکانات شہر کے پختہ و عمدہ ہین بازار مین ہر شی مہیا ہے
عرب فریقین کے لوگ بستے ہین فارسی زبان بھی جانتے ہین اونکا لباس بالائی قبا و عبا ہے
اور سر پر شیاق و عقال ہی جسکو شماغ و عقال کہتے ہین - اور پاؤن مین نعلین عربی ہی اور
فاضلین عمامہ باندہتے ہین -

حالات سواری و مقامات جہاز خرد دخانی

مرکب رومی ہو یا انکل کمپنی بلاص لنچ روز روانگی ہندی چڑھا دیتے ہین اور منشیان دفتر رومی
اگر ایک کاغذ مطبوعہ مُہری صاحبان ریش کو دیتے ہین اوسکو تذکرہ رکیش کہتے ہین اور فی
آدمی عہ لیتے ہین اطفال و زنان سے نہین لیتے بعدہ جہاز روانہ ہوتا ہی اس جہاز پر دو تکہ
سائبان رہتا ہی شب کو سینہ کیجانب سے بہا رکھتے ہین تاکہ دیدبان کا حرج نہو اور فانوس
مستول پر اور اندر باہر روشنی کرتے ہین انگریزی جہاز پر اسباب زائد کا وزن کر کے محصول
لیتے ہین یہان اسباب زائد متفرق رکھنا چاہیے باقی درجۂ اعلے و اوسط و ادنے وغیرہ مثل
جہاز کلان کے ہین اسطرف جہاز بمبئی نہین ہی عوض اوسکے رومی ہی باقی حالات نقشۂ ذیل سے ظاہر ہین -

نقشۂ مقامات مرکب رومی و بلاص لنچ راہ دریائے شیرین

علی مقام	عمارہ	کوت	بغداد	۲۵۸ کوس تخمیناً

مقامات مذکورہ مین قران شاہی او رلیرا و مجیدی رومی اور دو آنے چار آنے اور آٹھ آنے
اور روپیہ کا بڑا رچلتا ہی اور نوٹ بمبئی کا بھی چلن بخواہش ہی اور شاہی و قمری پول سیاہ کا
رواج ہی لہذا نقشۂ ذیل اوزان و نقود یاد کرنا چاہیے تا خرید اشیائے ضروری مین آسانی
ہو ورنہ ضرر متصور ہے -

نام اوزان عرب	وزنہ	حقہ کبیر	حقہ صغیر	نصف حقہ	ربع حقہ	وقیہ	نصف وقیہ	ربع وقیہ	مثقال
مطابق ہند	۴ من ۱۲ آثار	۱۴ آثار	ط آثار	۴ آثار	۲ آثار	۱ آثار	۱۱ آثار	۱ آثار	۳۰ ماشہ

[illegible]	لیرا طلائی	مجیدی نقرئی	بشلوک مسی و قمری مسی	قرانچی شاہی نقرئی الواقع انیا	نصف قران نقرئی	شاہی مسی	نصف شاہی	دو شاہی مسی

خُردہ یعنے قمری و شاہی فلوس و پول اکثر اپنے پاس موجود رکھنا چاہیے ورنہ عندالضرورت نقصان ہوتا ہے یعنے نیم قران کی جگہ پر پورا قران صرف ہوجاتا ہے۔

نقشہ حالات مقامات دریائی مفید مسافر

علی مقام	یہان سے جہاز روانہ ہوکر درمیان دریاے دجلہ و فرات کے جنکا پانی سرد و شیرین ہے چلتا ہے اور مقام گرنہ پر جو ۲۰ کوس کے فاصلہ پر ہے دونون دریا علیحدہ ہین جانب چپ فرات ہے جسکا پانی صاف ہے اور جانب راست دجلہ ہے جسمین جہاز جاتا ہے اور عمیق ہے گرد باغات و زراعت ہے۔
عمارہ	لب دریا واقع ہے ایک شبانہ روز یا کم مین جہاز خُرد یہان پہونچتا ہے اور دو تین گھنٹہ ٹھہرتا ہے اور کوئلہ وغیرہ بذریعہ حمالان کُرد وغیرہ لیتا ہے باشندہ عرب فریقین کے لوگ ہین مکانات پختہ ہین حکام ملکی و مالی موجود ہین دکاندار خبز یعنے نان اور بیضہ یعنے تخم مرغ اور دجاج یعنے مرغ اور لحم یعنے گوشت اور خرما اور پنیر و کاہو اور جوز یعنے اخروٹ وغیرہ لیکر زائرین کے ہاتھ فروخت کرتے ہین یہ لوگ فارسی و ہندی بقدر ضرورت جانتے ہین۔ ونکو دور سے پہاڑ دکھائی دیتے ہین۔
کوت	لب دریاے دجلہ واقع ہے ایک شبانہ روز مین یہان جہاز خُرد و خالی پہونچتا ہے اور تین چار گھنٹہ توقف کرتا ہے باشندہ یہانکے عرب فریقین کے لوگ ہین دکاندار اکل و شرب کی چیزین لاکر فروخت کرتے ہین بقدر حاجت فارسی و ہندی جانتے ہین تماشائیونکا ہجوم ہوتا ہے اپنے اسباب کی نگرانی بخوبی چاہیے اسکے آگے گنبد بنگلو روضہ حضرت عزیرؑ کا لب دریا واقع ہے گرد مکانات پختہ ہین اونمین یہود رہتے ہین بعد اسکے طاق کسرے اور روضہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کنارہ سے کسیقدر دور ہے رومی جہاز کے کپتان عرب کو فی نفر ایک قران دیکر ایک گھنٹہ توقف ہوتا ہے اور زائرین زیارت کرتے ہین مگر بلا ص لیخ والے بخوف دزدان عرب یہان توقف نہین

کرتے ہین یہ مقام مدائن ہی جو زمانہ سلف مین آباد تہا اب ویران ہوا ہی اسکے آگے روضہ عبداللہ ابن امیرالمؤمنین علیہ السلام ہی یہان سے باغات بغداد دکھائی دیتے ہین اور گرد و زراعت بہی ہوتی ہی اور یہ دریا سے دجلہ ایسا پیچ در پیچ ہی کہ دریا کو بہی لکھنؤ او سکے چکر کے آگے پیچ ہی استقبال قبلہ مین وقت نماز کے نہایت دقت ہوتی ہی بڑی ہوشیاری سے نماز ادا کرنی چاہیے جہان پر پہیر کم ہوا اور اول وقت مہیا سے نماز رہنا بہتر ہی۔

بغداد

لب دریا جانب چپ قدیم اور جانب راست جدید آباد ہی درمیان مین دریا دجلہ کشتیونکا جسر ہی یہان جہاز جُزو ایک شبانہ روز سے کم وار د ہوتا ہی اور لنگر گاہ معین پر قریب گمرک خانہ ٹہرتا ہی اور جانبین سے اجازت داخلہ و سلامی کی توپ سر ہوتی ہی اور خدام وغیرہ کا ہجوم ہوتا ہی اور قفہ چی وغیرہ بکثرت گرد جہاز کے کھڑے ہوتے ہین اوسوقت اسباب کی نگرانی بخوبی چاہیے ؎

چہ داند مردم کہ در جامہ کیست		نویسندہ داند کہ در نامہ چیست

پس بذریعہ خدام بالا قاقی یا نامی کرایہ طے کرکے قفون پر سوار ہوکر اوترتے ہین آفندی اور منشیان دفتر رومی اگر تذکرہ مروری قسطنطنیہ دیکہکر شمار کرتے ہین اور فی کاغذہ قمری لیکر ٹکٹ چسپان کرکے مہر کرتے ہین یا بذریعہ داری خادم وقت مہر وغیرہ کرتے ہین یہ ظلم تازہ جاری ہوا ہی کہ ہر مقام پر زیارت دورہ قمری لیکر مہر کرتے ہین اور اہل عجم یعنے اہل فارس سے علاوہ اسکے حق پر اور بہی وحق سلامتی لیتے ہین اور اذیت و تکلیف دیتے ہین اور توہین کرتے ہین اسلیے سنہ ١٣ھ سے سلطان طہران نے اپنی رعایا کو قدغن فرمائی ہی کہ تا دا سکہ اس امر مین فیصل ہو کوئی اوسطرف نہ جائے۔

بغداد جدید

خوب آباد ہی مکانات پختہ و بلند و بازارین مسقف و مدور ہین مال تجارت ہر قسم کا بکثرت ہے نان و گوشت و کباب اور پنیر اور روغن و ماست وغیرہ اور کاہو و خربا اقسام و انواع کا مہیا ہی بازارین گرہ کٹ خصوصاً آفندی سپاہی پہرہ وار بڑے غارتگر ہین حکام ملکی و مالی اور دفتر رومی وغیرہ اور پوستہ خانہ و بالیوس خانہ یعنی سفیر دولت انگلشیہ اور تجار و دکاندار وغیرہ سب اسیطرف ہین اور بعض تاجر یہود ہین۔

اسیطرف بیرون شہر روضہ کمیل بن زیاد اور حضرت قنبر اور چار نواب حضرت صاحب العصر علیہ السلام کا ہی الا ق وغیرہ پر لوگ زیارت کو جاتے ہین تنہا دشوار ہی قبل مغرب کے بازار بند ہوتی ہی کوچہ و گلی مین غارتگری ہوتی ہی جب حاکم نشین مقام کا یہ حال ہو یعنے جہان حاکم و فوج موجود ہی تو اور مقامات دور دست و بیابان کا کیا ذکر ہے لب دریا وہ عمارات و دیوارین موجود ہین جنمین عہد بنی عباسیہ مین سادات علویہ بکمال عداوت چنے جاتے تھے گویا ابتک اونکی آواز فریاد یا جداہ کی سنائی دیتی ہی اور تا ایندم زائرین عجم و ہند کی کیسی اذیت دہی و رسانی مین رومی سرگرم ہین یہ اثر ظلم بنی عباسیہ جاری ہی ع

	نماند ستمگار بدروزگار		بماند برو لعنت پایدار	

بغداد قدیم

یہان گمرک کیطرف ہو کر قفونسے اوترکے کنارہ پر آتے ہین ہنگامہ دار و گیر گرم ہوتا ہی مال تجارت و نو کا گمرک لیا جاتا ہی صندوق وغیرہ کھلوائے جاتے ہین اسباب متفرق و پریشان کرتے ہین اکثر چیزین گم ہوتی ہین اس مقام پر نہایت ہوشیاری چاہیے اگر مال محصولی ہو تو محصول دیکر فوراً بند کرنا چاہیے حتی الامکان بذریعہ خدام گمرک دینا چاہیے ورنہ بیقاعدہ زیادہ لیتے ہین اور حساب مین فرق کرتے ہین زائرین کا مال مباح جانتے ہین اگر کچھ مال تجارت و نو یا شیشہ آلات اور شال و تمباکو و عطر وغیرہ مال محصولی نہو تو حق سلامتی طلب کرتے ہی

یہان سے اسباب بسپردگی خدام روانہ کاظمین شریفین جو یہانسے بیرون شہر ایک فرسخ دور ہی روانہ
ہوتا ہی اونکو اختیار ہی کہ الاغ یا قفہ یا ٹرین گاڑی پر روانہ کرین یا حمّال پر ویسی اُجرت لیتے ہین
اور اگر محصولی مال خادم سے مخفی نہ کرین تو وہ گمرک سے بحکمت عملی نکال سکتے ہین اسطرف بھی سناتا
و بازارین پختہ و عمدہ مسقف مدور ہین اور ہر قسم کا مال تجارت اور اکل و شرب کی چیزین بکثرت
بکتی ہین اور لب دریا قہوہ خانہ آراستہ ہین چاے و قلیان مہیا رہتے ہین اکثر وہان نشست
و باش کی رہتی ہی قریب اسکے کاروانسرا ہے ہی۔ اوسکے متصل گاڑی خانہ ہی ٹرین گاڑی
بکرایہ ۲ قمری فی نفر ویکہ سوار ہوتے ہین اور برابر کاظمین شریفین چلے جاتے ہین دور سے چار
مینار اور دو قبۂ اقدس طلائی دکھائی دیتے ہین اوسوقت دل بیتاب ہوتا ہی اور تخمیناً ایک
ساعت کے بعد گاڑی سے اوترکے ہمراہ خدام کے اونکے مکان پر جاکر اوترتے ہین اور بستر
درست کرکے زائرین حمام مین جاکر غسل کرتے ہین اور تبدیل لباس کرکے حرم مین جاتے ہین
اسلیے اس مقام پر کچھ آداب زیارت بطور اختصار ضرور ہین۔

آداب زیارت

فضائل زیارت و آداب کتب معتبرہ مین بکثرت ہین تحفۃ الزائر وغیرہ کا اس سفر مین زیر نظر
و ہمراہ رکھنا بہتر ہی اگرچہ بیاض و رسالہ زیارات دورہ مطبوعہ ہر جگہ ممکن ہین اور علاوہ اسکے
دعاے اذن و زیارات ہر مقام شریف حرم مین تحریر موجود ہین اور خدام کرام بھی پڑھا
دیتے ہین مگر خود پڑھنا اور آداب و شرائط زیارت کا عمل لانا خواندہ شخص کو [illegible]
واضح ہو کہ جب زائر کسی معصوم کے روضۂ اقدس مین زیارت کو حاضر ہو تو لازم ہی کہ باغسل
و وضو ہو اور جامۂ پاک پہنکے دروازۂ حرم پر کھڑے ہوکر طلب اذن دخول کرے اور دعاے
اذن پڑھے اگر رقت ہو تو داخل ہو ورنہ انتظار کرے اور بوقت دخول پاے راست کو مقدم کرے
اور وقت خروج پاے چپ کو مقدم کرے مثل مسجد کے اور ضریح اقدس کو بوسہ دے اور
اوسپر تکیہ کرکے رو بضریح زیارت پڑھے اور جب زیارت و دعا سے فارغ ہو تو جانب راست

رخسارہ کو اوسکے جانب چپ رخسارہ کو ضریح پر رکھکے خدا سے دعا مانگے کہ بحق صاحب قبر انور
کے مجھے اہل شفاعت صاحب قبر سے گردانے اور بالاے سر اقدس رو بقبلہ دعا و زاری مین
مبالغہ کرے اور بعد زیارت کے دو رکعت نماز زیارت پڑہے اور عزیز و اقربا اور دوستان وطن
سادات و مومنین کے لیے دعا کرے کہ محل اجابت ہے اور وہان تلاوت قرآن مجید کرے اور
ثواب اوسکا صاحب قبر کو ہدیہ کرے اور نفع اسکا بھی قاری قرآن کو ملیگا کہ باعث تعظیم
صاحب قبر ہی اور حتے الامکان بحضور قلب رہے اور گناہون سے توبہ کرے اور فقرا و مساکین
اور خدام مومنین سے سلوک نیک اور تعظیم کرے اور جب باہر آوے تو وداع ضریح کرنے پشت
نکرے اور بعجلت باہر آوے کہ اوسمین حرمت و تعظیم زیادہ ہے اور اشتیاق بڑہتا ہے پس آداب
و شرائط زیارت کا بجا لانا باعث زیادتی اجر و ثواب ہے۔ اور بصدق دل زیارت کا پڑہنا
موجب قبولیت ہے۔

بیان زیارت و غسل زیارت

جہان دو بزرگوار یا زیادہ حضرات ائمہ اطہار ع کا مزار ہو ایک غسل زیارت کافی ہے بلکہ جبتک
زائر وہان رہے اگر دن کو غسل کرے اور شام تک چند بار زیارت کرے تو کافی ہے اور اگر شبکو
غسل کرے اور صبح تک چند بار زیارت کرے تو وہ بھی کافی ہے مگر نماز زیارت دو دو رکعت علحدہ
علحدہ پڑہے پس جب زائر مشہد کاظمین شریفین مین پہونچے اول غسل کرے اور جامہ پاک پہنے
بعد اسکے متوجہ روضۂ اقدس ہوکر دروازہ حرم پر دعاے اذن پڑہے اور نزدیک قبر امام
باب الحوائج حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام نیت کرکے زیارت پڑہے اور خدا سے
حوائج دنیا و آخرت طلب کرے اور قریب قبر انور حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کے جاکر
نیت کرکے زیارت پڑہے اور حاجات دارین خدا سے طلب کرے کہ محل اجابت دعا ہے اور
اپنے عزیز و اقربا اور احباب سادات و مومنین کی طرف سے زیارت بہ نیابت پڑہے
اور اونکے واسطے دعا کرے بعدہ بالین سر اقدس نماز زیارت چار رکعت دو دو رکعت

مثل نماز صبح کے پڑہے اور تلاوت قرآن و دعا کرے کہ ثواب عظیم ہی اور اوقات نماز مین بجماعت نماز پڑہے اور موعظہ مین شریک ہو کہ اجر جزیل ہی اور نماز جماعت حرم مین چند مقام پر ہوتی ہی اور بعد نماز و اذان عظیم وعظ اور فضائل و مصائب حضرات ائمہ معصومین علیہم السلام پڑہتے ہین اور بعض جگہ مسائل ضروریہ کا ذکر ہوتا ہی۔

بیان حرم اقدس

چار مینار اور دو قبہ یعنے گنبد پر نور طلائی ہین عمارت بلند با رفعت و شان ہی اندرون قبہ مینا کار برنگ کاشانی آراستہ اور تحت قبہ قنادیل طلا و نقرہ اور شیشہ آلات عمدہ آویزان ہین اور ہر طرف دروازے نقرئی ہین ضریح اقدس کا پنجرہ بلند فولادی طغرائی ہی او سیر شاہانہ ہی صندوق قبور اطہر کے متصل علیحدہ علیحدہ ہین او نپر چادرین سبز پڑی ہین آہ اونکو دیکہکر دل شق ہوتا ہے زہر و بنا بنی عباسیہ کا یاد آتا ہی گرد رواق و ایوات اور مسجد ہی سو والیوان بزرگ طلائی ہین اور رواق کے حجرونمین علما وغیرہ مدفون ہین چنانچہ پائین پا شیخ شہید علیہ الرحمہ بہی مدفون ہین صحن اقدس نہایت عمدہ و کشادہ ہی فرش سنگین عمدہ ہی احاطہ چار دیواری مع حجرون کے نہایت عمدہ و بلند برنگ کاشان منقش ہی دروازہائے بزرگ متعدد ہین بعض پر ساعات کلان لگائی ہین رات و دن کا حساب علیحدہ علیحدہ ہی سب حجرہ وغیرہ قبور مومنین سے پر ہین اندر و باہر شیشہ آلات شب کو بکثرت روشن ہوتے ہین۔ اوقات نماز مین ہر طرف اذان ہوتی ہی خصوصاً قبل صبح صادق مناجات ہوتی ہی اور اول وقت صبح صادق اذان ہوتی ہی ہر طرف سے مرد و زن طہارت و وضو کرکے حاضر ہوتے ہین اور ہجوم ہوتا ہی اور زیارت و نماز اور تلاوت قرآن سے فارغ ہو کر چلے جاتے ہین صحن اقدس مین دو صاحبزادون کا مزار ہی مگر بند رہتا ہی۔

آبادی شہر

گرد روضہ اقدس کے مکانات پختہ و بلند اور بازارین عمدہ مسقف ہین مال تجارت کپڑا ہر قسم کا

اور غلہ اور ظروف وغیرہ اور نان وگوشت اور پلاؤ اور شیر برنج دنیا کی نعمتیں پختہ وخام اور میوجات
اور اکثر ترکاریان اور چاے وقند وشکر اور کجاوہ ومحمل وغیرہ سب سامان سفر مہیا وموجود رہتا ہے
اور نعلین وموزہ وغیرہ اور اسلحہ بہت فروخت ہوتے ہین اور کاروانسرات اور حمام مردانہ وزنانہ
بکثرت ہین حمام مین کیسہ وغسل کا نیم قران خالی غسل کا مسافرون سے ایک قمری اور سر تراشی
کی ایک قمری اور نورہ کی نیم گاہی ایک قمری لیتے ہین اور جامہ شوئی کپڑا ایک قمری اور صرف عطر
کرائی نیم قمری معرفت خدام کے لیتے ہین اور وہ اکثر عورات بیوہ سے دہلوا دیتے ہین باشندہ
عرب وعجم واہل ہند سادات ومومنین اور علما وطلبہ وروضہ خوان اور تاجر ودکاندار اہل حرفہ
ہین چند خانہ کشمیری ہین اور بیرون شہر باغات خرما بکثرت ہین۔

خدام بارگاہ عرش اشتباہ

تخمیناً ۶۰ عرب ہین اور کلید بردار اور ۸ کفش کن اور جاروب کش وغیرہ ہین اور جس کفش
کن کیطرف سے روز اول خادم لیجائے اوسیطرف آمد ورفت مشاہد مین رکھے اور وقت رخصت کے
جو ممکن ہو دیکر راضی کرے خدام شکیہ باری باری ۲۰ یا ۳۰ نفر حاضر رہتے ہین اکثر اہل ہند شیخ
علی خادم کے یہان اوترتے ہین مکان پختہ دو منزلہ دم دروازہ قبلہ ہے انکے مکان کے صحن مین
حوض وچاہ ہے قریب اوسکے ادب خانہ ہے جب پیتے خم سرکشادہ کلان مین آب سرد وشیرین
دریا کا مہیا رہتا ہے یہ شخص خلیق وکم سخن اور امین وقانع ہے متوسطین حق زیارت خوانی وکرایہ
مکان دس بارہ قران اور امرا اور رؤسا صدہا قران حسب حال اپنے دیتے ہین پسر انکے
شیخ عبد الکریم محتشی اور کارکن مسافر دوست ورسا ہین انکی معرفت سے سب امور سفر ہر طرف
زیارت دورہ کا انصرام کرنا چاہیے وہ زبان فارسی وہندی بقدر ضرورت جانتے ہین اور
خطوط بھی پہونچا دیتے ہین اگر کسی کو کسیکے نام خط روانہ کرنا ہو تو اس نشان سے بخوبی پہونچ
سکتا ہے۔ بعونہ تعالیٰ لفافہ ہذا در شہر بغداد مقام کاظمین شریفین ع رسیدہ معرفت شیخ
عبد الکریم خادم بفلان برسد۔ پس وہ پوستخانہ بغداد سرکاری سے لیکر پہونچا دیتے ہین

اور یہان تک لفافہ ٹکٹ دار اور پوسٹ کارڈ اور لفافہ بیرنگ جسکا محصول ایکآنہ ہی اور منی آرڈر و ہنڈوی اور رجسٹری بھی برابر جاری ہی - ملک عراق کے لوگ بعد سلام کے بوقت ملاقات صبح سے نصف روز تک اسطرح سے مزاج پرسی کرتے ہین صبّحکم اللہ بالخیر والعافیۃ والسّرور اور جواب بھی دیا جاتا ہی اور بعد نصف روز کے شب تک یہ کہتے ہین مسّاکم اللہ بالخیر والعافیۃ والسّرور اور جواب بھی اسیطرح سے دیا جاتا ہی اور باہم پیشانی و منھ پر بوسہ دیتے ہین اھلاً وسھلاً خوش آمدی تقبّل اللہ زیارت شما خدا قبول کند اور وقت رخصت بعد جواب سلام کے سلّمکم اللہ کہتے ہین -

تبرکات کاظمین شریفین

گرد و غبار ضریح اقدس اور کفن اور شانہ رنگین اور رومال دستی سرخی بوٹہ سفید اکثر زائرین ہمراہ لیتے ہین اور جابجا مشاہد مین کفن مس کرتے ہین پس بعد چند روز کے اگر نوروز کو ۴۰ یا ۲۵ روز باقی ہون تو پہلے سامرّہ جانا بہتر ہی اسلیے کہ بعد نوروز کے اسطرف سیلاب ہوتا ہی اور آب دجلہ مین براہ دور جانا پڑتا ہی جسطرف جسر بخیتہ کہنہ بنی عبّاسیہ ہی اور سامرّہ کے متصل عبور دریا ہوتا ہی اور اوس راہ مین کاروان سرا ے و آبادی سواے جنگل کے نہین ملتی ہی اور راہ معمولی کے حالات نقشۂ ذیل سے ظاہر ہونگے اور ایام سیلاب مین جہاز دخانی رومی خرد بھی سامرّہ تک صرف ایک دو دفعہ جاتا ہی -

روانگی سامرّہ طیبہ

بذریعہ خادم کے مکاری یعنے چروہ دار سے کرایہ آمد و رفت کا طے کرے حتی الامکان چروہ دار عجم ہو تو بہتر ہی پس سامان ضروری سفر درست کرے یعنے تخت روان یا کجاوہ یا محمل یا شبری جس سواری کی ضرورت و خواہش ہو اوسکا پردہ اور موم جامہ اور مشکی اور کمبہ و شربہ و آفتابہ وغیرہ درست و مہیا کرے اور کچھ اکل و شرب کی ضروری چیزین مثل نان و کباب و کلچہ و نان خطائی و خرما وغیرہ اور سبیل و شطب اور تمن اور شخاطہ یا کبریت اور فنر اور شمع وغیرہ زیارت دورقا

ہرجگہ رکھنا چاہیے تا منزل پر حرج نہو اگرچہ کاروان سرائے مین ہرجگہ کچھ چیزین ممکن ہوتی ہین مگر بازہم بنظر دوراندیشی ضروری مختصر چیزین ہمراہ رکھنے بہتر ہین اس سفر مین اسباب زر نقد زائد ہمراہ نہ رکھے راہ کسیقدر مخدوش ہی خصوصاً فصل خرما مین کہ ہرطرف عرب نیزہ غارتگری کرتے ہین پس کل اسباب اور نقد وجنس اوس خادم امین کے حوالہ کرے جسکے گھر مین اوترا ہو بعد اسکے ہمراہ قافلہ کے روانہ ہو اور وقت روانگی فقرا و مساکین کو نان و خرما یا قمری وغیرہ دینا بہتر ہے الصدقۃ ترد البلاء وارد ہے۔

نقشۂ کرایہ آمد و رفت سامرۂ شریف

کجاوہ	۱۵ قران	یعنے ۳ روپیہ کلدار	راست وچپ دو نفر سوار ہوتے ہین سائبان بھی ہوتا ہے
محمل	۱۰ قران	یعنے للعدد	ایضاً مگر سائبان نہین ہوتا ہی فصل گرما و سرما مین تکلیف ہی علاوہ اسکے اکثر گرتی ہی۔
سر نشین جانماز	۸ قران	۳ مجر	بدون امداد اسپر بھی سوار نہین ہوسکتے اور رانو مین درد ہوتا ہی۔
الاق عمدہ	۶ قران	۱ مجر ۶	اسپر کسیقدر خودمختاری ہی بدون امداد سوار ہوتا اور اوترنا مرد ہوشیار کو ممکن ہی۔

امرا اور رؤسا کو اسطرف تخت روان پر جانا مناسب نہین ہی خوف ضرر و نقصان ہی اگر بغداد سے چند سرباز سوار ہمراہ لے تو کسیقدر رفع ہی اور انکو فی یوم فی نفر ایک قران خوراکی بعدہ انعام حسب حال دینا پڑیگا۔ باقی حالات نقشۂ ذیل سے ظاہر ہین۔

نقشۂ حالات منازل راہ سامرّہ

نام مقام	تعداد فرسخ	حالات اجمالی مفید مسافر
کاروانسرائے اوجیل	۹ فرسخ	راہ ہموار ہی سرراہ مزار ابراہیم بن مالک اشتر رضی اللہ عنہ ہی

		بعد اسکے پانچ فرسخ پر ایک سراے وقفی ہے بعضے مسافرین وہین اوترتے ہین یہ مقام قریب دریاے دجلہ کے آباد ہے سراے خام ہے ایک مسجد پختہ اور مکانات بھی خام ہین اہل قریہ اکثر مؤمنین کاشتکار و دکاندار ہین نان تازہ و خرما اور روغن و ماست وغیرہ ملتا ہے گرد باغات خرما ہین اور کنارۂ دریا سے ایک میل دور شاہزادہ سید محمد بن حضرت امام علی نقی علیہ السلام کا روضہ ہے۔
کاروانسراے خان نجار	٥ فرسخ	راہ ہموار ہے درمیان مین دریاے دجلہ ہے قفہ پر عبور کرتے ہین فی کس ہمہ آمد و رفت کرایہ قفہ فی کجاوہ یا محمل اورہ قمری آمد و رفت فی سر لیتے ہین قمریان ایسے مقام پر بہت کام آتی ہین خردہ ہمراہ رکھنا ضرور ہے اور حروف دار قمریان دیکھ لینی چاہیین جنکا سکہ نمایان ہو ایسے کہ دکاندار عرب دیتے وقت طیب طیب یعنے خوب و اچھا ہے کہتا ہے اور لیتے وقت بطّال بطّال یعنے خراب و برا ہے کہتا ہے ہر طور سے مال زائرین مباح جانتے ہین ظلم و ستم بنی امیہ و بنی عباسیہ کا اثر ابتک ہے سراے پختہ ہے دم دروازہ عرب صحرائی شکلونمین بیٹھے ہین نان و تخم مرغ و ماست اور باقلہ فصل مین ملتا ہے ایک قمری کو مشکیزۂ آب بکتا ہے۔
سامرۂ شریفہ	٥ فرسخ	راہ ہموار ہے اثناے راہ قبہ اقدس طلائی و دو مینار درخشان معلوم ہوتے ہین اور قلعہ متوکل لعین کا کھنڈلہ ابتک ہے اور دور سے دکھائی دیتا ہے سر راہ اس منزل مین خدام آتے ہین اور اپنے مکان پر لیجاتے ہین مسافرین بستر لگا کے حمام مین جا کر بعد غسل زیارت کے تبدیل لباس کرتے ہین اور پہلے روز ہمراہ خادم کے حرم اقدس مین جاتے

کفش کن کے حاضر ہوکر دروازہ پر دعاے اذن پڑہتے ہین اور بعد چند دقیقہ کے اندر جاکر نیت کرکے
زیارت حضرت امام علی نقی اور حضرت امام حسن عسکری علیہما السلام کی پڑہتے ہین اور والدین اور
سب برادران ایمانی اور عزیز واقربا اور دوستان وطن کی نیابت سے زیارت پڑہتے اور اونکے
واسطے دعا کرتے ہین کہ محل اجابت دعا ہی اور چار رکعت دو دو رکعت کرکے نماز زیارت پڑہتے
ہین اور جناب نرجس خاتون مادر گرامی حضرت صاحب العصر اور حلیمہ خاتون خواہر حضرت
امام علی نقی علیہ السلام کی زیارت پڑہی جاتی ہی اور تلاوت قرآن و دعا کرکے اگر اوقات نماز ہوئے
تو نماز جماعت مین شریک ہوتے ہین اور روضہ فی زماننا حرم مین دو جگہ ہوتی ہی بعد اوسکے وعظ و فضائل
ومصائب واعظ و روضہ خوان پڑہتے ہین۔

بیان سرداب اطہر

جانب راست روضہ اقدس کے دروازہ متصل چاہ قدیم ہی اندر اوسکے احاطہ پختہ ہی ایک طرف
قبہ نیلگون بزرگ و بلند ہی اوسکے نیچے مسجد ہی اور متصل اوسکے سرداب مقام غیبت حضرت صاحب
العصر عجل اللہ فرجہ ہی باغسل و وضو اور جامہ پاک پہنکے دروازہ پر دعاے اذن خدام پڑہا
دیتے ہین اور سرداب مین اوترتے ہوے دعا پڑہتے ہین اور اندر زیارت پڑہتے ہین اور نماز
زیارت پڑہکے ادعیہ پڑہتے ہین اور والدین اور عزیز واقربا اور احباب اور جناب سادات
و مومنین کیطرف سے زیارت پڑہتے ہین اور اونکے لیے دعا کرتے ہین کہ محل اجابت دعا ہی اگر اس جگہ موقع
ملے تو زیارت و ادعیہ تحفۃ الزائر کا پڑہنا خوب ہی مردانہ و زنانہ مقام نماز و دعا علحدہ علحدہ ہی

بیان روضہ اقدس وغیرہ

قبہ انور طلائی کلان ایک اور دو مینار ہین اندر مینا کار نہایت خوشنما عمارت ہی ضریح اقدس
بلند فولادی ہی اندر اوسکے تین صندوق قبور مطہرہ منورہ مقدسہ برابر ہین اونپر چادرین سبز
پڑی ہین اور اوسپر شامیانہ ہی اور پائین پا ضریح حلیمہ خاتون ہی شیشہ آلات آویزان ہین اور
ہرطرف کنول دیوار و نپر لگے ہوے ہین شب کو خوب روشنی ہوتی ہی فرش قالین و شطرنجی

ایرانی ہین گرد رواق وایوان ہین اورکفش کن تین جا ہین صحن ہرطرف کشادہ ہی اوسمین قبور
اموات ہین یہان ہنوز صحن کا سرداب نہین بنا ہی گرد احاطہ بلند پختہ مع حجرونکے اوسمین چند
دروازہ بزرگ ہین اور ساعات کلان لگے ہین اورحجرونمین قبرین ہین گرد حرم کے آبادی شہرپناہ
کے اندر ہی اور بسبب وجود ذیجود حجۃ الاسلام سرکار حاجی میرزا محمد حسن الحسینی دام ظلہم العالی
کے اب آبادی زیادہ ہوئی ہی دکانین متعدد اور بازار بارونق ہوئی ہی نان گندم وگوشت
وکباب اور دوغ وماست وسرشیر اور عسل اور خرما وغیرہ مہیا رہتا ہی اور حمام ومدرسہ پختہ
وعمدہ بنا ہی مدرسہ مین تخمیناً سو طالب علم تعلیم پاتے ہین ملا وآخوند مقرر ہین اور حرم مین دوجگہ
نماز جماعت ہوتی ہی باشندہ عرب ہین اب عجم اور بعض ہندی طلبہ بھی رہتے ہین ابتک سرکاری بینچ
چرہ وار یہان نہین ہی نہ قاطر کرایہ ملتے ہین اسلیے کرایہ آمد ورفت کا کیا جاتا ہی اور دو شبانہ
روز مقام کرکے تیسرے روز قافلہ واپس آتا ہی اور یہ سفر آٹھ روز مین تمام ہوتا ہی۔

خدام درگاہ بالا تا سیاہ

تخمیناً سو خادم عرب ہین اکثر اہل ہند شیخ خلیل کے یہان اوترتے ہین جو خلیق و دیندار ہین اور
بعضے اہل ہند سید احمد کے مکان پر اوترتے ہین جنکا حال ہنوز مذبذب ہی باقی سب خلاف قیاس
حقوق زیارت خوانی وکرایہ وغیرہ متوسطین آٹھ دس قران اور امرا ورؤسا وغیرہ سو
قران دیتے ہین اور کفش کن وخدام سرداب کو ایک دو قران متوسطین دیتے ہین یہانکے
خدام بھی آب سرد وشیرین دریا کا حب مین زائرین کے واسطے بھر دیتے ہین چاہ ملک
عراق کے اکثر شور ہین۔ آب وہوا یہان کی خوب ہے۔

جب زائرین سامرہ سے ہوکر کاظمین مین واپس آتے ہین تو حسب مذکور زیارت وغیرہ
مین مشغول ہوکر چند روز کے بعد قافلہ روانہ کربلائے معلے ہوتا ہی اسطرف اگر اسباب
زائد وزر نقد ہمراہ لیجائین تو ممکن ہے مگر کسی کو اطلاع نہو کہ کیا ہے اور
کہان ہے۔

نقشۂ کرایہ روانگی کربلائے معلےٰ

کجاوہ	۱۲ قران	یعنے للعہ ۱۲ر	دو نفر سوار ہوتے ہین گرتا کم ہی ایک اکا م ہمراہ رہنا مناسب ہی اوسکو ایک قران روز دینا ہوگا۔
محمل	۱۰ قران	یعنے للعہ	دو نفر سوار ہوتے ہین اہل ہند اکثر کرتے ہین اور سائبان نہین ہوتا ہی۔
قاطر نشین	۵ قران	یعنے ۵	لگام ورکاب نہین ہوتی ہی اسلیے وہ سوار کے قابو مین نہین رہتا ہی۔
الاغ	۴ قران	یعنے عہ ۹ر	اسپر کسیقدر خود مختاری سوار کو حاصل ہوتی ہی۔

اُمرا اور وسا اسطرف اگر تخت روان پر سوار ہوکر روانہ ہون تو چندان ضرر نہین ہی اور بڑے آرام وراحت اور عزت کی سواری ہی اور جب زیارت مخصوصی وریپش ہوتی ہے تو کرایہ زائد ہوتا ہی۔

نقشۂ حالات منازل راہ کربلا۔

نام منزل	تعداد فرسخ	حالات اجمالی مفید مسافر
کاروانسرائے محمودیّہ	۵ فرسخ	راہ ہموار ہی اثنائے راہ جسر ہی اوسپر عبور ہوتا ہی فی کجاوہ یا محمل تین چار قمری اور سر نشین کی دو قمری لیتے ہین یہان سرائے پختہ ہے خبز یعنے نان اور خرما وغیرہ ملتا ہی پانی کوئی مول لیتا ہی اور کوئی خود لاتا ہی دم دروازہ قہوہ خانہ بھی ہی قریہ مین ہنرم ممکن ہی باشندہ عرب زبان فارسی بھی جانتے ہین۔
مسیّب	۷ فرسخ	راہ ہموار ہی اثنائے راہ سرائے اسکندریہ بھی ہی بعض قافلہ وہین اوترتا ہی اس مقام پر دریا مین کشتیونکا جسر ہی وہان کنارہ پر

		تھانہ ہے تذکرۂ مروری دیکھا جاتا ہے فی کجاوہ یا محمل ۵ قمری اور فی نشستین ۲½ قمری محصول لیا جاتا ہے کربلا جانیوالے زائرین دریا سے عبور کرکے کاروانسرائے کلان مین اوترتے ہین بفصل گرما مین باہر اور بفصل سرما مین اندر رہتے ہین ہیزم و زاد قہوہ خانہ اور مسجد و حمام ہے بعض دکاندار عجم ہین نان گندم و خرما اور کشمش وغیرہ اور شمع ممکن ہے اور دو دنع بیان انکا مشہور ہے اور بکثرت بکتا ہے سرائے مین بستر لگا کر اکثر زائرین الاوق بکرایہ ۴ قمری آمد و رفت کرکے شاہزادہ محمد و ابراہیم پسران جناب مسلم کی زیارت کو جاتے ہین جو تخمیناً سرائے سے ایک فرسخ دور ہین اور دو قبہ نیلگون دور سے دکھائی دیتے ہین — **قدیم آبادی** اس پار دریا کے کنارہ پر ہے مکانات پختہ و خام بازار سایہ دار ہر قسم کی چیزین ممکن ہین مسجد و حمام اور کاروانسرائے پختہ کوچک ہے چند دکاندار عطار وغیرہ ہندی پنجابی و بنیدار ہین اصل باشندہ عرب ہین گرد باغات خرما ہین اسیطرف آبادی سے قریب ایک فرسخ کے فاصلہ پر لب دریا بلندی پر روضۂ پسران حضرت مسلم ہے احاطہ پختہ کے اندر روضہ بنا ہے اوسکے اندر متصل دو ضریح ہین زیارت لکھی ہوئی تختی پر آویزان ہے خادم بھی ہے اوسکو متوسطین ایک قران اور امرا اور روسا زائد بھی دیتے ہین گرد قریہ اہل قریہ عرب ہین زائرین سے بکیایہ کچھ ضرور لیتے ہین یہانکے واسطے خردہ قمریان ہمراہ رکھنی بہتر ہے سقہ خانہ وغیرہ حال مین بنایا گیا ہے جو بتوجہ و عنایت نیکی جناب راجہ امیر حسن خان بہادر دام اقبالہ والی محمود آباد ملک اودھ سے تعمیر ہوا ہے اس جگہ سے بعضے بسواری کشتی کربلا و نجف جاتے ہین ہوا و بارش مین خوف غرق کی ہے
کربلائے معلی	۵ فرسخ	راہ ہموار ہے جادہ سے دو فرسخ علیحدہ جناب عون کا مزار ہے بعدہ خر شہید کا روضہ اور باغات خرما نمایان ہوتے ہین اور رفتہ رفتہ پل سفید پر جسکے نیچے

نہر حسینیہ جاری ہی وارد ہوتے ہین اکثر زائرین وہانسے پیادہ پا ہوتے ہین اور خود بخود دل محزون و مغموم ہوتا ہی
اور اشک حسرت جاری ہوتے ہین اور قبۂ انور طلائی دور سے درخشان دکھائی دیتا ہی مقام ادب ہی

بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہیست — سجدہ گاہ ملک و روضۂ شاہنشاہیست

اسی اثنا مین خدام وغیرہ سے ملاقات ہوتی ہی اور وہ زائرین کو اپنے اپنے مکان پر لیجاتے ہین
جسکا جہان جی چاہتا ہی اوترتا ہی بستر لگاکر حمام جاتے ہین اور تبدیل لباس کرکے جامہ پاک و
صاف پہنکے پہلے روز ہمراہ خادم کے کفش کن سے حرم مین باسکینہ و وقار جاتے ہین اور دروازۂ
رواق اول و دوم پر دعاے اذن پڑھکے چند دقیقہ توقف کرتے ہین بعدہ اندر جاکر نیت کرکے
زیارت بگریہ و بکا پڑھتے ہین لیکن اولی و انسب یہ ہی کہ جب زائر قصد زیارت مظلوم کربلا حضرت
امام حسین علیہ السلام کرے اول نہر حسینیہ مین غسل کرے جسکا پانی فرات سے آتا ہی اور جامۂ پاک
پہنکر پا برہنہ متوجہ روضۂ اقدس ہو راہ مین تسبیح و تکبیر و تہلیل کہے اور صلوات و درود پڑہے یہانتک
کہ دروازۂ حائر تک پہونچے کہ وہ دیوار گرد گنبد اقدس کے ہی پس جب دروازۂ حائر پر پہونچے
تو زیارت منقولہ پڑہکے داخل ہو اور دس قدم کے بعد توقف کرکے ۳۰ مرتبہ اللہ اکبر کہے
اور متوجہ مرقد انور ہوکر روبضریح اقدس کرکے بہ نیت قربت زیارت منقولہ پڑہے بعد اسکے پائین
ضریح زیارت علی بن الحسین علیہ السلام پڑہے گنج شہدا قریب اونکے ہی بعدہ زیارت سائر شہدا پڑہے
اور بالائے سر اقدس ادعیہ منقولہ پڑہے اور خدا سے حوائج دنیا و آخرت طلب کرے اور والدین
اور عزیز و اقربا اور احباب سادات و مؤمنین کیطرف سے نیابۃً زیارت پڑہے اور اونکے واسطے
دعا کرے کہ محل اجابت دعا ہی قبۂ اقدس روضۂ مظلوم کربلا ہی جہان دعا رد نہین ہوتی ہی۔
اور بالاے سر اقدس دو رکعت نماز زیارت بجالائے اور تلاوت قرآن و دعا کرے اور اسطرف
بیرون دروازہ حبیب بن مظاہر رضی اللہ عنہ کی زیارت پڑہے کہ دوم دروازہ مزار اونکا ہے
متصل اوسکے قتلگاہ ہی یعنے وہ نشیب جسکے بیان سے دل شق ہوتا ہی اور روح کو قلق ہوتا ہی
پس جب زائر زیارت سے فارغ ہوکر باہر نکلے تو پشت بضریح نہ کرے اور وقت باہر آنیکے

کہے انا للہ وانا الیہ راجعون بعد اسکے متوجہ زیارت ابوالفضل العباس روحی لہ الفداء ہوکے
اور دروازہ ایوان پر خادم دعا سے اون پڑھا دیتے ہیں بعد اسکے اندر زیارت پڑھتے ہیں پس والدین
وعزیز واقربا واحباب اور سادات ومومنین ومومنات کیطرف سے بہ نیابت زیارت پڑھتے ہیں اور
اونکے واسطے دعا کرتے ہیں اور تلاوت قرآن و دعا کرکے باادب باہر آتے ہیں۔ واضح ہو کہ بیلدار
خادم کے ہمراہ جانا اور ہر مقام کو مشاہدہ کرنا بہتر ہے بعد اسکے بیاض یا رسالہ زیارت کا لیکہ
باآداب وشرائط خود پڑھنا ہر روز چند مرتبہ خوب ہے اوقات عزیز کو ایسے مقامات متبرکہ میں صرف
وقرآن و دعا کرنا سعادت عظمیٰ ہے۔

واضح ہو کہ خاص حضرت سید الشہداء روحی لہ الفداء کو درگاہ خدا سے تین چیزیں عوض شہادت کے عطا ہوئی
ہیں الامامۃ فی ذریتہ والشفاء فی تربتہ والاجابۃ تحت قبتہ یعنے امامت اونحضرت کی ذریت
میں قرار دی اور شفا خاک تربت میں اور اجابت دعا زیر قبہ مقدسہ آنحضرت ہے۔ بشرطیکہ
موانع مثل نفاق و مال حرام خوری وغیرہ کے کہ ایک لقمہ حرام کھانے سے چہل دن تک دعا قبول
نہیں ہوتی ہے اور مرید باطل اور عاق والدین وشرابخوار اور مال ایتام خور کی دعا شب قدر کو بھی قبول
نہیں ہوتی ہے جبتک کہ حق اونکا نہ دے اور توبہ نہ کرے۔

بیان روضۂ اقدس

قبۂ انور اور دو مینار بزرگ طلائی ہیں ہر طرف ایوان طلائی نہایت عمدہ وبلند پختہ ہیں دروازے
نقرئی زیر قبۂ اطہر مینا کار اور ہر رنگ کاشانی آراستہ وخوشنما ہے قنادیل طلائی ونقرئی اور شیشہ آلات
عمدہ ہر طرف آویزاں ہیں دیوار و ستون ساعات و کنول لگے ہیں اور ضریح اقدس اندر فولادی باہر
نقرئی ششگوشہ ہے اسلیے کہ پائین پا شاہزادہ علی اکبر دفن ہیں اوپر شامیانہ سبز زرین ہے صندوق
قبر پر چادر عمدہ ہے تاج وشمشیر وسپر موجود ہے سراپردہ ہائے جلالت پڑے ہیں تحت الارض نور
نمایاں مگر مظلومیت ظاہر ہے پائین پا چند قدم کے فاصلہ پر گنج شہدا کا پنجرہ اندر فولادی باہر نقرئی
فرش سنگ مرمر اوپر قالین وشطرنجہاے بزرگ عمدہ ایرانی ہیں اندر حرم کے فضل ...

کئی جگہ نماز جماعت ہوتی ہے اور فصل گرما مین صحن اقدس مین ہوتی ہے بعض جگہ عرب کشفی ہوتے ہین
دریافت کرکے نماز مین شریک ہونا چاہیے اور فی زماننا حجۃ الاسلام جناب شیخ زین العابدین
مدظلہم اللہ العالی سب کے بعد نماز جماعت پڑہاتے ہین - گرد رواق بزرگ ہین پس پشت اقدس
مسجد کلان ہے اوسمین اور ہر رواق مین نماز جماعت چند علما پڑہاتے ہین بعد نماز روضہ خوان
روضہ پڑہتے ہین مرد و زن کا ہجوم ہوتا ہے خصوصاً شب جمعہ کو کہ دیہات کے عرب بنی اسد
وغیرہ بکثرت آتے ہین اور ایام مخصوصی مین کثرت ہوتی ہے اور ہر طرف کفش کن متعدد ہین صحن
اقدس سنگین کشادہ ہے نیچے سرداب ہے گرد احاطہ پختہ و بلند مع حجرہ ہاے نفیس کے برنگ کاشانی منقش
ہین ہر طرف متعدد دروازہ ہاے بزرگ ہین اکثر و نیز ساعات کلان نصب ہین - اندر و باہر
سادات و مومنین جابجا دفن ہین اندر حرم کے پس پشت رواق مین قبر شاہزادہ ابراہیم بن حضرت
امام موسی کاظم علیہ السلام کی ہے صحن کو چاک کیطرف باہر مسجد و مدرسہ پختہ اوسکے صحن مین حوض ہے
متصل گلدستہ اذان پختہ و بلند برنگ کاشانی آراستہ ہے پہلے مناجات بعدہ اذان ہوتی ہے اور بعض
حجرونمین سقہ خانہ اور اکثرون مین قبور ہین اور سامنے ملا و آخوند اطفال کو تعلیم دیتے ہین اور ہر طرف
اہل حرفہ دکاندار ہین اور اکثر دکان پر الکاسب حبیب اللہ لکہا ہے اور بعض مقدسین ابرار
لیٹتے وقت یہ دعا پڑہتے ہین جیسا کہ کافی مین منقول ہے کہ جو شخص بستر خواب پر لیٹتے وقت یہ دعا
تین بار پڑہے تو گناہون سے ایسا پاک ہوگا جیسا کہ شکم مادر سے پیدا ہوا تہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَلَا
فَقَهَرَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بَطَنَ فَخَبَرَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ مَلَكَ فَقَدَرَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ
یُحْیِی الْمَوْتٰی وَیُمِیْتُ الْاَحْیَاءَ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

بیان روضہ حضرت عباس

صحن کو چاک کیطرف بازار و کوچہ مین ہوکر راہ ہے روضہ اقدس مظلوم کربلا سے تخمیناً ربع میل کے
فاصلہ پر ہے نہر علقمہ کے کنارہ جہان پر وہ جناب شہید ہوے تہے وہین مدفون ہین قبہ اقدس اور
دو مینار پختہ و بلند برنگ کاشانی منقش ہین ایوان طلائی اور دروازہ حرم کے نقرئی ہین قریبہ

انور مینا کار خوشنما ہی اور قنادیل طلائی و نقرئی اور شیشہ آلات عمدہ اور اسلحہ شمشیر و خنجر و سپر وغیرہ بکثرت آویزان ہین ضریح اقدس اندر فولادی باہر نقرئی بلند ہی او سپر شامیانہ ہی صندوق قبر اطہر پیدا او سندیل و چادر شالی ہی اور گرد اسلحہ شمشیر و سپر وغیرہ رکھے ہین دبدبہ و رعب اور نشان رفعت و جلال نمایان ہی گرد فرش سنگ مرمر ہی او سپر قالین و شطرنجی ہاے عمدہ ہین ایوان کلان کیطرف جا کفش کن ہین اونمین ایک بندی ہی صحن انور سنگین کے نیچے سرداب ہی گرد احاطہ مع حجرون کے بلند و پختہ منقش برنگ کاشانی ہی جابجا سقہ خانہ ہی حجرہ و نمین طلبہ وغیرہ رہتے ہین اندر و باہر چند جگہ نماز جماعت ہوتی ہی بعد اسکے روضہ خوان روضہ پڑہتے ہین زن و مرد کا ہجوم ہوتا ہی

خدام ہر دو بارگاہ عرش اشتباہ

خدام کرام تخمیناً ۱۰۰ عرب ہین بعض اب صرف امرا و رؤسا کو زیارت پڑھا دیتے ہین اور سید خادم قانع و کم سخن و خلیق ہین اور فرزند اونکے سید احمد نہایت خوش مزاج و خلیق ہین اور زبان اُردو بھی جانتے ہین اور یہ سید صالح خادم کے داماد ہین علاوہ انکے کلیدبردار و چاروب‌کش وغیرہ اپنے اپنے اوقات مین بکار متعلقہ سرگرم رہتے ہین شام کو خدام فضائل و مناقب اور صلوات پڑہتے ہوے روشنی کرتے ہین خصوصاً شب جمعہ صف بستہ بادب امور متعلقہ مین مصروف ہوتے ہین اور شبکو باری باری ہر شب ۳۰ یا ۴۰ نفر حاضر رہتے ہین متوسطین حق زیارت خوانی وکرایہ مکان ایک دو تمن دیتے ہین اور امرا و رؤسا حسب حال خود سلوک کرتے ہین۔

خیمگاہ

بیرون حرم کلان احاطہ پختہ دروازہ برنگ کاشانی قدرے منقش ہی اندر مقامات خیام مدوّر و پختہ ہین اور نشان کجاوہ و محمل بھی پختہ بنائے ہین درمیان مین سرداب کے اندر چاہ ہے فرودگاہ مسافرین و تشنگان دشت کربلا ہی آہ اوس وقت فریاد العطش اور تاراجی خیام اہلبیت خیر الانام یاد آتی ہی

از آب ہم مضائقہ کردند کوفیان		خوش داشتند حرمت مہمان کربلا

بودند دام و دد همه سیراب مے مکید — خاتم ز قحطِ آب سلیمانِ کربلا
زان تشنگان ہنوز بعیوق میرسد — آواز العطش ز بیابانِ کربلا

اور یہان بھی خدام وغیرہ ہین اونکو ہر شخص نیم قران اور اُمرا اور رؤسا زیادہ بقدر امکان سلوک کرتے ہین اور وہ ہر مقام کا نشان دیتے ہین۔

روضۂ حر شہید رضی اللہ عنہ

روضۂ اقدس سے تخمیناً ایک فرسخ کے فاصلہ پر باہر ہی الاق پر کرایہ یہ ہم قمری آمد و رفت اور بعضے پیادہ جاتے ہین وہانتک باغات خرما وغیرہ بکثرت ہین اور گنبد سفید کلان بنا ہی اندر ضریح ہی قبر کے صندوق پر چادر پڑی ہی گرد فرش شطرنجی ہی خادم وغیرہ بھی ہین وہ زیارت پڑہاتے ہین اونکو ایک قران تک دیا جاتا ہی گرد صحن کے احاطہ بلند پختہ ہی ایک گوشہ مین حوض و آبخانہ ہی اور دم دروازہ دو تین مکانِ حُرّاث یعنے کاشتکار کے ہین۔

آبادی شہر

گرد روضات عرش درجات کے مکانات پختہ و بلند بازارین مسقف مدور اور بعضے سایہ دار ہین بازار و تیمین ہر قسم کا مال تجارت و غلہ اور اقسام و انواع کے اکل و شرب کی چیزین پختہ و خام اور میوہ جات اور ترکاریان اور روغن و سرشیر و دوغ اور نان چند قسم کی اور کباب اور پلاؤ و چلاؤ اور شیر برنج اور چند قسم کے خرما وغیرہ دنیا کی نعمتین اور ادویہ وغیرہ مہیا و موجود ہین اہل شہر عرب فریقین کے لوگ ہین اور اہل فارس و ہند خصوصاً اہل لکھنؤ اور کشمیری اور تبتی سب سادات و مومنین بکثرت ہین زبان عربی و فارسی جاری ہی اور زبان ہندی بین اہل ہند باہم کلام کرتے مساجد و حسینیہ یعنے ماتم سراے اور کاروانسراے اور مسافرخانہ اور حمام مردانہ و زنانہ اور مدارس جا بجا ہین ماشاء اللہ علما و فضلا و طلبہ و روضہ خوان اور حکما وغیرہ کی کثرت ہی آباد شہرپناہ کے اندر ہی بسبب تنگی کے دروازۂ نجفی کیطرف کی دیوار پختہ شہرپناہ کی بحکم ناصر الدین شاہ خلد اللہ ملکہ اوس زمانہ مین گرائی گئی ہی جب وہ زیارت کربلاے معلے سے مشرف ہوے اتنے

زمانہ مین ایک میل سے زیادہ تک مکانات پختہ بطرزِ حال بنے ہین راہ کشادہ رکھی ہی ایک طرف قبرستان فقرا و مساکین بنا یا ہی اسلیے کہ ہر دو حرم مین حاکم روحی قیمت و محصول قبر لیتا ہی گرد باغات خرما وغیرہ بکثرت ہین - اور حکام ملکی و مالی بھی ہین اکثر وقفیات اور عمارات اور آمدنی نقد و جنس سلاطین و امراے مملکت ایران کیطرف سے ہی اور اُمرا و اغنیاے ہندوستان خصوصًا بادشاہان لکھنؤ اور رؤسا و راجگان کیطرف سے بھی آمدنی نقد و جنس وغیرہ وقفیات مدارس و کاروانسرا و مسافرخانہ اور نہرہاے آب شیرین مثل نہر آصفی وغیرہ جاری ہی ماہ مبارک رمضان و عشرۂ محرم مین تا اربعین خوب رونق ہوتی ہی مجالس عزا بکثرت ہوتی ہین -

تبرکات و تحفجات

تسبیح خام و سجدہ گاہ اور پنبہ اور کفن اور برگ سدر اور تصویر خاک شفا اور خرما سبد و زنبیل مین بند کرکے زائرین ہمراہ لیتے ہین اور اُمرا و رؤسا تسبیح پختہ و قلم اور شبیہ ضریح اقدس وغیرہ اور اقسام و انواع کی انگشتری وغیرہ خرید کرکے ہمراہ لیتے ہین چند دکاندار دم دروازۂ حرم جناب عباس روحی لہ الفدا ہین اونکے پاس تسبیح پختہ رنگ برنگ کی ملجاتی ہی ؎

سبحۂ تسبیح ہمہ ذکرِ اللہ	زخاکِ کربلا آمد بدستم
بدو گفتم کہ نور کیستی ای	کہ در شانِ جلالت محو ہستم
بگفتا سبز اکبیر را کن گوش	کہ بر رویت سخن را بر نہ بستم
شدم تسبیح چون آن نور ... را	سپہر بر کرسی اطلس نشستم
ید بیضاست آغوشش ہمیشہ	مرا بر داشت گرچہ خاک ہستم
جمالِ ہمنشین در من اثر کرد	وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم

اور دروازۂ بغدادی کے باہر باغ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہی جہان وہ جناب نماز و زیارت پڑھتے تھے اب وہان چار دیواری پختہ اور کچھ چند درخت رہگئے ہین قریب اوسکے خندق نہر علقمہ خشک شدہ کے بعض جگہ نمایان ہین پس زائرین بعد فراغ

زیارت وغیرہ عازم نجف اشرف ہوکر معرفت خادم کے چیروہ دار سے کرایہ آمد و رفت یا یکطرفی طے کرتے ہیں اسطرف گھوڑا گاڑی بھی جاتی ہے اوسپر تخفیف کرایہ تو ہے مگر تکان بہت ہوتی ہے اور مخصوصی نوروز وغیرہ میں بوجہ ہجوم زائرین مرد و زن کے کرایہ زائد ہوتا ہے اور سامان بقدر ضرورت ہفتہ یا عشرہ اور نقد مصارف و سلوک خدام و کفش کن وغیرہ کے لیے ہمراہ لیکر باقی یہاں خادم کے حوالہ کر دیتے ہیں۔ اور راہ دریائی بھی ہے مگر اوسطرف سے جانا زائرین تازہ وارد و ناواقف کے لئے مناسب نہیں ہے بلکہ راہ خشکی بہتر ہے۔

نقشہ کرایہ آمد و رفت نجف اشرف

کجاوہ	۱۵ قران	یعنے سے کلدار	یہ سواری سایہ دار و خوب ہے مخصوصاً عورات کے لیے عمدہ ہے
محمل	۱۰ قران	یعنے للعہ	اسمین سایہ نہین ہے اور اکثر گرتی ہے مخصوصاً ہندی ناواقف بہت گرتے ہیں اور چیروہ دار اوٹھاتا ہے اور کہتا ہے زیارت شما قبول
شقدف قاطر	۵ قران	یعنے عمار	بدون امداد اسپر بھی سوار ہونا محال ہے۔
الاغ	۴ قران	یعنے عصہ ۹	یہ کسیقدر اختیاری سواری ہے مگر رانوں میں درد ہوتا ہے ایک ریسمان بطور رکاب رکھنی خوب ہے۔

آفتابہ و مشربہ حسب قاعدہ مذکورہ اور بقدر ضرورت فرش و لباس وغیرہ اپنی سواری پر درست کرنا چاہیے اور ہمراہ اوسکے بکمال ہوشیاری خیمگاہ تک آنا چاہیے کہ وہاں سے مکاری یعنے چیروہ دار زائر کو سوار کرکے روانہ ہوتا ہے اور بیرون شہر تھانہ پر تذکرہ ضروری دیکھا جاتا ہے اور فی تذکرہ پانچ قمری لیکر ٹکٹ چسپان کرکے مہر ثبت کرتے ہیں خوردہ اور نان و کباب و خرما ایک وقت کا ہمراہ رکھنا چاہیے اگرچہ ہر منزل پر ملتا ہے جیسا کہ نقشہ ذیل سے ظاہر ہے۔

نقشۂ مقامات راہِ نجف اشرف

نام مقام	تعداد فرسخ	حالات اجمالی مفید مسافر
خان محمد معروف بہ کاروانسرائے اشور	۵ فرسخ	راہ ہموار بیابانی ہی سرائے کلان اندر یا ہر چند حجرے ہین و سر دروازہ قہوہ خانہ وغیرہ ہی خبز یعنی نان و خرما و ماست اور برنج و روغن و شمع و نخود و بریان و کشمش وغیرہ دوکاندار فروخت کرتا ہی اور حوض آب متصل اوسکے جاری ہی اہل قریہ عرب ہین زبان فارسی بقدر ضرورت جانتے ہین ۔
نجف اشرف	۵ فرسخ	راہ ہموار صحرائی ہی دو فرسخ سے قبۂ انور طلائی درخشان نظر آتا ہی زائرین صلوات پڑھتے ہین رفتہ رفتہ مکانات و عمارات اور مقابر حضرت ذوالکفل اور ہود و صالح علیہم السلام دکھائی دیتے ہین یہانتک کہ وادی السلام مین دار وہوتے ہین جو بہشت دنیا اور مقام ارواح مؤمنین و مؤمنات ہے اس جگہ سے اکثر زائرین پیادہ پا چلتے ہین اس میدان مین ہر طرف قبور مؤمنین و مسلمین ہین پر فضا و خوشنما مقام ہی زائرین فاتحہ و دعا پڑھتے ہین اوسوقت فرحت و بشاشت ہوتی ہی گویا یہ معلوم ہوتا ہی کہ ہزارون احباب سے بعد مدت کے ملاقات ہوئی ہی اسی اثنا مین شیلہ ہاے خود گویا طور پر خدام بارگاہ سے ملاقات ہوتی ہی اور وہ زائرین کو اپنے اپنے گھر لیجاتے ہین جسکا جہان جی چاہتا ہی وہان اوترتا ہی اور بستر لگا کر حمام جاتے ہین اور غسل و تبدیل لباس کرکے پہلے روز ہمراہ خادم حرم مین آکر در دروازہ دعاے اذن پڑھ کے چند دقیقہ توقف کرکے اندر جا کر نیت کرکے زیارت منقولہ پڑھتے ہین اور زیارت حضرت آدم و نوح ع اور حضرت سید الشہداء ع کی بالاے سر اقدس پڑھتے ہین اور

والدین وعزیز واقربا واحباب کی طرف سے بہ نیابت زیارت پڑہتے ہین اور اونکے واسطے دعا کرتے
ہین اور نماز زیارت پڑہ کے تلاوت قرآن و دعا کرتے ہین سبحان اللہ خالق کون و مکان ہر
انس وجان کو نعمت دنیا عطا کرتا ہی مگر دولت دین وایمان اپنے ہی دوستون کو مرحمت فرماتا ہی
اور ایسے مقامات متبرکہ سے مشرف کرتا ہی جس سے سعادت ابدی اور دولت سرمدی حاصل ہوتی ہے
اور اولی وانسب ہی کہ جب زائر نجف اشرف مین پہونچے اور ارادہ زیارت اپنے آقا حضرت امیر المومنین
علیہ السلام کا کرے تو اول غسل کرے اور جامہ پاک پہنکے متوجہ روضۂ اقدس با سکینہ و وقار ہووے
اور سامنے ضریح اقدس کے نیت کرکے زیارت منقولہ پڑہے اور ادعیہ واعمال جو بیاض و رسالۂ
زیارت وغیرہ مین ہین بجالائے اور بالائے سر اقدس نماز زیارت پڑہے اور حوائج دنیا و آخرت
خدا سے طلب کرے کہ محل اجابت دعا ہی اور حضرت سید الشہداء ع و آدم و نوح ع کی زیارت پڑہے
اور دو دو رکعت نماز زیارت پڑہکے ہدیہ کرے اور عزیز و اقربا و احباب کے واسطے دعا کرے
اور تلاوت قرآن و دعا کرے اور اگر اوقات نماز ہون تو نماز جماعت مین شریک ہو بعد نماز کے وعظ و
فضائل و مصائب ائمہ ہدیٰ سنے اور یہی دستور ہر وقت رکھے اسوقت کو بہت غنیمت جانے
اور جتنے دن یہان قیام ہو اکثر حرم ہی مین بسر کرے کہ سعادت ابدی ہی - یہ درگاہ حضرت
امیر المومنین وصی و خلیفہ بلا فصل حضرت سید المرسلین ص مظہر العجائب مظہر الغرائب غالب کل غالب
مجیب نما مشکل کشا ہی اپنے حوائج مشروعیہ دین و دنیا بواسطہ حضرت خدا سے طلب کرے کہ محل
اجابت دعا ہی -

بیان روضۂ اقدس

قبۂ انور اور دو مینار مع ایوان طلائی ہی دروازے نقرئی جنپر سراپردہ ہائے جلالت آویزان
ہین زیر گنبد مینا کار جابجا بہ رنگ کاشانی منقش ہی گویا ہر در و دیوار و ہر نقش و نگار بزبان
حال گویا ہے کہ ع

یارب این ارض مقدس چہ مقام است وچہ جاست	گر زمین تا بفلک مطلع انوار خدا است

قنادیل طلائی و نقرئی اور شیشہ آلات آویزان ہین ہر طرف ساعات و کنول وغیرہ نصب ہین
ضریح اقدس اندر فولادی باہر نقرئی بلند ہے اوسپر شامیانہ عمدہ ہے صندوق قبر انور بلند اوسپر چادر
شالی پڑی ہے اور تاج و شمشیر و زرہ اوسپر لگے ہین رعب و عظمت و جلالت خدا داد نمایان ہے
گرد فرش سنگ مرمر اوسپر قالین و شطرنجی ہاے عمدہ ہین گرد رواق مسجد وہین اوسمین جا بجا
علما و فضلا اور سادات و مومنین نماز جماعت اور تلاوت قرآن و دعا کرتے ہین اور واعظین
صبح و عصر وعظ اور فضائل و مصائب ائمہ ہدیٰ ع پڑھتے ہین مرد و زن کا از دحام ہجوم ہوتا ہے
ہر طرف کفش کن مسجد وہین صحن اقدس وسیع و کشادہ و سنگین ہے گرد احاطہ بلند و پختہ ہے حجرہ ہاے
عمدہ پر رنگ کاشانی منقش ہین ہر طرف دروازہ ہاے بزرگ بعض پر ساعات کلان نصب
ہین فصل گرما مین باہر نماز جماعت چند مقام پر ہوتی ہے۔

خدام بارگاہ ملائک سپاہ

تخمیناً ۵۰ خادم عرب ہین افسر اونکا کلید بردار ہے اور چند کفش کن اور جاروب کش وغیرہ ہین
اوقات مقررہ مین بکار متعلقہ خود مشغول رہتے ہین شام کو خصوصاً شب جمعہ و اعیاد مین
خدام سامنے صف بستہ صلوات و فضائل و مناقب پڑھتے ہوے چراغان و روشنی مین
باادب و قاعدہ مشغول ہوتے ہین آل سید اکثر سید علی خادم کے یہان اوترتے تھے فی زماننا
سید عبد الحمید اور شیخ عبد الحسین بن شیخ محمد ہادی خادم کے یہان اوترتے ہین یہ دونون
قانع اور کم سخن اور خلیق ہین اور زبان فارسی بھی جانتے ہین متوسطین حق زیارت خوانی و کرایہ
مکان و نذر پارہ قران دیتے ہین اور امرا اور رؤسا حسب حال خود ہا صدہا قران وغیرہ دیتے ہین

آبادی شہر

گرد روضہ اقدس کے مکانات پختہ و بازارین عمدہ بعض مسقف اور بعض سایہ دار ہین ہر قسم کے
کپڑے اور ظروف اور اسلحہ اور میوہ اور اکل و شرب کی چیزین نان و گوشت و شیر برنج اور
غلہ پختہ و خام اور بعض ترکاریان مہیا ہین اور یہ بکثرت فروخت ہوتے ہین اور علما و فضلا

وطلبہ ومقدسین وابرار کا مخزن ومعدن ہی باب علم ودار العلم مشہور ہی مدارس وحمام ومساجد وتکیہ
مشعد وہین باشندہ اکثر عرب ہین طلاب وتاجرو دکاندار بعضے عجم اور چند طلبہ سادات کشمیری ہین
گرد دیوار بلند پختہ شہر پناہ بطور قلعہ ہی دم دروازہ تھانہ ہی آفندی رومی تذکرہ مروری دیکھکر
مسافرین سے ۵ قمری لیکر ٹکٹ چسپان اور مہر دفتر ثبت کرتے ہین اندر وباہر دم دروازہ قہوہ خانہ ہی
واضح ہو کہ ان مقامات مقدسہ مین درس دو قسم کا ہوتا ہی اول درس سطحی کہ مبتدی طالب علم
کتاب دیکھکر سبق پڑہتے ہین اور کتب صرف ونحو وادب اور منطق کو جو اکثر قطبی تک پڑہتے ہین مقدمہ
علم کہتے ہین یعنے علم اصول وفقہ اور کلام وتفسیر کا یہ مقدمہ ہی پس چونکہ ذو المقدمہ یعنے تحصیل
علم اصول وفقہ اور کلام واجب ہی تو مقدمہ بھی واجب ہی اسلیے صرف ونحو وادب ومنطق کو
مقدمہ کہتے ہین نہ علم۔ جیسے نماز وطواف واجبی کے لیے وضو واجب ہی اور سنتی کے واسطے سنت ہے
دوم درس خارجی کہ منتہی طالب علم تخمیناً چار پانچ سو مدرسہ مین بوقت معین جمع ہوتے ہین
اور مجتہد العصر دام ظلہ برسر منبر ہر روز ایک ایک مسئلہ بیان فرماتے ہین اور سامعین کتب بینی
کرکے رد وقدح کرتے ہین اور غل وشور ہوتا ہی اوسوقت مجتہد العصر بعنوان شایستہ
بدلائل وبراہین اسطرح سے سمجھاتے ہین کہ سب محظوظ وفرحناک ہوتے ہین۔ واقعی
درس وتدریس اور تحصیل علم اسکو کہتے ہین اور یہی ثمرہ کل اعمال خیر وجمیع حسنات کی ہی
اور واجب ترین عبادت ہی کہ طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم ومسلمۃ وارد ہی
یعنے طلب علم دین ہر مرد وزن مسلمان پر واجب ہی ؎

چو شمع از پئے علم باید گداخت	کہ بے علم نتوان خدا را شناخت

جوینده یابنده

صحبت مقامات موصوفہ اور ایثار دوڑنے ہے بہا ولا انتہا محل بجا مین نہین ہوتا ہی
خاص جگہ مین منتخب وعمدہ لوگ گوشہاے خلوت مین ہوتے ہین اور زائرین مسافرین کو
بذریعہ احباب یار وشناس محبت اساس کے وہانتک رسائی ہوتی ہی۔ الانسان صحبت علماء

وفضلا اور واعظین باتمکین مین باخبر و ہوشیار ہوجاتا ہی

در اقصای عالم بگشتم بسی	بسر بردم ایام با ہر کسی
تمتع ز ہر گوشۂ یافتم	ز ہر خرمنی خوشۂ یافتم

الحمد للہ علی احسانہ وصلی اللہ علی محمد والہ

وادی السّلام

پس پشت روضۂ اقدس میدان وسیع ہی ایک گوشہ مین اوسکے حجرہ ہی وہان ہزارون قبرین ہین اور حضرت ہود و صالح ع کا مقبرہ بھی ہی خدام زیارت پڑھا دیتے ہین اونکو فی نفر تین چار قمری سے کفش کن وغیرہ کے دیتے ہین اور امرا زائد بھی دیتے ہین اور اموات مومنین و مومنات کو فاتحہ سورۂ حمد و آیۃ الکرسی اور انا انزلنا اور سورۂ توحید اور معوذتین بعدد مقررہ پڑھتے ہین کہ ثواب عظیم ہی بعدہ در نجف تلاش کرتے ہین ہر ایک کو حصہ ملجاتا ہی اکثر بعد بارش یا قبر کندنی کیوقت بزرگ و عمدہ ملتے ہین مگر قبر کھدوانے والے سے اجازت لینی چاہیے اور اکثر لوگ فروخت بھی کرتے ہین اونسے لینا چاہیے بشرطیکہ دریائی نہو اور در نجف کی فضیلت کتب مین بکثرت ہی سندی خود تلاش کرکے انگشتری بنوانی چاہیے یا کسی امین سے حاصل کرنا چاہیے۔

مسجد کوفہ و سہلہ وغیرہ

روضۂ اقدس سے تخمیناً ایک فرسخ کے فاصلہ پر ہی زائرین متوسطین الاغ کرایہ کرتے ہین بعضے پیادہ جاتے ہین اور امرا و رؤسا کجاوہ و محمل وغیرہ پر جاتے ہین اکثر شب کو رہتے ہین بعضے قریب مغرب واپس آتے ہین اعمال وہان بہت ہین تحفۃ الزائر کے موافق عمل کرنا بہتر ہی اور بیاض و رسائل زیارت مین بھی اجمالاً مرقوم ہی خود بجا لانا باطمینان باعث زیادتی اجر و ثواب ہی اگرچہ خدام پڑھا دیتے ہین لیکن تعجیل کرتے ہین اور حق اپنا لیتے ہین — مقام حضرت آدم و ابراہیم ع و حضرت امام زین العابدین ع و حضرت امام جعفر صادق ع و مقام جبرئیل وغیرہ اور مقام حضرت امیر المومنین ع پر دو دو رکعت نماز ادا کرنا چاہیے اور الحاح

واصرار کرنا چاہیے کہ محل اجابت دعا ہے ان مقامات میں ستون پختہ ہیں اور سنگ پر نام کندہ
ہیں اور خدام بھی نشان بتاتے ہیں اور جانب جنوب مسجد کوفہ کے بیرون دروازہ احاطہ پختہ ہے
متصل گوشہ مسجد روضہ جناب مسلم بن عقیل ہے اور مقابل اسکے گوشہ دوم میں مزار ہانی بن عروہ رحمۃ اللہ ہے
وہاں زیارت پڑھے خدام بھی موجود ہیں اکثر وہی پڑھا دیتے ہیں اور حق اپنا لیتے ہیں اور پشت
روضہ جناب مسلم پر قبر مختار علیہ الرحمہ ہے فاتحہ پڑھنا بہتر ہے۔ وہاں سے فارغ ہو کر زائرین
مسجد سہلہ میں آتے ہیں جو جانب مسجد کوفہ سے تخمیناً ایک میل دور ہے وہاں بھی ہر جگہ اعمال مقررہ
بجالاتے ہیں مقام حضرت صاحب الامرؑ و حضرت علیہم السلام میں حوائج دنیا و آخرت خدا سے
طلب کرتے ہیں اور مناجات پڑھتے ہیں اور خدام یہاں بھی ہیں وہ بھی حق اپنا لیتے ہیں خوردہ
قدریاں ہمراہ رکھنی چاہیے در صورت ضرورت وقت ہوتی ہے۔ دروازہ مسجد کوفہ پر بعض بعض
اور چند دکاندار بھی ہیں خبز یعنی نان و خرما اور دوغ و ماست اور شمع وغیرہ ممکن ہے اندر
احاطہ وسیع پختہ و بزرگ ہے باہر زیر دیوار فی زمانہ چند خانہ عرب صحرائی بستے ہیں عقب مسجد
ایک گنبد سفید مع احاطہ کو جائے نشان و لاشہ اسے حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ
السلام ہے باقی کوفہ نیست و نابود ہے صرف چند کھنڈر بعض جگہ نمایاں ہیں اور نہر کے کنارہ
باغات خرما ہیں یہاں سے زائرین فارغ ہو کر نجف اشرف واپس جاتے ہیں اور بعض قافلے
کربلا سے معلیٰ کیطرف مراجعت کرتے ہیں۔

تبرکات و تحفجات نجف اشرف

گرد و غبار ضریح اقدس بذریعہ خادم ملتا ہے اور سرخ عنبر نو عمدہ ہوتا ہے اور عبا و سبیل نجفی
مشہور ہے اسطرف سے راہ جبلی بسواری شتر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ تک ہے۔ مگر اہل ہند وغیرہ
اکثر دخانی جہاز پر راہ بصرہ و مسقط و عدن سے حج و زیارت کو جاتے ہیں۔

مراجعت

زائرین چند روز قیام کر کے کربلا سے معلیٰ آتے ہیں اور وہاں چند روز توقف کر کے کاظمین

شریفین مین وارد ہوتے ہین اور حساب کرایہ سواری وغیرہ وہی ہے جو روانگی کے وقت تھا اور بیابان چند روز توقف کرکے عرب وعجم اور بعضے اہل ہند سامان سفر دور و دراز مہیا کرکے روانہ خراسان ہوتے ہین جسکا بیان حصۂ دوم مین ہے۔ اور اکثر سندھی وغیرہ بغداد مین آکر جہاز جُزرو و غانی پر سوار ہوکر روانہ بصرہ ہوتے ہین واپسی کے وقت اس جہاز کا کرایہ فی نفر ص ہے اور کرایہ ٹرین گاڑی اور قفہ وغیرہ کا وہی ہے جو آمد کے وقت تھا واپسی مین یہ جہاز جلد بصرہ داخل ہوتا ہے اسلیے کہ اوتار ہے اگر وہان جہاز عجمی موجود ہوتا ہے تو کرایہ معمولی ہے ورنہ بمبئی و کراچی تک نکل کمپنی بہ ۳۰ ؎ بلکہ صہ ؎ لیتے ہین اور کرایہ ریل وہان سے مقررہ و معین ہے اور لنگرگاہ سے کنارہ تک اور کنارہ سے امام باڑہ میر ببر علی مرحوم تک کرایہ کشتی و گاڑی وغیرہ وہی ہے جو وقت روانگی کے تھا اور کنارہ پر جب حاکم و ڈاکٹر آکر دیکھتے ہین تب اجازت اوترنے کی ہوتی ہے اوسوقت عجب ہجوم و کشمکش رہتا ہے کنارہ پر چونگی والے مال تجارت ونوکی تلاش کرتے ہین اور خرما کا محصول لیتے ہین۔ اور ہر سواری کی رفتار مختلف ہے اس سفر دور و دراز مین جن سواریون کا سابقہ ہوتا ہے اونکی رفتار نقشۂ ذیل سے ظاہر ہے زیارت دورہ کا سفر مع خراسان دس مہینے مین ختم ہوتا ہے۔ اور متوسطین خوراکی ماہواری مین مع چاے ؎ فی نفر جسکے ؎ دس ماہ کے ہوے صرف کرتے ہین۔

نقشۂ رفتار مرکب یعنے سواری

نام سواری	مسافت	تعداد ساعت	کیفیت
آگنی آتشی یعنے ریل گاڑی	۲۰ میل	فی گھنٹہ	شبانہ روز جاری ہے اوقات مقررہ مین اسٹیشن پر ٹھہرتی ہے قدیم لینون مین فی زمانہ رفتار تیز کردی ہے۔
جہاز دُخانی	۱۰ میل	ایضاً	شبانہ روز جاری ہے بندرگاہ پر بقدر ضرورت سکون ہے اگر ہوا موافق یعنے پس پشت ہو تو شرعین کھول دیتے ہین اور رفتار زائد ہوتی ہے۔
قاطر	۴½ میل	ایضاً	فصل سرما مین دنکو اور فصل گرما مین شبکو تیز چلتا ہے اگر گرما مین دنکو چلے تو عرق وغیرہ کی وجہ سے بیٹھ جاتا ہے۔
شتر	۱ میل	ایضاً	جمل کا حال بھی مانند قاطر کے ہے مگر رفتار اسکے نہایت سست ہے عرب کے شتر خچر برابر چلتے ہین اور افغانستان کے دو پہر کم چلتے ہین۔

تمّت الکتاب بعون الملک الوهّاب

مناجات بدرگاه قاضی الحاجات

الٰهی هر آنکس که این خط نوشت	عفوکن گناهش عطاکن بهشت
بکن سکن و دفنش کربلا	الٰهی نگهدار از هر بلا
الٰهی بیامرز این هرسه را	مؤلف نویسنده خواننده را

باقیات الصّالحات

نماند کاتبے هرگز ولیکن	بماند آنچه او کرده کتابت
نویس آن شئے کزان مسرور گردی	اگر بینی تو اورا در قیامت

گفتار نیک کردار

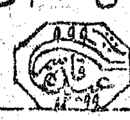
غافل ز احتیاط نفس یکنفس مباش	شاید همین نفس نفس واپسین بود
همنشین تو از تو به باید	تا ترا عقل و دین بیفزاید

واضح ہو کہ بعض نے کفن نوشتہ کے بارہ مین تامل کیا ہی اسلیے حضرات علمائے اعلام سے دریافت کیا گیا چنانچہ نقل مستخط سوال و جواب درج ذیل ہی۔

نقل دستخطی سرکار شریعت مدار حجۃ الاسلام جناب میرزا محمد حسن صاحب مدظلهم اللہ تعالےٰ ساکن سامرّۂ طیّبہ

سوال چه میفرمایند علماء دین و مفتیان شریعت حضرات ائمہ طاہرین صلوات اللہ وسلامہ علیهم اجمعین اندرین مسئلہ که اموات مؤمنین و مؤمنات را کفن قرآن و دعاے جوشن کبیر وصغیر وغیرہ نوشته دادن جائز است یا نه بیّنوا توجروا

جواب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم در جا ہائیکه غالبًا ایمن از تلوث باشد جائز است انشاء اللہ تعالیٰ بلکه خوب است حررہ الاحقر محمد حسن الحسینی۔ النّقل کالاصل



واضح ہو کہ اس زیارت دورہ یعنے نجف اشرف و کربلائے معلےٰ و کاظمین شریفین و سامرہ طیبہ اور طوس مشہد مقدس میں ائمہ حجت خدا حضرات ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کے مشاہد مقدسہ و جائے غیبت ہیں چنانچہ جائے دفن وغیرہ نقشہ ذیل سے ظاہر ہے

اسمای مقدسہ	جائے دفن	سبب شہادت
حضرت امیر المومنین علے ابن ابیطالب علیہ السلام	نجف اشرف	ضربت شمشیر زدن ابن ملجم لعین بر سر اقدس بحالت سجدہ
حضرت امام حسین ابن علی علیہما السلام	کربلائے معلےٰ	قتل و ذبح کردن شمر لعین بحکم یزید ابن معاویہ علیہم اللعنہ بحالتِ سجدہ
حضرت امام موسی ابن جعفر صادق علیہما السلام	بغداد و مقابر قریش معروف بہ کاظمین شریفین	زہر دادن ہارون رشید ملعون بنی عباسیہ
حضرت امام علی ابن موسی الرضا علیہما السلام	خراسان مقام طوس معروف بہ مشہد مقدس	زہر دادن مامون رشید ملعون
حضرت امام محمد تقی ابن علے ابن موسی الرضا علیہم السلام	بغداد کاظمین شریفین	زہر دادن معتصم لعین و شقی
حضرت امام علی نقی ابن محمد تقی علیہما السلام	سامرہ طیبہ معروف بسر من رائے	زہر دادن معتز امین ابن لعین
حضرت امام حسن عسکرے ابن علی نقی علیہما السلام	ایضاً در سر من رائے	زہر دادن معتمد ملعون ابن ملعون
حضرت صاحب العصر عجل اللہ فرجہ و سہل مخرجہ ابن حسن عسکری علیہما السلام	جائے غیبت سرداب بالا در سر من رائے متصل روضۂ آبائے آنحضرت ؑ	بظلم و ستم و ارادۂ قتل کردن متوکل لعین وغیرہ بنی عباسیہ علیہم اللعنۃ والعذاب الی یوم الحساب

دوم شہر رجب — حصۂ اوّل زاد الزائرین تمام شد — سنہ ۱۳۰۹ ہجری

حصہ دوم

زاد الزائرین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علےٰ محمد اشرف المرسلین وعلی ابن عمہ امیر المؤمنین ووصیّہ وخلیفتہ ووزیرہ علےٰ سید الوصیین وآلہ الطیبین الطاہرین المعصومین ولعنۃ اللہ علےٰ اعدائہم وظالمیہم وغاصبی حقوقہم اجمعین الی یوم الدین اما بعد بر رائے صاحبان ذہن وذکا مخفی ومحتجب نرہے کہ یہ چند اوراق مسمّٰے بہ زاد الزائرین حصہ دوم جو اجمالاً شامل ہیں حالات راہ سفر خراسان پر واسطے افادۂ سادات ومؤمنین سیّما زمرۂ زائرین مشہد مقدس غریب الغربا مسموم بسمّ جفا حضرت امام علی بن موسی الرضا صلوات اللہ وسلامہ علیہما کے اور آسانی وآگاہی منزل ومقام وحالات راہ کے حتی الامکان تحقیق کرکے مرتب وتحریر ہوئے ہیں واللہ الموفق والمعین وبہ نستعین ؎

واضح ہو کہ آداب وفضیلت زیارت آنحضرت کتب مبسوطہ مین بکثرت ہین خصوصاً تحفۃ الزائر مطبوعہ طہران جو ہر جگہ فی زماننا ارزان ممکن ہی اوسکو زیر نظر رکھنا اور اوسپر عمل کرنا انسب واولیٰ ہی کیونکہ وہ نہایت معتبر تالیف جناب ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ سے ہی اگرچہ بیاض ورسالہ زیارت مطبوعہ تبریز وطہران جابجا ملتے ہین علاوہ اسکے خدام کرام زیارت ہر آن پڑھا دیتے ہین مگر خود با شرائط آداب متوجہ ہونا باعث زیادتی اجر وثواب ہی اور اقل ثواب

زیارت اونحضرت کا یہ ہی جیسا کہ شاعر کہتا ہے

یک طواف مرقد سلطان علی موسی الرضا		ہفت ہزار و ہفتصد و ہفتاد حج اکبر است

غرضکہ بعد فراغ زیارت دورہ یعنے نجف اشرف و کربلاے معلے و کاظمین شریفین و سامرہ شریف کاظمین مین سب قافلہ زائرین جمع ہوتے ہین اور جسکو جہاں کا عزم ہوتا ہے چلے جاتے ہین اور خراسان جانیوالے بعد عید نوروز فصل بہار مین روانہ ہوتے ہین کیونکہ اس فصل مین سردی کم اور آمد فصل گرمی کی ہوتی ہے بلکہ مخصوصی نوروز کی نجف اشرف مین کرکے براہ کربلاے معلے کاظمین شریفین مین آکے نوروز سے ۳۰ یا ۴۰ روز کے بعد روانہ ہونا بہتر ہے تا راستہ بھی برف اور گل سے صاف و پاک اور خشک ہو اس مدت مین سامان سفر بخوبی درست کیا جاے

سامان ضروری سفر

سامان ضروری اختیار ہے کہ کربلاے معلے مین درست و تیار کرے یا معرفت خدام کرام کے کاظمین مین مہیا کرے جسکی تفصیل ذیل مین ہے مگر یہ متوسطین کے لیے ہے روسا و امرا و اغنیا کو حسب حال خود بالا لازم ہے کیونکہ لباس انکا بیش قیمت و عمدہ ہوتا ہے مثل ماہوت شکن و انواع و اقسام رنگ برنگ ہیک و بانات و شال وغیرہ کے اور نسوان کے واسطے چادر بیچہ زری وغیرہ کے اور شالی کمر بندی آبرو کی چیز متصور ہے اور فصل سرما مین کہ برف گرتی ہے پوستین ہا بزرگ پہنتے ہین۔

ہمراہی لباس و پوشاک وغیرہ

چند جوڑے لباس [illegible] گندہ مثل لنگلاٹ و مارکین و تنزیب وغیرہ کے مع عبا و قبا و عمامہ و کمربند کے مگر عمامہ و کمربند سید کو سبز و سیاہ اور غیر سید کو سفید چاہیے باریک و نازک لباس کجاوہ و محمل کی رگڑ وغیرہ سے پارہ پارہ ہو جاتا ہے اور وہان یہ لباس نسوان کا ہے اور عورات کے واسطے نقاب و برقعہ یا چادر بیچہ مع اوسکے لوازمات کے چاہیے کہ از سر تا پا مستور رہے کیونکہ وہان پالکی و ڈولی نہین ہوتی ہے لہذا ایک سوزنی و توشک اور دو تین تکیے اور ایک چادر کلان

دوری بھی ضرور ہی سواری کے وقت کجاوہ ومحمل پر فرش کرے اور تکیے چپ وراست وعقب رکھے
تاکہ رگڑ سے بچے اور منزل پر بھی استعمال مین لاوے اور چادر کلان حائل آفتاب سے کرے
یا عورت ہو تو نظر نامحرم وغیرہ سے حائل کرے علی ہذا القیاس چادر کلان سے چند کام نکلتے ہین

ظروف مسی وغیرہ

مثل مشہور ہی انچہ گیری مختصر گیری بنا برین ایک پتیلی مع سرپوش اور رکابی اور یا دیہ اور
آبخورہ اور آفتابہ یعنے لوٹہ سماور یا کیتلی اور ہزار پیشہ کہ وہ ایک صندوقچہ خانہ دار عجیب صنعت کا
ہوتا ہی کہ اوسمین چاءدان وپیالیان اور تشتریان اور قندان اور چاے وغیرہ جتنے کول کی بھی جگہ
رکھنے کی ہوتی ہی اگر یہ ممکن نہو تو دو تین پیالیان چینی صندوقچہ کوچک محفوظ مین کافی ہین اور
ایک سطارہ چرمی ورنہ شربگی مگر وہ اکثر ٹوٹ جاتا ہی اور جابجا خریدنا پڑتا ہی جو رسیان باندھکے
بذریعہ آہنی کانٹے کے کجاوہ ومحمل مین لٹکا دیتے ہین اور ہر منزل ومقام مین بہت کام آتا ہی
اور فانوس یا فنر مع چند شمع یا کبھی نفط جلانے والی کے اگر رفیق کجاوہ موافق مزاج ہو جیسے
احقر کے رفیق شفیق ہمکجاوہ مولوی سید محمد مہدی صاحب تھے تو یہ اشیاے مذکورہ شرکت
رکھنا خوب ہے کیونکہ جسقدر اسباب سبک وکم ہو سفر مین آسانی زیادہ ہی اور دو دو تین
تین منزل کے واسطے چاے وقند یا شکر اور تتن یعنے تمباکو خشک جو شطب ورسیل مین پیتے ہین
ہمراہ لینا چاہیے اگرچہ یہ سب چیزین جابجا ملتی ہین علاوہ انکے اکل وشرب کی چیزین اور
میوجات وفواکہات خشک وتر ہر جگہ ممکن ہین جیسا کہ عنقریب نقشہ ہر منزل ومقام سے
ظاہر وباہر ہوگا انشاء اللہ تعالی۔

حکمت

سامان ضروری سفر آخرت مثل کفن وکافور وسدر وپنبہ وغیرہ اور سفر زیارت کی درستی
ومہیا کرنیمین عاقل کو خود متوجہ ہو کر فکر وتدبیر کرنی چاہیے یا فہیم وآزمودہ کار کو جو کرتے
دیکھے یا سنے موافق اوسکے عمل کرے یا کسی شفیق کے بتلانے پر کار بند ہو تو بہتر ہوگا ورنہ

نقصان وضرر اور ندامت کا خوف ہی مثل مشہور ہی نقصان مایہ شماتت ہمسایہ۔

ملازم ہمراہی

اُمرا اور رُوسا کو اس سفر کو ہی مین محنتی وخلیق اور معتمد وامین خدا ترس اور فہیم ملازم ہمراہ لینے چاہیین جو نہ زیادہ مُسن وپیر ہون نہ کوچک وصغیر ہون ایسے ہون کہ کاروبار متعلق سفر کر سکین ورنہ اونہین کی خدمت کرنی پڑیگی اور سوہان جگر ہو گا۔

اور اگر جامہ شو ونائی اور باورچی بھی ہمراہ ہو تو مناسب ہے اور جو حقہ کا عادی ہو اوسکو خمیرہ وغیرہ تمباکو بقدر ضرورت اور ڈھاکہ کا نیچا کوئلہ بھی ہمراہ لینا چاہیے یہان بلاد مین نہین ہی مگر تمباکو کا علاوہ کرایہ ریل وجہاز کے بمبئی اور بصرہ وبغداد مین گمرک زائد ہی علاوہ اسکے روغن چنبیلی معطر عورات کے لیے ہمراہ رکھنا خوب ہی ورنہ عندالضرورت اس سفر مین تکلیف ہوگی۔

اقسام سواری مع کرایہ وغیرہ

عمدہ اور آرام اور عزت کی سواری امرا واغنیا کے واسطے تخت روان ہی جو مثل پالکی کے ہوتا ہی اوسکے آگے پیچھے دو قاطر لگائے جاتے ہین اوس پر سبک دو نفر اور سنگین ایک نفر سوار ہوتا ہی اگر عمدہ ہو تو ساٹھ روپیہ کو خرید کرتے ہین ورنہ پچاس یا چالیس تک بھی ملتا ہے اوس پر موم جامہ چسپان کرنا بہتر ہے اور اگر نسوان کی سواری کے لیے ہی تو پوشش وپردہ بالائی حسب حال اوسکے واسطے تیار کیا جاتا ہی اور آگے پیچھے فانوس بھی لگائے جاتے ہین۔ اور اسکے واسطے آٹھ یا چار نفر اکام عرب یا عجم کا ہوا ری تین تمن خشک فی نفر ملازم رکھا ہوتے ہین یہ لوگ اکثر پیادہ ہمراہ تخت روان کے چلتے ہین اور زمین فراز ونشیب مین اور پہاڑ ونہر قاطرون کے ساتھ ہاتھون ہاتھ نہایت ہوشیاری وچالاکی سے تخت روان لیچلتے ہین اور منزل پر اسباب کی حفاظت ودیگر کار وبار ضروری انجام دیتے ہین اور مالک کو راضی کرکے مثل قاطرچی کے ہر شہر مین طالب انعام ہوتے ہین اور بلا تامل پاتے بعد تخت روان کے عمدہ وآرام کی سواری کجاوہ ہی عمدہ ہر دو لنگہ پانچ روپیہ کو ملتا ہے

ورنہ چار تک بھی ممکن ہی اسمین چپ و راست دو نفر بیٹھتے ہین سائبان بھی ہوتا ہی اوسپر موم جامہ
مڑہتے ہین اور پوشش و پردہ بھی لگا دیتے ہین مرد و عورت کے لیے خوب ہی دن کی دہوپ
رات کی شبنم اور ہواے تند و خنک سے محفوظ رہتے ہین بلکہ بعض جگہ مطر یعنے باران اور جالو
یعنے تگرگ سے امن مین رہتے ہین خصوصًا بعض مقامات عراق عرب اور کردستان مین اولے
اکثر برستے ہین اسکے واسطے بھی ایک اکام ملازم رہنا ضرور بلکہ باعث راحت و سرور رہے اور
کجاوہ قاطر سے اگر غفلت ہو تو بھی شاذ و نادر گرتا ہی پس ہر شخص کو حتی الامکان بھی سوارے
اختیار کرنی لازم ہی حفظ بدن واجب ہی۔

بعد کجاوہ کے محمل ہی یہ عمدہ تین روپیہ کو ملتی ہی ورنہ کم ہی ممکن ہی اسپر بھی دو نفر سوار ہوتے ہین
اور اوسپر سائبان نہین ہوتا ہی اور اکثر گرتی ہی اور بدون امداد کے سوار ہونا محال ہی خصوصًا
اہل ہند کو کہ مہارت نشست کی نہین ہوتی ہی مقامات بلند مین قاطرچی جلو نشین باواز بلند
کہتے ہین او نشیب مین عقب نشین کہتے ہین جو اہل ہند ان الفاظ کے معنے نہین جانتے وہ دہوکا
کہاتے ہین جو جانے لگتے ہین وہ آگے یا پیچھے کہسکتے ہین آخر گر پڑتے ہین اور چوٹ کہاتے ہین
حالانکہ یہ مراد نہین ہی بلکہ بلندی پر چڑہتے وقت سنگینی بدن کو مقدم کرنا چاہیے اور نشیب مین
اوترنے کے وقت موخر تب محفوظ رہسکتا ہی بلکہ جو شخص وزنی زیادہ ہو وہ پشت قاطر سے
متصل رہے اور جو سبک ہو وہ جدا رہے یا کوئی سنگین چیز پاس رکھے تا محمل کی میزان برابر رہے
تو البتہ محفوظ رہیگا ورنہ اکثر گریگا اور چوٹ کہائیگا وہان کوئی عزیز و اقربا اور احباب یا نوکر
و ملازم جو سوار ہو اوسوقت کام نہین آسکتا ہی وہ مجبور ہی ہان اگر اپنے گہوڑے پر سوار ہو
یا پیادہ ہو تو اوٹھا سکتا ہی بشرطیکہ قریب ہو ورنہ یہ بھی دشوار ہے بہرحال اپنی ہوشیاری
عورت و مرد کو ضرور ہی۔ اور اوقات نماز مین قاطرچی قاطر ونکو ٹہراتے ہین اور اہل قافلہ
اوترکے جادہ سے علیحدہ فورًا نماز پڑہتے ہین ایسے مقام پر بھی اکام بہت کام آتے ہین۔
سفر تنہا مین یہ سواری غنیمت ہی بشرطیکہ اسباب خورجین کا کم ہو اگر دونون طرف خورجین پر بھی

توسوار ہوتا اور اوترنا بدون امداد کے اسپر بھی دشوار ہی علاوہ اسکے زانو چھلتے ہین رانون مین درد ہوتا ہی رات کو بیدار رہنا پڑتا ہی بعضے غفلت سے گرتے ہین کیونکہ قافلہ سرحد روم تک بسبب خوف وزد ورا ہزنون کے اور شہر کرمان شاہ تک بوجہ ہواے سرد کے دنکو چلتا ہی بعدہ برابر فصل گرما مین شبا شب قافلہ چلتا ہی اسلیے کہ ممالکت ایران ملک فارس مین نہایت امن و چین ہی دزد و راہزن کا فی زمانا نام و نشان نہین ہی کیونکہ دزدون کے ہاتھ بحکم السارق والسارقة فاقطعوا ایدیھما قطع ہوتے ہین اور راہزنونکو قتل کرتے ہین باوجود اسکے اگر کسی کی کوئی چیز کسی مقام پر کھو جائے تو فہرست اوسکی مع قیمت تھانہ مین داخل کرے بعد تحقیقات کے اگر وہ چیز ملی تو بجنسہ مالک کو پہونچا دیتے ہین ورنہ خزانۂ سرکاری سے قیمت دیکر رسید لیتے ہین بعدہ رعایا سے اوس مقام سے وصول کرتے ہین بازہم اپنی چالاکی وہوشیاری پر ضرور ہی کیون غفلت سے زحمت مین پڑے

در ایام عدل تو اے شہریار	ندارد شکایت کس از روزگار
بعہد تو مے بینم آرام خلق	پس از تو ندانم سرانجام خلق
جہانت بکام و فلک یار باد	جہان آفرینت نگہدار باد

اور تفصیل کرایہ کا یزد سے مشہد مقدس تک آمد و رفت کا نقشۂ ذیل سے ہویدا ہی اور ایک شہر سے دوسرے شہر تک بھی ہو سکتا ہی مگر اوسمین خرچ کی زیادتی اور تاخیر ہوتی ہی—

نقشہ کرایہ آمد و رفت

نام سواری	تعداد تمن	تعداد روپیہ کلدار
تخت روان	۶۰ تمن	یعنے ۲۴۰ روپیہ
کجاوہ	۳۰ تمن	یعنے ۱۲۰ روپیہ
محمل	۲۲ تمن	یعنے ۸۸ روپیہ
سرنشین	۱۵ تمن	یعنے ۶۰ روپیہ

قاعدہ چروہ داروں کا یہ ہے کہ جو شخص واپس نہ آوے یا دوسری راہ سے چلا جاوے
تو دو ثلث مال چروہ دار کا ہے مثلاً دو ثلث کرایہ کہ جو وہ بیس تومن ہوے جو حق قاطرچی ہے اگر کرایہ
بدون دلال کے طے ہو سکے تو اس سے کسیقدر کم بھی ممکن ہے۔

مکاری یعنے چروہ دار

چروہ دار عرب و عجم کربلاے معلی و کاظمین شریفین وغیرہ میں برادران ایمانی بکثرت ممکن ہیں
اور خدام کی معرفت اونسے سب امور طے ہوتے ہیں اور اونسے جو اقرارنامہ معمولی مہری کسی
عالم اور خدام کے تحریر ہوتا ہے بیرون شہر پہونچکر اوسپر عمل نہیں کرتے ہیں جو جی چاہتا ہے وہی کرتے ہیں
مگر پھر بھی یہ دو شرطیں زیادہ کرنی مناسب ہیں اول تقرر مدت دوم تعیین انعام کیونکہ چروہ دار
جہانتک سبزہ چراگاہ پاتے ہیں وہانتک چلکر کے جہان چاہتے ہیں مقام یعنے لنگ ایک دو روز کا
کرتے ہیں جسکے سبب سے طول سفر ہوتا ہے اور مصارف بڑھتا ہے اور شہروں سے بزرگ دنیا ہی میں
اثنای سے طالب انعام اور متوسلین سے حق سلامتی مانگتے ہیں اور عرب بھی نقدین کچھ
طماع اکثر کے خوب اور رفتہ کے تماس لیتے ہیں اور عجم بھی جفاکش اور خلیق ہیں اور طالب
انعام نہیں ہوتے ہیں اور اگر کچھ دیا تو خوش ہوتے ہیں حتی الامکان اوس چروہ دار سے
معاملہ کرنا چاہیے جسکے پاس ۳۰ یا ۴۰ یا زیادہ قاطر ہوں کیونکہ اوسمیں چند فائدے متصور ہیں
اولی یہ کہ اگر کجاوہ وغیرہ کا قاطر عیب یا لنگ ہوا تو صرف بار و اسباب کا قاطر بدل سکتا ہے
اس سفر دور و دراز اور کوہی کے قاطر دبلے پتلے اور قیمتی ہوتے ہیں اور ہم رنگ موافق رنگ ورفتار کے
ہر ایک کا نام معین ہوتا ہے اپنی سواری کے قاطر کو خوب پہچان رکھنا چاہیے تاکہ کسیوقت بدل نہ جاوے
اونکی گردون میں بزرگ گھنٹے ہوتے ہیں اور یکے چاؤش یابو ہوتا ہے اوسکو چاؤش کہتے ہیں جسکے
ساتھ ایک شخص راہبر ہوتا ہے اور اوسکے عقب میں باقی قاطر چلتے ہیں جہاں وہ ٹھہرتا ہے سب
ٹھہر جاتے ہیں ممکن نہیں ہے کہ بجز قاطرچی کے کوئی دوسرا اونکو روک سکے اسلیے کہ اونکی لگام
اور نہ رکاب ہے اور [illegible] ساتھ قافلہ میں آگے ایک سوار ہوتا ہے جسکو چاؤش

کہتے ہین وہ ورود وسناقب با واز شیرین پڑہاکرتا ہی اور چیرہ وہ دار اوسکا مطیع ہوتا ہی جہان پر وہ
مناسب جانتا ہی وہین پر منزل کرتے ہین کہ اوسکو ہر منزل و مقام و آبادی کا حال معلوم ہوتا ہے
جیسا کہ نقشۂ ذیل سے ظاہر ہوگا اگرچہ وہ منازل ہین جہان ہمارے قافلہ کے چاؤش و چیرہ دار نے
منزل کیا ہی جسمین عرب و عجم و ہندی مرد و زن دو سو نفر تھے اور سردار قافلہ والدۂ ماجدۂ جناب
سید علی نواب صاحب کی تھین اور ہر چیرہ دار کے آٹھ آٹھ دس دس نوکر ہوتے ہین اور اکثر
وہ قوم کرد سے ہوتے ہین جنکو وہ اتیام کہتے ہین اونکو راضی رکھنا باعث راحت و آرام ہے
یعنے اونکو شہرہاے بزرگ مین ہو سکے بطور انعام ایک ایک قران دیوے۔

اطلاع ضروری

نقدی روپیہ کلدار ہمراہ رکھنا نہ چاہیے بقدر ضرورت صرافان کاظمین ع سے قران جرخی سکہ نقد
ایرانی ہمراہ لینا چاہیے مابقی کی ہنڈوی تاجران عجم کی جنکو دادوستد تاجران طہران و خراسان سے
ہو بذریعۂ خدام لینی چاہیے اور نوٹ انگریزی ہمراہ لینے مین پانچ روپیہ فی صدی نقصان ہوگا
بلکہ نوٹ بمبئی کا بغداد مین بخواہش بکتا ہی اور فی صدی موافق نرخ بازار کے دو یا تین روپیہ
زیادہ ملتے ہین مگر یہ زیادتی تبدیل قران جرخی مین محسوب ہوتی ہی جب یہ سب سامان درست
ہوتا ہی تو قافلہ کاظمین ع سے کوچ کرتا ہی چونکہ فصل بہار مین دریاے دجلہ بسبب طغیانی دریاے
عجم کے جو قریب خان سنجار کے دجلہ مین گرتا ہی بہت بڑھ جاتا ہی اور بغداد وغیرہ مین سیلاب آتا ہی
اور جسر بغداد مکسور ہوتا ہی اسلیے حتی الامکان وسط فصل بہار مین روانگی بہتر ہی اگر جسر بغداد
جو کشتیون کا ہی قائم ہو تو اوسپر ورنہ بمقام معظم محاذی کاظمین ع قفون پر عبور کرتے ہین ہر حال
دونوں حالتون مین فی کجاوہ کچھ قمری محصول لیتے ہین اور قافلہ چند ساعت مین دریا پار
اوتر کے مع الخیر سوار ہوکر روانہ ہوتا ہی جب بفضل الٰہی اور تائید غیبی اور طلب اپنے آقا کی
ہوتی ہی تو توفیق رفیق شفیق ہو جاتی ہی اور مدتون کی امید بر آتی ہی جیسا کہ اشعار ہذا
سے ظاہر ہے

درایام جاه عالم پناه	شه ناصرالدین خسرو کلاه
روان گشتم از راه صدق و صفا	بپابوس سلطان ضامن رضا
که شاه خراسان بود نام او	که بر خلق شد واجب اکرام او
بدین ذره هم لطف حق گشت یار	درین ره شدم از دل جان نثار
الٰهی بهر شیعه را کن نصیب	شود آستان بوس شاه غریب

نقشہ منازل بقیہ عراق عرب ماتحت روم

نام منزل	تعداد فرسخ	حالات اجمالی مفید مسافر
خان بنی سعد	کاظمین سے ۵ فرسخ	آبادی کم باشندہ عرب ہین نان و خرما اور پنیر ممکن ہی اوس پار دریا کے کاروان سراے کہنہ وقفی شاہ عباس مرحوم کی ہی ابوالخان یعنے دالاندار فی نفر فی یوم نیم قمری کرایہ لیتا ہی۔
یعقوبیہ	خان بنی سعد سے ۴ فرسخ	آباد و بازار بھی خوب ہی ہر چیز ملتی ہی کنارہ دریاے عجم پر واقع ہی جسر کشتیونکا ہی فی نفر ایک دو قمری اوتروائی لیتے ہین بکرایہ یہان بھی سراے مین اوترتے ہین۔
خان خورشید معروف بابو حبیرہ	یعقوبیہ سے ۳ فرسخ	غیر آباد و صرف ایک دکان ہی اشیاے ضروری اکل و شرب کی کمیاب اور مقام خوفناک ہی آخر روز سے باہر جانا دشوار ہی ابوالخان یعنے دالاندار وغیرہ متعصب ہین کرایہ سراے مین تکرار کرتے ہین یہان سے سرحد تک خوف دزدان وغیرہ ہی اسلیے سوار جنکو سرباز کہتے ہین حفاظت کے لیے اس مقام سے مالدار لوگ ہمراہ لیتے ہین اور فی نفر فی یوم دو قران خوراکی دیتے ہین اور وہ سرحد تک پہونچا دیتے ہین اور وقت رخصت کے دو تین قران فی نفر انعام پاتے ہین۔

خان شہروان	ابوجبرہ سے ۳ فرسخ	آبادو بازار بھی خوب ہے ضروری چیزین اکل وشرب کی ملتی ہین ماست یہانکا مثل ستیپ کے عمدہ اور بکثرت ہے کاروان سرائے متعدد ہین کرایہ فی نفر کہین ایک قمری کہین دو قمری ہے اور یہان آب چاہ نہایت شیرین ہے۔
خان خسروان سروقبہ قیصر آباد	شہروان سے ۹ فرسخ	آبادی کم ہے کاروان سرائے متعدد ہین کرایہ بھی مختلف ہے اشیاے ضروری ملتی ہین یہان کی راہ پست وبلند ہے جبال یہانسے شروع ہوتے ہین۔
خانقیہ	قیصر آباد سے ۴ فرسخ	خوب آبادی ہے ہر چیز بازار مین ملتی ہے قہوہ خانہ بھی آراستہ ہین درمیان آبادی کے دریاے عجم نہایت سرد وشیرین واقع ہے جسپر پختہ وعمدہ تاجران عجم کا بنوایا ہوا ہے یہان تذکرہ فی نفر ایک قران لیا جاتا ہے قمری یہین یہان سے نقصان شروع ہوتا ہے راہ جبلی کسیقدر خوفناک ہے سفیر روم وایران یہان دونون رہتے ہین یہانسے ڈیڑھ فرسخ کے بعد سرحد روم ختم ہے وہان ایک دمدمہ بنا ہے اوسمین چند سپاہی روم کے ہین یہان سے خاک مائل بسرخی ہے گویا قبول ولایت حضرات ائمہ علیہم السلام سے سرخرو ہے اور بعض بعض مقامات مذکورہ مین بازارین مسقف پختہ ہین۔

واضح ہو کہ منازل مذکورہ مین اگرچہ عرب ہین مگر بعض بعض جگہ دکاندار عجم بھی ہین اور بوجہ قرب اقلیم فارس کے زبان فارسی بھی اور زبان دانی مسافر کے لیے بھی نہایت مفید ہے اور اوزان اور سکۂ مروجہ کو جاننا اولی وانسب ہے ورنہ داد وستد مین ناواقف لوگ نقصان اوٹھاتے ہین یہ کچھ ضرور نہین ہے کہ ہر مقام کے اہل بازار خوف فساد کرین اسلیے کہ سرحد و نیز ایک دو منزل ادھر اودھر فریقین کے لوگ بستے ہین۔

نقشہ اسماے اوزان فارس

من تبریز	یعنی ½ ۲ حقہ استنبولی	
چارک	یعنی ۳ وقیہ ۱۱ نے ثار	
سیر	یعنی ۱۷ مثقال	
مثقال	یعنی ½ ۳ ماشہ	

نقشہ اسماے سکۂ فارس

تومان	یعنی یک اشرفی	صعہ/ ۴
تمن	یعنی ۱۰ قران	للعہ/
ریال	یعنی ۱ قران ۵ پول	[illegible]
قران جری	یعنی ۲۰ یا ۲۱ شاہی	[illegible]
نیاباد	یعنی نیم قران	۳ / ۱۲
شاہی نقرئی	یعنی ۶ پول	۶ دام
شاہی مسی	یعنی ۲ پول	۳ دام
پول	یعنی نیم شاہی	۱۳ دام

واضح ہو کہ ہر ملک کا تلفظ و محاورہ اوزان وسکہ کا جدا بھی ہی اور جری ابو القران بھی ہوتا ہی وہ دو قران کو کہتا ہی اور سکۂ مروجہ سابق اصفہان و ہمدان و تبریز و خراسان بلکہ ہرات کا بھی اکثر جگہ جاری ہی—

نام و اقسام میوۂ فارس

انگور چند قسم	انار	کشمش	پستہ	منقے	بادام	زرد آلو	خربوزہ	ہندوانہ یعنی تربوزہ	
سیب	بہی	ناشپاتی	شفتالو	انجیر	جوز یعنی گردو	آلوچہ	آلو بالو وغیرہ		

انواع و اقسام کے میوجات بکثرت وارزان ہیں اور ترکاریان بھی اکثر اقسام کی ملتی ہیں جسطرح ملک عراق عرب مین اکثر تاجر و دکاندار یہودی ہین اسیطرح فارس مین آتش پرست اور یہود ہین مگر تر چیزونکے فروخت کرنے کا اونکو حکم نہین ہی اور زبان ولباس حسب رواج ملک نہے بقول مشہور جیسا دیس ویسا بھیس تب اہل ہند کو بھی لازم ہی کہ اقلاً لباس بالائی اپنا مثل رواج ملک کے استعمال کرین مثل قبا و عبا یا لبادہ اور کمر بند و عمامہ کے ورنہ بازارون مین انگشت نما ہوتے ہین خصوصاً اگر کوئی سستی کا جل لگاکے اور تین کمرپٹی کا انگرکھا پہنکے اور دوانگل کی ٹوپی سر پر رکھ کے اور شارب و ریش منڈواکے طرفہ یہ کہ علاوہ برین جوتیاں پہنکے تو پورا بن مانس متصور ہوتا ہی اور لوگ جمع ہو کر تماشا کرتے ہین ایسا سادہ لوح نہین جانتا ہی

کہ لباس سے حفظ بدن و آبرو ہی ادنی یہ ہی کہ پگڑی سے بوجہ ہوائے سرد کے نزلہ زکام اور درد سر وغیرہ سے محفوظ رہتا ہی اور عزت کی چیز ہی ملک فارس مین شہری لوگ مثل لکھنؤ کے خوش وضع وخوش پوشاک اور خلیق ہین گو گھر مین فاقہ ہو مگر باہر لباس عمدہ حسب حال پہنکے نکلتے ہین واقعی خوش وضعی وخوش پوشاکی اور صفائی بدن خوب ہی۔ اگر باطن بھی صاف و پاک ہو تو سبحان اللہ اس سے بہتر کیا ہی۔

نقشۂ منزل ومقام ملک کردستان ماتحت ایران

نام منزل	تعداد فرسخ	حالات اجمالی مفیدۂ مسافر
قصر شیرین	خانقیہ سے ۵ فرسخ	راہ پست وبلند کوہی سنگلاخ ہی جا بجا چشمے آب سرد وشیرین کے جاری ہین قصر شیرین جو خسرو نے اوسکے لیے بنایا تھا سنگی اور بزرگ ہی کہنڈرے اوسکے ہنوز باقی ہین آبادی درمیان پہاڑون کے لب دریا واقع ہی باغات شاداب وخوشنما جاے دلپسند وسیرگاہ ہی بقول سعدی تر دہ مینا بر خاک ریختہ وعقد ثریا از تاکش آویختہ۔ روضۃ ماء نھرھا سلسال دوحۃ سجع طیرھا موزون :: وقلعۂ شاہی سنگین بلندی پر دامن کوہ مین ہی اوسمین حاکم وفوج ہی کاروانسراے شاہ عباس مرحوم وقفی سنگین وکہنہ ہی مسافرین مساکین اوسمین اوترتے ہین اور چند کاروانسراے دیگر ہین اوراً فی نفر فی یوم ایک شاہی کرایہ لیتے ہین کل چیزین اکل وشرب کی ملتی ہین شیر گاؤ بکثرت وارزان ہی بجلی کا آرد گندم جو آمیز ملتا ہی قریب تین سے لوگ بستے ہین زبان فارسی کردی ہی یہان مال تجارت و لوکا گمرک لینے چونگی لیتے ہین۔
سرپل ذہاب	قصر شیرین سے ۵ فرسخ	جانب مشرق ہی راہ پست وبلند سنگلاخ ہی قریہ آباد ہی قوم کرد قریب تین سے لوگ بستے ہین زبان فارسی کوہی ہی اکل وشرب کی چیزین ملتی ہین قلعہ شاہی سنگین بنا ہی چند ضرب توپ دم دروازہ ہین کاروانسراے شاہ عباس

		مرحوم کی بخیتہ و کہنہ ہی اوسکی مرمت ہو رہی ہی اور اوسکے دروازہ پر قہوہ خانہ ہی نہرین آب سرد و شیرین کی جاری ہین یہان حمام بھی ہی جسپر عمدہ و بخیتہ بنا ہے باغ سرسبز و شاداب ہی ابتدا سے فصل بہار مین سیرگاہ عام ہوتا ہی یہان حکیم و منجم ہندی کی خواہش ہوتی ہی اور پول شاہی جرجی کا چلن ہی قمری پول رومی کوئی نہین لیتا ہی حاکم کی جانب سے حفاظت زائرین اغنیا کیواسطے پہرہ مقرر ہوتا ہی اونکو وقت رخصت کے تین چار قران بطور انعام دیتے ہین اگر نہ دین تو وہ طالب بھی نہین ہوتے ہین دیگر کاروانسراے مین فی نفر ایک شاہی کرایہ لیتے ہین ۔
پاے طاق معروف بہ کوہ غوا	سرپل ذہاب سے ۳ فرسخ	یہ دامن کوہ مین نیچے ہی اور میان طاق بالاے کوہ ہی درمیان مین دو فرسخ کا فاصلہ ہی راہ کوہی سنگلاخ اور پست و بلند ہی چند چشمے مین ہو کر گذر ہوتا ہی اکل و شرب کی چیزین ملتی ہین دنبہ و مرغ ارزان ہین قوم کرد اکثر علی اللہی بستے ہین مقدسین اونسے پرہیز کرتے ہین پاے طاق مین کاروان سراے تمام کرایہ فی نفر ایک شاہی ہی میان طاق مین سراے وقتی بخیتہ ہی اور وہ آبادی پاے طاق کیجانب مشرق کہنہ سنگ ہین پہاڑ و نکے نیچے سے چشمے آب سرد و شیرین و ہاضم کے جاری ہین جابجا پنچکیان چلتی ہین عجب سیرگاہ قدرت خدا نمایان ہی یہان چڑہائی پہاڑ کی ہی جہان پر طاق فرہاد سنگی بنا ہی اس مقام پر ایک فرسخ تک پیادہ چلنا انسب ہی ورنہ خوف گرنیکا ہی
کرند	پای طاق سے ۵ فرسخ	آبادی ہی نان و گوشت و مرغ وغیرہ اکل و شرب کی چیزین ملتی ہین علی اللہی اکثر بستے ہین دو تین کاروانسراے تمام ہین کرایہ فی نفر ایک شاہی لیتے ہین لیکن علیکہ ہید نفر ایک حجرہ مین اوترین ورنہ

		فی حجرہ نیم قران ہی چشمے آب سرد و شیرین کے ہرطرف جاری ہین زمین کسیقدر نمناک ہی قاطرون کے پاؤن دہستے ہین دو سرے آبادی دامن کوہ مین بلندی پر ہی ہرطرف پہاڑ ہین وسط فصل بہار مین اونپر برف نمایان ہی جسکے سبب سے ہوا سرد رہتی ہی وہان بعضے دکاندار یہودی ہین روز شنبہ دکان نہین کہولتے ہین بلکہ تعطیل کرتے ہین یہانکے آہنگر صناع ہین قند شکن اور دست پناہ وغیرہ خوب بناتے ہین یہان ٹیلیگراف خانہ یعنے تارگھر بھی ہے زبان کلاً فارسی ہی۔
ہارون آباد	کرن سے ۲ فرسخ	راہ کوہی ہرطرف پہاڑ ہین بعض جگہ آب و گل ہی اور چشمے آب سرد و شیرین کے جاری ہین قوم کُرد آباد ہین نان گندم شیر گاؤ و بز اور مرغ و تخم مرغ وغیرہ اکل و شرب کی چیزین ارزان ملتی ہین کوئی حاکم لب نہر ہے کاروان سرائے شاہ عباس مرحوم کی بنہ پختہ ہی دیگر کاروان سرائے بھی ہین وہان والان دارشیکہ دار کی معرفت سے ضروری چیزین خرید کرتے ہین علاوہ اسکے فی نفر ایک شاہی کرایہ لیتا ہی یہان کے قالیچہ و جراب اچھے نہین ہین مشہور ہے کہ یہ قریہ ہارون رشید لعین نے بسایا ہی۔
حسن آباد معروف بہ زیر نعل شکن	ہارون آباد سے ۳ فرسخ	آبادی کم قوم کرد بستے ہین لب نہر شیرین واقع ہی زبان فارسی کوہی ہی اثناے راہ قریہ متصل ہین نان و پنیر اور شیر گاؤ اور مرغ اور تخم مرغ کے سوا اور کچھ نہین ملتا ہی قریب اسکے اوتار نہایت دشوار سنگین ہی پتہر اوسکے شکل خنجر معلوم ہوتے ہین عبور کے وقت قاطرونکے نعل شکستہ ہوتے ہین اسیوجہ سے باسم نعل شکن مشہور ہے یہانپر بھی

		پیادہ ہونا انسب ہی یہان کی آب وہوا خوب ہی مقام فصل بہار مین سبزہ زار ہی کاروانسراے کہنہ ومنہدم ہے اس سبب سے مسافرین خانہاے اہل قریہ مین بکرایہ اوترتے ہین ایک نفر سے ایک شاہی لیتے ہین بشرطیکہ چند نفر ایک مکان مین اوترین ورنہ ایک قران دینا پڑتا ہی۔
تا آردشت	نعل شکن سے ۴ فرسخ	راہ پست وبلند ہر طرف پہاڑ ہین بعض جگہ آب وگل ہی چشمے سرد وشیرین جابجا جاری ہین بعض پہاڑون پر وسط فصل بہار مین برف نمایان ہوتی ہی جسکے سبب سے ہوا سرد وخناک ہوتی ہی یہان ایک کاروانسراے پختہ اور جسر عمدہ وقفی کسی تاجر کی بنوائی ہوئی ہی نان گندم وگوشت اور مرغ وتخم مرغ اور دوغ وماست اور ہیزم بقیمت مناسب ملتا ہے آب وہوا خوب ہی۔
شہر کرمان شاہان	تا آردشت سے ۴ فرسخ	راہ پست وبلند سنگلاخ ہی چشمے آب سرد وشیرین کے جاری ہین باغات بکثرت سرسبز وشاداب ہین مکانات پختہ ہین بازارین اکثر مسقف ہین یہ شہر قدیم خوب آباد ہی گرد اسکے پہاڑ ہین بعض پر برف اس فصل مین نمایان رہتی ہی حکام مالی وملکی اور سفیر روم وایران موجود ہین اور قلعہ وتوپخانہ اور نوبت خانہ شاہی عمدہ ہی اور مساجد وماتم سراے وکاروان سراے متعدد ہین ہر سراے مین فی نفر فی یوم ایک شاہی کرایہ لیتے ہین اور علما اور فضلا وطلاب اور مدارس بھی ہین اکل وشرب کی چیزین اور لباس وجامہ وغیرہ اقسام وانواع کی بکثرت وارزان ہین ایسی ارزانی کہین نہین ہی اور تسبیح کرمان پختہ رنگ بہ رنگ کی اور قالین وجراب اور شال گندہ مشہور ہی اور ادویہ بھی ممکن ہین یہان گندم چند قسم کی ہوتی ہی شیر برنج وسر شیر یعنی بالائی وشیر وماست

بقیہ حالات شہر کرمانشاہ

وہ دو رخ بھی ارزان ہے ایک پول کو اتنی برف ملتی ہے کہ دس نفر سیر ہون
ملک کردستان مین یہ شہر صدر مقام ہے آب و ہوا خنک و خوب ہے چاے کا
استعمال نہایت مفید ہے چاے سادہ چاے دارچینی و ثعلب بکثرت بکتی ہے
اور نرخ اوسکا مختلف ہے یہان تین چار دن یا زیادہ مقام ہوتا ہے
او قاطرون کی نعل بندی اور کجاوہ او محملو نکی مرمت ہوتی ہے یہان
توپخانہ کے پاس محکمہ گمرک ہے مال تجارت ونو کا محصول او رصرف
اہل عرب سے تذکرہ لیا جاتا ہے الدار کو اپنے مال کی سند راہداری
لینی چاہیے ورنہ روز روانگی دقت ہوگی یہان سے جانب مشرق ایک
فرسخ کے فاصلہ پر طاق بستان نہایت عمدہ سیرگاہ دلپسند جگہ ہے
وہان طاق سنگین اور حوض بزرگ ہے اور اوسمین پہاڑ کے اندر سے
ایک نہر آب صاف و بارد کی گرتی ہے اور اطراف و جانب ملک اکثر
خانہاے شہر مین اسیکا پانی جاری و مستعمل ہے مشہور ہے کہ یہ نہر فرہاد
جو شیرین کے واسطے پہاڑ کاٹ کے لایا تہا اور زراعت خوب ہے میوہ
وسط بہار مین خام ہوتا ہے — اہل شہر اکثر تاجر و اہل حرفہ اور دکاندار
ہین شمع تبریزی و بغدادی مثل کافور نہایت سفید و عمدہ ہین اور ٹیلیگراف
خانہ و چیپر خانہ یعنے ڈاکخانہ بہت عمدہ ہے اور حمام متعدد ہین وہان
دلاک بہی ہوتا ہے سر تراشی کی دو شاہی اور کیسہ کا نیم قران اور
نورہ کی ایک شاہی اور غسل کی ایک یا دو شاہی لیتے ہین اور خضاب
وحنا کا نیم قران لیتے ہین حمام سے انسان گویا نوجوان ہوکے نکلتا ہے
کلفت سفر اور کثافت بدن سے تازہ اور پاک و صاف ہوتا ہے حمام بہت بزرگ
مردانہ و زنانہ جدا جدا ہوتے ہین —

قہوہ خانہ	کرمان شاہ سے ۴ فرسخ	یہ منزل غیر مشہور ہی راہ ہموار گرد پہاڑ ہین بعض پر اس فصل مین برف نمایان ہوتی ہی اکثر ہواے سرد و تند چلتی ہی چشمے جاری ہین جسر عمدہ بنا ہی دامن کوہ میدان مین مقام ہوتا ہی یہان ایک قہوہ خانہ ہی بجز چاے و حطب یعنے ہیزم کے کوئی چیز نہین ملتی ہی قریہ دو فرسخ دور رہتا ہی اسلیے شہر سے نان و نانخورش مثل کباب وغیرہ کے ہمراہ لینا چاہیے یہان شکو سواے پاسبانی کرتے ہین اغنیا و امرا اونکو فی نفر ایک یا دو قران انعام دیتے ہین بشرطیکہ یہان مقام ہو۔
بے ستون	قہوہ خانہ سے ۴ فرسخ	راہ ہموار ہی آبادی متوسط اکل و شرب کی چیزین نان و گوشت مرغ و تخم مرغ و دوغ و ماست وغیرہ ملتا ہی چشمے آب سرد و شیرین کے جاری ہین کاروانسراے پختہ جو عہد شاہ سلیمان مرحوم مین شیخ علیخان حاکم نے بنوائی ہی دامن پہاڑ مین ہی اور اس بے ستون نام پہاڑ پر جانب راست تصویر شیرین و فرہاد کی ہی گیارہ دیگر تصاویر کے کندہ ہین بعد اسکے ایک تصویر درویش کی ہی اور جانب چپ فرہاد نے کس صنعت سے پہاڑ کاٹا ہی مشہور ہے کہ قصر شیرین بنانے کا قصد تھا مگر ناتمام رہا نشان کلنگ ہر سنگ پر ابتک نمایان ہے قریب اوسکے ایک طاق بزرگ شیخ علیخان نے بنوایا ہی اوسپر بعد بسم اللہ کے بارہ سطرین کندہ ہین بسبب بلندی کے پڑھا نہین جاتا ہی تحت مین اس پہاڑ کے چند چشمے آب سرد و شیرین و صاف کے جاری ہین قدرت الٰہی کا ظہور ہی گویا نور کے جلے نور ہی نہایت علف زار و شاداب و خوشنما جگہ ہی لب نہر درخت ہین برگ درختان جو چند سے پانی مین رہکے خشک ہوسے ہین تو اونکو دیکھکر صنعت صانع حقیقی کا یقین بڑھ جاتا ہی

		برگ درختانِ سبز در نظرِ ہوشیار ہر ورقے دفتریست معرفتِ کردگار ہر گیاہے کہ از زمین روید وحدہ لا شریک لہ گوید قاطرچی بخوشی قاطروں کو چرانے پھرتے ہیں مشہور ہے کہ عقب کوہ بلندی پر شیرین و فرہاد کی قبر ہے سرائے سے وہاں تک تین فرسخ ہیں
صفحہ	پہلے سقوتی سے ۴ فرسخ	راہ ہموار مقام آباد ہے باغات میوہ دار شاداب ہیں اکل و شرب کی چیزیں اکثر ملتی ہیں نہرہائے شیریں اور چشمے پہاڑوں سے جا بجا جاری ہیں دو جگہ جسر پختہ بنے ہیں کاروانسرائے پختہ جدید حاجی اسد اللہ کاشی کی بنوائی ہوئی ہے اور حمام و مسجد بھی ہے اور چکیاں بکثرت ہیں اور قہوہ خانہ اور چند دکانیں دروازۂ سرائے پر ہیں اثنائے راہ چند قریے ہیں قوم کُرد بستے ہیں لباس بالائی اونکا لبادہ و کلاہ نمدے ہے بعض دیہات میں علی اللّٰہی بستے ہیں جنسے مقدسین پرہیز کرتے ہیں یہ لوگ اس فصل آخر بہار میں اپنے گھروں میں نہیں رہتے ہیں بلکہ تمام ملک کے دہقانی خیموں اور کمل تا نکر باغات وغیرہ میں رہتے ہیں اور زراعت کی حفاظت کرتے ہیں اور فراش یعنے پیادے بھی حاکم کی طرف سے حفاظت کے لیے مقرر ہوتے ہیں۔ واضح ہو کہ مقامات مذکورہ میں شخماطہ کاغذی ڈبیا مال سبیل و شطب و چوب گب تمباکو خشک جیسے تلن شا ور کھتے ہیں اور کبریت یعنے ڈبیا دیا سلائی مال شمع و چراغ اور شمع اور نفط آباد جگہ ملتا ہے دیہات میں کمیاب ہے مگر کرا یعنے مکھن دوغ و ماست اور شیرینہ و شیر گاؤ بہت ملتا ہے علاوہ زراعت گندم و جو وغیرہ کے مسموع ہوا کہ اقلیم فارس میں معدن طلا و نقرہ طرف تبریز کے ہے جہاں

		حاکم مظفرالدین شاہ ولیعہد دام اقبالہ ہین اور اہل ملک باشندہ ترک سب برادران ایمانی اور زبردست قوم آباد ہی اور معدن نفط طرف شستر معدن سنگ مرمر و سنگ یشب طرف قم معدن سنگ آسیا طرف سلطان آباد و دولت آباد کے ہی اور معدن نمک بھی اوسیطرف ہی اور معدن مس طرف یزد اور معدن آہن طرف مازندران او معدن سرب یعنے رانگا طرف بندرعباس اور معدن الماس طرف ملک کلا کرسون اور معدن فیروزہ طرف نیشاپور کے ہی اور بیرنج چند اقسام پیدا ہوتا ہی عمدہ و سکندری و عنبر بو ہی

منازل عراق ملک عجمستان

شہر گنگوار	صحنہ سے ۵ فرسخ	راہ پست و بلند بعض جگہ سنگلاخ ہی اثنائے راہ دیہات دامن کوہ مین واقع ہین چشمے آب سرد و شیرین جابجا جاری ہین گرد بعض پہاڑ و نیز برف نمایان ہی ہوا سرد و خنک ہے آخر فصل بہار مین ہوتی ہے یہ مقام خوب آباد ہی اکل و شرب کی چیزین مثل نان تازہ و گوشت اور شیر و پنیر اور کشمش وغیرہ کے ارزان ملتی ہین کاروانسراے متعدد ہین کرایہ فی نفر ایک شاہی لیتے ہین اور تین چار حمام بھی ہین اور ایک مسجد جامع پختہ و بزرگ ہی قلعہ شاہی پہاڑ پر ہے وہان افسر فوج اور چند پیادے رہتے ہین گرد اسکے چند دہ ہین اور باغات مین درخت انگور و گردو یعنے اخروٹ کثرت سے ہین اور درخت چنار نہایت بزرگ ہین بیرون آبادی متصل مسجد جامع سرراہ کاروان سراے پختہ و کہنہ ہی وسط بازار مین روضہ سید ابراہیم بن عبداللہ بن حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کا ہے

		زیارت و دعاے ان تعظیماً و اکراماً مثل روضۂ پسران حضرت مسلم کے تختی پر آویزان ہے مشہور ہے کہ یہ بزرگوار عہد بنی عباسیہ مین شہید ہوے تھے متصل روضہ ایک مسجد پختہ بنی ہے بیرون مسجد چشمہ آب سرد و شیرین و صاف و ہاضم جاری ہے اس مکاسے مین قول شاعر صادق آتا ہے کیونکہ یہ پانی نہایت سرد و شیرین اور صاف و پاک اور ہاضم ہے نعمت فراوان غلہ ارزان برف بھی وافر ہے
		آب بہتر ہزار بار زمے — عرب و بیابان ملخ میخورند ‖ و من الماء کل شیٔ حی — سگ اصفہان آب یخ میخورند
		احکام واضح ہو کہ یہان تک قبلہ مثل عراق عرب کے تھا یعنے سمت جنوب تھا اب مائل بدست راست ہے چنانچہ مساجد و قبور مؤمنین سے قطب نما کے ذریعہ سے دریافت ہو سکتا ہے اور قطب نما کا ہمراہ رکھنا مقدسین کو لازم ہے۔
برست بید	کنگوار سے ۱۰ فرسخ	راہ ہموار کوہی ہے آب برف ہاضم جاری ہے یہان نان اور تخم مرغ اور دوغ و ماست اور کشمش وغیرہ ممکن ہے اور مرغ کم ہین مکان اکثر پختہ و کہنہ ہے دیگر کاروانسرائے متعدد دیکرایہ ہین فی نفر ایک شاہی والا نذر لیتا ہے اثناے راہ دیہات بہت ہین اونچین درخت میوہ جات بھی ہین ہوا آخر بہار مین بارد ہوتی ہے جو و گندم ارزان ہے باشندہ سب برادران ایمانی ہین یہان عترت حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سے سید پیر علی کا روضہ جانب مغرب دامن کوہ مین ہے زیارت تعظیماً و نام تحریر تختی پر آویزان ہے یہان قران چرخی سکہ تو شاہی ۲۰ شاہی کو بکتا ہے۔

شوق آباد	پرست سے ۴ فرسخ	راہ پست و بلند بعض جگہ سنگلاخ ہی چارون طرف پہاڑ ہین آخر بہار مین بعض پر برف نمایان ہوتی ہی ہوا سرد رہتی ہی جا بجا آب برف جاری ہی اور جسر عمدہ بنا ہی یہ مقام حال مین برادرزادہ شاہ نے آباد کیا ہی جو والی ہمدان ہین اور ہمدان حسین آباد و شوق آباد سے ۳ فرسخ جانب مغرب ہی یہانکے باشندہ زائرین کو ہمیشہ خوش ہوتے ہین نان گرم و روغن زرد اور تخم مرغ و مرغ اور ماست و دوغ و شیر گاؤ و بز کے سوا اور کچھ نہین ملتا ہی کار و انسرائے نہین ہی مسافر مکانات و دکانو نمین اوترتے ہین فی نفر ایک شاہی کرایہ ہی لیکن یہ جبکہ چند نفر شریک ہون ورنہ نیم قران فی حجرہ ہی یہان سے جانب راست راہ اصفہان ہی جو دس منزل دور ہی وہانکا حاکم دوسرا شاہزادہ ظل سلطان جو نادر ثانی مشہور ہین اونکے پاس فوج جرار ترک و ترکمان سے اور اسلحہ جنگی آراستہ خود قواعد لیتے ہین مسموع ہوا کہ یہ شہر نہایت گرد و آبادی جیسا نچہ مشہور ہے اصفہان نصف جہان اگر ہندوستان نباشد اور یہان سے جانب چپ راہ طہران پائے تخت سلطان صاحبقران ناصر الدین شاہ قاچار خلد اللہ ملکہ و دولتہ ہی اس مقام فرحت افزا پر خیمہائے شاہی بپا ہوئے تھے اور چاشت نوش فرمایا تھا جب سلطان ممدوح واسطے زیارت و ورود کربلائے معلے کے تشریف لائے تھے اسلیئے اس راہ کو راہ سلطانی کہتے ہین اثنائے راہ قریہ متعدد با تمامت دور و ور دواقع ہین اور سلطان آباد و دولت آباد ایک فرسخ پر واقع ہین نہایت آباد ہین اکثر قافلہ وہین اوترتا ہی اور آخر بہار مین گاہے گاہے یہان بارش بھی ہوتی ہی —

ف ن یہ شہر اونکا ملک فارس سے ۱۲

قزوان	شوق آباد سے ۴ فرسخ	راہ پست و بلند بعض جگہہ ہموار دامن کوہ مین ہی اثناے راہ دیہات قریب قریب ہین باغات سرسبز و شاداب ہین آخر بہار تک ہر جگہ گل ولالہ زار اور دیگر انواع واقسام کے پہول رنگ برنگ نمایان و شگفتہ ہوتے ہین چشمے آب سرد و شیرین کے جاری ہین یہ قریہ کسیقدر آباد و فرحت افزا ہی کاروانسراے ستعد و کبرایہ فی نفر ایک شاہی ہی اکل و شرب کی چیزین ممکن ہین تخم مرغ و کشمش ارزان ہی عمدہ تر یہ ہی کہ سید حجام بہی ہی دلاک یعنے نائی اپنے فن مین کامل نہین ہین ناخن تراشنا تو جانتے ہی نہین ہین امرا و اغنیا کو نائی و حجامہ شو و طباخ یعنے باورچی اپنے ہمراہ رکہنا ضرور چاہیے اگرچہ اس ملک کے بازارون مین انواع واقسام کا نان وطعام وغیرہ پختہ بکتا ہی اور گوشت و نیہ عمدہ ارزان ملتا ہی مگر اہل ہند کو بدون گرم مصالحہ کے لذت نہین ہوتی ہی اور فلفل سرخ کا تو یہان رواج ہی نہین ہی اگرچہ مرچ ملک خراسان مین پیدا ہوتی ہی اور ہر شہر مین بکتی ہی مگر استعمال اوسکا مضر جانتے ہین۔ متوسطین گرم مصالحہ و مرچ پیسکے ہمراہ رکہتے ہین اور ناخورش مین شریک کرکے کہاتے ہین۔
تیز آباد	قزوان سے ۲ فرسخ	راہ پست و بلند بعض جگہہ ہموار و کوہی ہی صحرا مین چند چاہ بہی ہین اثناے راہ نہر پر جسر ہی اوسکے دونون طرف کاروانسراے پختہ کہنہ ہین اور قریب قریب دیہات ہین قوم ترک عراقی برادران ایمانی بستے ہین یہان ایک دکان ہی نان و تخم مرغ اور مرغ اور دوغ و ماست اور شیر بز اور حطب یعنے ہیزم ملتا ہی اور تمن و شمع اور کبریت وغیرہ بہی ممکن ہی سر راہ روضہ سید ابوالحسن اور زینب ملقب بہ آمنہ عمرتا

		واولاد حضرت امام زین العابدین علیہ السّلام کا ہی اور گرد اوسکے قبرستان بزرگ ہی اور اس ملک مین اکثر گورستان سر راہ ہین اسلیے کہ شاید کسی دوست خدا کا گذر ہو اور وہ دعاے مغفرت کرے اور خدا اوسکی دعا کو قبول کرے ۔
سارُوق	تیز آباد سے ۵ فرسخ	راہ ہموار بعض جگہ پست و بلند ہی اور بعض جگہ چشمے جاری ہین پہاڑ متوسط راہ سے دور ہین باشندہ ترک قریہ آباد دہی باغات سرسبز وشاداب ہین چند دکانین ہین جنمین اکل وشرب کی چیزین ممکن ہین مکانات مشتمل احاطہ کے ہین زائرین کو کرایہ ملتے ہین فی حجرہ نیم قران کرایہ لیتے ہین اگر چند نفر مشترک ہون تو فی نفر ایک شاہی ہی یہان حمام مردانہ وزنانہ بھی ہی اور کنارہ پر چند روضجات عترت حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے ہین بزرگ انمین عبد اللہ و جعفر و علی و صالح و ابراہیم و اسماعیل و یعقوب و علی و محمد و زید و عسکر و حسین تھے باقی انکی اولاد کل ۲۳ مرد اور ۴۰ نسوان تھے جنکو حسن سیاہ گوش ہمدانی نے بحکم ہارون رشید لعین کے اس جگہ گرفتار کر کے شہید کیا ہی تختی پر زیارت انکی انتظاما روضہ مین آویزان ہی آہ سادات بنی فاطمہ ع کو جبال و کوہسار مین بھی پناہ نہ ملی ۔ ایسے مقامات مین بعض جگہ خادم بھی ہوتا ہی اوسکو اغنیا ایک قران دیتے ہین اور متوسطین دو تین شاہی دیتے ہین ۔
اولانشگرد	ساروق سے ۴ فرسخ	راہ ہموار بعض جگہ پست و بلند ہی اور چشمے آب سرد و شیرین کے جاری ہین اثناے راہ چند دہ واقع ہین اونمین عترت حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے روضجات ہین اور فرزندان حضرت کے حسین اور زینب

		بنت حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام اثناے راہ مدفون ہین اور سید علی و حلیمہ خاص اس قریہ کے جانب قبلہ مدفون ہین آور یہان ایک مسجد و حمام ہے بازار نہین ہے نہ تاحال کوئی کاروانسرا ہے ہمہ زائرین خانہاے اہل قریہ مین بکرایہ اوترتے ہین فی نفر ایک شاہی کرایہ لیتے ہین یہان نان و مرغ و تخم مرغ اور دوغ و ماست اور روغن و کرا ممکن ہے قالین و شطرنجی بکثرت بنائی جاتی ہین باشندہ اہل حرفہ ہین زائر کو دیکھکر خوش ہوتے ہین
سیوشان	اولاشگرد سے ۵ فرسخ	راہ ہموار و صحرائی ہے اثناے راہ دیہات و باغات بعض بعض جگہ ہین اور پہاڑ دور سے دکھائی دیتے ہین اوائل گرما مین شب کو گلابی جاڑا اور ہواے خوش ہوتی ہے اور دن کو کسیقدر حرارت آفتاب معلوم ہوتی اسیوجہ سے بعض چروہ دار اس مقام سے بعد نماز مغرب ہین کوچ کرتے ہین اور یہ قاعدہ خراسان تک برابر رہتا ہے یہان نہر شیرین یا اور آب سرد جاری ہے او سبز سبزہ خجستہ ہے اور ایک مسجد و ماتم سراے بزرگ ہے مسجد مین نماز جماعت و وعظ بھی ہوتی ہے زائرین بلا کرایہ ماتم سراے مین اوترتے ہین حمام بھی ہے ایک دو دکانین بھی ہین نان و گوشت و مرغ و تخم مرغ اور شیر بز اور دوغ و ماست اور روغن و کرا اور چاے و قند وغیرہ ملتا ہے زراعت گندم و جو بہت ہے برنج کمیاب ہے قالین و شطرنجی بکثرت بنائی جاتی ہین اور تاجران طہران و روس خرید کرتے ہین اور یہان پنچکیان متعدد ہین آرد گندم ارزان ہے جانب قبلہ بفاصلہ ایک فرسخ روضہ فاطمہ صغری بنت حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام ہے زبان فارسی شایستہ ہے مثلاً بسیر کار شما عرض شود اور صبح زود باشد ہم دست نماز گرفتیم وغیرہ لیتے ہین علی الصباح اوٹھا اور وضو کیا

جیرودت	سیوشان سے ۵ فرسخ	راہ کوہی پست و بلند ایک جگہ درہ کوہ ہی چند جگہ چشمے آب سرد کے جاری ہین باشندہ اکثر سادات ہین اور باغات و زراعت شاداب ہی فواکہ اوائل گرما مین خام ہوتے ہین مسجد و ماتم سراے و حمام بھی ہین آب انبار کا پختہ شاہ عباس مرحوم کی ہی زائرین عرب و عجم بسبب ہواے خوش کے باغات مین اوترتے ہین اور ہندی سراے یا مکانات اہل قریہ مین بکرایہ معمولی اوترتے ہین یہان بازار نہین ہی ہرچیزین اکل و شرب کی اہل قریہ سے بقیمت مناسب ممکن ہین نان و روغن اور تخم مرغ و مرغ اور دوغ و ماست و شیر بز و کرا اور شیرۂ انگور و شمع و نفط یعنے مٹی کا تیل ملتا ہی اور زاج و اناس رنگ یہانکے مشہور ہین بیرون قریہ زکریا ابن حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام کا روضہ جانب مغرب اور شعیب کا روضہ جانب مشرق ہی جو بزرگوار جہان پر شہید ہوے وہین مدفون ہین۔
تاج خاتون	جیرودت سے ۴ فرسخ	راہ ہموار بعض جگہ پست و بلند ہی یہان حمام و مسجد بھی ہی کاروانسراے نہین ہی اسلیئے کہ منزل غیر مشہور ہی اور کتب خانہ بھی ہی کتب روضہ [illegible] داخل درس ہین عرب و عجم باغ مین لب جوے شیرین اوترتے ہین ہندی بکرایہ مکانات اہل قریہ مین اوترتے ہین یہان نان تازہ گرم صرف عصر کو ملتی ہی دوغ و ماست و شیرۂ انگور و ہیزم کے سوا کچھہ نہین ملتا ہی درخت توت اکثر ہین۔
شہر قم	تاج خاتون سے ۵ فرسخ	راہ ہموار و صاف ہی اثناے راہ ایک فرسخ پر کاروانسراے پختہ چار سو پر واقع ہی وہان چند دکانین ہین اکل و شرب کی چیزین ملتی ہین قہوہ خانہ بھی ہی جانب راست اوسکے راہ اصفہان ہی جو زائرین

ابوشہر سے براہ شیراز و اصفہان خراسان جاتے ہین اگر قم کا عزم ہو تو
اسی چار سو پرسے گذر ہوتا ہی۔ مگر یہ راہ بندر ابوشہر یا لنگا بہ نسبت راہ
سلطانی کے شیراز تک سخت گذار ہی علاوہ اسکے اکثر سواری قاطر و
الاق کی نہر نشین ملتی ہی کجاوہ و محمل حسب دلخواہ سوائے شیراز و اصفہان
کے کمیاب ہی اور شیراز سے براہ یزد و نیشاپور قریب ہی اور وہان سے
مشہد مقدس تین منزل ہی الغرض یہا نتک راہ سلطانی مین چشمے
آب شیرین کے جابجا جاری ہین بعد اسکے تین فرسخ تک صحرا ہی پانی
کمیاب ہی قریب قم ایک ٹیلہ نہایت نشیب و فراز ہی وہان سے قبہ
طلائی دکھائی دیتا ہی نیچے اوسکے چشمے آب شور کے جاری ہین۔

خاص شہر قم

یہ شہر قدیم ہی بہ نسبت کرمان شاہ کے خوب آباد ہی مکانات و بازار مسقف و عمدہ ہین باغات سبز و شاداب ہین شہر مین نعمت فراوان غلہ ارزان اقسام و انواع طعام و میوہ وغیرہ سے بازار پر ہوتی ہی ادویہ وغیرہ بھی ممکن ہین درمیان مین نہر ہی دروازہ شہر مینا کار و خوب ہے دور و یہ نہر کے آبادی ہی لب نہر جسپر جسر عمدہ بنا ہی روضہ فاطمہ کبری بنت حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام کا طلائی باشان و شوکت ہی اور ضریح نقرئی عمدہ مرصع بجواہرات ہی چند مینار رنگ نگار عمدہ تیار ہین مدرسہ کا باغیچہ جسمین چند درخت میوہ دار ہین زائرین وغیرہ کے واسطے وقف ہین اوائل گرما مین میوہ پختہ ہوتا ہی بیمارخانہ متعلق حکیم باشی ہی مدرسہ مین چند معلم درس دیتے ہین اور حرم مین چند علما و پیشنماز بجماعت نماز پڑھاتے ہین خدام ملازم درگاہ زیارت پڑھاتے ہین بعضے لوگ خود پڑھتے ہین تختی ہاے زیارت آویزان رہتی ہین کفش کن جارہین وہ لوگ زائرین سے بھی منتفع ہوتے ہین اس فصل مین ہجوم زائرین ہوتا ہی کیونکہ فصل سرما مین شدت برف سے تین مہینے تک راہ بند رہتی ہی بیرونجات کے لوگ نہین آسکتے ہین

یہان دوم دروازہ صحن کلان قبرستان بزرگ ہی علماسے علی بن بابویہ وابن قولویہ وابوالقاسم
وغیرہ کی قبور ہین اور چند بزرگوار اصحاب ائمہ ہدیٰ ؑ سے ہین منجملہ اونکے احمد بن اسحاق جو
نائب امام تھے بازار مین مدفون ہین انکی ایک مسجد جامع موجود ہی جسکی مرمت اعتضاد الدولے
کی ہی اوسکا ایک ایک دروازہ ہر محلہ کی جانب ہی اب فی زماننا امین السلطان وزیر اعظم
کیجانب سے ہر جگہ مرمت ہوتی ہی یہان روضہ اور مدرسہ اور بیمار خانہ ومسجدین حوضہاے
بزرگ ہین اونمین نہرین جاری ہین حجرونمین شاہ عباس ومحمد شاہ وفتح علیشاہ مدفون ہین
جا بجا شیشہ آلات وغیرہ شب کو روشن ہوتے ہین - مساجد وماتم سراے وحمام بکثرت ہین
اور کاروانسراے بہی متعدد ہین فی یوم فی نفر ایک شاہی کرایہ لیتے ہین اور یہان قافلہ
چار پانچ روز یا زیادہ مقام کرتا ہی گرد شہر کے اولاد وعترت ائمہ ہدیٰ ؑ بکثرت مدفون ہین
اونکے روضجات جا بجا بنے ہین اور قدمگاہ بہی ہی ایک روز مین یہ دورہ الاق پر ختم ہوتا ہی
چنانچہ جانب مشرق احمد بن حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کا روضہ اور صفورا
بنت شعیب اور رقیہ کا اوس جگہ پر ہے جہان حضرت ابراہیم ؑ نے حجر اسود اوکھاڑا ہے
متصل ماتم سراے موجود ہی آگے اونکے حسن وحسین وابراہیم عترت حضرت امام زین
العابدین علیہ السلام کا روضہ ہی آگے اوسکے عترت حضرت عباس ومحمد حنفیہ واولاد
وعترت حضرت امام محمد باقر وحضرت امام جعفر صادق وحضرت امام موسی کاظم علیہم
السلام کا روضہ ہی مردوزن کے روضجات بنا بر مشہور کے چار سو چالیس ہین اکراماً
زیارت تختیون پر آویزان ہی اور بعض جگہ خادم بہی ہین اونکو فی روضہ تین چار شاہی
دیتے ہین گرد شہر کے زراعت بہی خوب ہی کسان برادران ایمانی ہین کاروبار کرتے ہوے
اوقات نماز مین فوراً وضو کرکے مشغول نماز ہوتے ہین خوشہ گندم وجو گندہ اور ایک
وجب تخمیناً طویل ہوتا ہی کیونکہ خدا یہ برکت عطا نہ فرمائے کہ حصہ شاہی باج پانچوان
حصہ جدا کرکے مابقی سے خمس وزکوۃ نکالکر اپنے مصرف مین لاتے ہین اور اوقات قبرستان

		نماز جماعت و وعظ مین شریک رہتے ہین اور مسائل دینیہ فقہیہ اخذ کرتے ہین اور قہوہ خانہ پرتکلف اور اہل شہر صناع ہین ظروف گلی رنگین مثل چینی کے بنتے ہین اور تصویر شاہ ہر چیز پر بناتے ہین اسوجہ سے کہ اپنے بادشاہ عادل رعایا پرور کو نہایت دوست رکھتے ہین اور ہر وقت تصویر اونکی زیر نظر رکھنا انسب جانتے ہین لباس بالائی یہانکے علما و فضلا اور طلبہ کا عمامہ کلان اور عبا یا لبادہ برکی ماہوت شکن ہے اور قبا جسکا طول گھٹنون تک اور چاک آستین کے کہنیون تک ہین اور لباس حکام و تاجرین دکاندار وغیرہ کا کلاہ مخملی یا چرمی بلند سیاہ اور کمر چین بانات اقسام و انواع کی یا قلمکار چھینٹ عمدہ کی ہے اور سادات کا کمر بند سبز و سیاہ اور غیر سادات کا سفید ہے اور غربا و مساکین کا لباس بالائی اکثر لبادہ و کلاہ گول نمدی ہے مزاج خاکساری پسند اور اخلاق سے بھرے ہین عند الملاقات پیشانی پر باہم بوسہ دیتے ہین اور سینہ پر ہاتھ رکھکے تعظیما جواب سلام دیتے ہین یہی قاعدہ خراسان تک جاری ہے اور اہل ہند کو کیمیا گر تصور کرتے ہین اسلیے کہ وہ ایسے سفر دور و دراز کو ہی کے متحمل ہوتے ہین اور طہران سے قم تک زمین کی پیمایش ہوئی ہے اغلب ہے بہت جلد یہان بھی ریل آویگی۔
چاشگر	قم سے ۴ فرسخ	راہ ہموار صحرائی ہے یہ مقام نوآباد جانب گوشہ مغرب و شمال واقع ہے کوہہاے کوچک دو دو رنمایان ہین ہر فرسخ پر قہوہ خانہ بنا ہے گھوڑا گاڑی بھی مثل نجف اشرف کے اس ملک مین بعض جگہ چلتی ہے دریا سے آب سرد و شیرین جاری ہے اور سراسر پختہ بنا ہے کاروانسراے پختہ و عمدہ سنہ ۱۳۱۲ ہجری مین وزیر اعظم امین السلطان مرزا اصغر علی صاحب باہتمام تمام نے بنوائی ہے اور مہمان سراے حکام و عمائد کے لیے بھی خوب ہے

ف [illegible]

		ل سے آب شیرین وسرد جاری ہی اور انبار مین جمع رہتا ہی اور وہ بزرگ قبہ ہی جسکے اندر عمیق وطویل حوض پختہ ہی یہ حفاظت اسلیے ہی کہ کثرت استعمال سے پانی خراب نہو جاوے نان سرد وخشک اور ماست اور دوغ اور تخم مرغ اور روغن زرد اور کشمش اور شمع اور ہیزم کے سوا کوئی چیز نہین ملتی ہی اسلیے کہ ہنوز ایک ہی دکان وہان ہی رفتہ رفتہ آباد ہو رہا ہی اور یہ سب چیزین دکاندار دیہات وغیرہ سے لاتا ہی اور گران فروخت کرتا ہی۔
علی آباد	چاشنگر سے ۶ فرسخ	راہ ہموار اثنائے راہ جھیل دور تک نمایان ہی اور سر راہ کاروانسرائے ملتی ہی اور یہان کاروانسرائے نو وپختہ وعمدہ زائرین وغیرہ کے لیئے بنی ہی اور مہمانسرائے واسطے حکام وعمائد کے جسمین باغ وچمن وحوض اور نہر جاری ہی اور بازار وحمام بھی پختہ وعمدہ تیار ہی اور قہوہ خانہ نو بنا ہی قریہ دامن کوہ مین ہی اور ایک باغ سرسبز وشاداب ہی یہان نان سرد وماست ودوغ وتخم مرغ اور کشمش اور شمع وروغن اور ہیزم کے سوا اور کوئی چیز نہین ملتی ہی کیونکہ ایک دکان و قہوہ خانہ ہنوز جاری ہی اور اوائل فصل گرما مین دن کو حرارت آفتاب یہان معلوم ہوتی ہی۔
مہمان خانہ حسن آباد	علی آباد سے ۶ فرسخ	راہ ہموار بعض جگہ پست وبلند ہی گرد پہاڑ ہین آب سرد وشیرین جاری ہی مہمان خانہ سر راہ بنا ہی سامنے اوسکے باغ وچمن ہی عقب اوسکے کاروانسرائے ہی قریب اسکے حسن آباد ہی باغات اوسکے سرسبز وشاداب ہین یہان نان سرد وخشک اور ماست ودوغ اور کشمش ونخود بریان اور شمع وتتن وشلطب یعنے چوب وہیزم ممکن ہی لیکن گران ہی اور

قہوہ خانہ مین ایک فنجان یا استکان ایک یا دو شاہی کو دیتے ہین اہل عجم بحکمت عملی اہل ہند سے یول حاصل کرتے ہین اس مقام پر خود چاے تیار کرنی چاہیے آخر کیتلی و چاے و قند وغیرہ کیلیے ہمراہ ہی محنتی و جفاکش سفر کردہ سرد و گرم زمانہ از سود و خود و جملہ امور کرتے ہین چنانچہ عرب و عجم کا دستور ہی کہ منزل پر پہونچکے فوراً پہلے چاے تیار کرتے ہین اور فوائد اوسکے اظہر ہین جب چاے سے فارغ ہوتے ہین تو غذا و فواکہ کا استعمال کرتے ہین اور میوہ متعدد قسم کے ایک دن مین نہین کہاتے ہین بلکہ ایک میوہ ایک دن دوسرا میوہ دوسرے دن سیر ہو کے کہاتے ہین اگر ایسا نکرین تو بیمار ہو جائین اہل ہند کو بھی اس دستور کی متابعت بہتر ہے بلکہ مناسب ہی ہر مرد زیرک کو خلاط و ملاط عرب و عجم سے یہ باتین حاصل ہوتی ہین

مرد خرد و مند ہنر پیشہ را	عمر دو بایست درین روزگار
تا بیکے تجربہ آموختے	با دگران تجربہ بردی بکار

منازل ملک ریتان

عبد العظیم	مہمان خانہ حسن آباد سے ۵ فرسخ	راہ ہموار اور بعض جگہ پست و بلند ہی اثناے راہ کاروان سراے اور دیہات کوچک اور چند حبیر ملتے ہین یہ مقام بنام شاہزادہ عبد العظیم مشہور ہے جو بزرگوار یہان مدفون ہین۔ سابق یہ ایک قریہ تہا اب کثرت آبادی سے ایک شہر ہوگیا ہی مکانات پختہ و بازارین مسقف عمدہ باغات سرسبز و شاداب کاروانسراے بکرایہ متعدد ہین نہیم فرا فی اطاق ہی اگر چند نفر بشرکت ہون تو فی نفر ایک شاہی کرایہ ہے اقسام و انواع کی نعمت پختہ و خام اور میوجات اور لباس وغیرہ بازار وغیرہ تیار و موجود رہتے ہین کوزہ قند سوا گز لنبا اور وزن تخمیناً

دو تین من تبریزی ہوتا ہے اکثر قافلہ یہین اوترتا ہے اور آٹھ دس روز تک مقام کرتا ہے قاطرون کی
نعل بندی اور کجاوہ و محملو نکی مرمت ہوتی ہے۔ شاہزادہ سید عبدالعظیم ابن عبداللہ ابن حسن
مثنی ابن حضرت امام حسن علیہ السلام کے روضہ کا گنبد طلائی نہایت باشان و شوکت جانب
سلاطین سے بنا ہے ضریح نقرئی مرصع بجواہرات اور فرش سنگ مرمر کا اور عمارت بلند اور مینار
خوشنما ہین اور شاہزادہ طاہر عترت حضرت امام زین العابدین علیہ السلام و شاہزادہ حمزہ
عترت حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام کا روضہ بھی نہایت عمدہ بہ رنگ کاشانی بنا ہے جنکی
مرمت فی زماننا جانب شاہزادہ ظل سلطان سے ہوئی ہے ہر طرف صحنہاے عمدہ او نمین حوض
کلان اور نہرین جاری ہین اور ایک طرف مدرسہ اور ایک طرف مسجد اور ایک طرف مساکین خانہ
ہے اونمین حوض و چمن و باغ ہین زائرین کا ہجوم ہوتا ہے خصوصاً شب جمعہ کو زن و مرد شہر
طہران سے بکثرت آتے ہین۔ گرد صحن حجرہ ہین اموات خاندان شاہی اور علما و فضلا مدفون ہین
شیشہ آلات ہر جگہہ بکثرت روشن ہوتے ہین اور صحن ہین عموماً لوگ دفن ہوتے ہین خدام ہتہماکفش کن
ملازم درگاہ ہین زائرین سے بھی منتفع ہوتے ہین آور علما و فضلا و طلبہ اور روضہ خوان یہان
بکثرت ہین اکثر جگہہ نماز جماعت و وعظ ہوتی ہے بیرون آبادی دم دروازہ آقا سید محمد صادق
حجۃ الاسلام مرحوم کا مقبرہ نہایت عمدہ و باغ با فضا بنا ہے اسیطرح شہر طہران تک کہ تخمیناً
دو فرسخ کا فاصلہ ہے جابجا کہین امام زادے اور کہین علما و فضلا کے روضہ و مقبرہ اور
باغات اور مکانات تاجرین اور عمارات شاہی ہین اور آمد و رفت زن و مرد لیسوار الاق
کم ہے اور لسواری ماشی آتشی یعنے ریل بکثرت ہے اور ماشی خانہ مین تذکرہ یعنے ٹکٹ آمد و رفت کا
ایک قران کو ملتا ہے ملازم و مہتمم عجم و ٹہیکہ دار انگریز ہین عورات کی نشستگاہ علحدہ ہوتی ہے
اور بنا یہ مشہور جانب مشرق جادہ کے ایک پہاڑ پر جاے غیبت بی بی بانو ہے جو آبادی سے
ایک فرسخ دور ہے گہوڑا گاڑی یا الاق پر بکرایہ آمد و رفت چار عباسی زن و مرد بکثرت زیارت کو
جاتے ہین عجب مقام عبرت و حسرت ہے دامن کوہ سے بالا ایک قبہ نیلگون مسجد کا اور دوسرا قبہ

جاے غیبت کا مع عمارت سنگین بنا ہی درمیان مین چشمہ آب سرد و شیرین صاف و پاک جاری ہے
جانب مسجد جو دروازہ حجرہ ہی اوسپر زائرین زیارت پڑہتے ہین جو تختی پر لکہی ہوئی آویزان رہتی ہے
اور خادم بہی ایک سید ملازم درگاہ ہین اندر حجرہ کے جہان صندوق غار و ضریح ہی غیر سید
اور زن حاملہ کو جانے کی اجازت نہین ہے خادم و مہتمم کفش کن کو ایک دو شاہی اور اغنیا دو تومن
قران تک دیتے ہین - اس ملک مین لباس بالائی ہر فرقہ مثل علما و فضلا و طلبہ و تجار و دکاندار
وغیرہ کا مثل شہر قم کے ہی اور زیر جامہ وغیرہ سرمئی رنگ کا ہی اسلیے کہ زمانہ سلف مین یہ جا
سفید علامت لباس و آبیان کی تہی اور وہ اسیر و مقید بلکہ اکثر قتل کیے جاتے تہے اسی وجہ سے
یہان نیل بہت فروخت ہوتا ہی اور ہندوستان سے براہ بندر عباس و ابوشہر بکثرت جاتا ہی -

پاے تخت طہران

بہت بڑا شہر ہی اور خوب آباد ہی دامن کوہ مین واقع ہی شہر پناہ تین طرف خندق و دیوار ہے
پشت پر کوہ بزرگ ہی جو فصل گرما مین بہی برف سے مستور رہتا ہی ٹرین گاڑی و گہوڑا گاڑی
والاف زین بستہ رکابدار عمدہ و خوشنما کی سواری بکثرت ہی کرایہ مختلف ہی حد دو تک ہر ایک کا
کرایہ مقرر ہی یہان جادہ یعنے راہ سنگین دور رویہ اوسکے درخت ہین اور فانوسہاے عمدہ
شب کو روشن ہوتی ہین - ماشین خانہ یعنے ریل گہر سے سبزہ میدان تک کہ دم نقارخانہ
شاہنشاہی ہی کرایہ ٹرین گاڑی چار شاہی لیتے ہین نقارخانہ تک تین پہاٹک ہین ہر پہاٹک
پہرہ جزاران کجکلاہ کا ہی اوسکے اندر نہایت عمدہ و پختہ عمارات و مکانات بلند ہین گرد
باغات سرسبز اور چمن خوشنما و شاداب ہین - ہر صحن مین حوضہاے بزرگ اور نہرین اور
فوارے جاری ہین اور ماہیان رنگ برنگ اور طائران خوش الحان نغمہ سرا ہین روشہاے
خوشنما اور گل و لالہ فرحت افزا ہین ~

آن پُر از لالہاے رنگارنگ	وین پُر از میوہاے گوناگون
با دو در سایۂ درختانش	گسترانند فرشِ بوقلمون

ولہ

پیراہن برگ بر درختان | چون جامۂ عید نیکبختان

حجرہ ہاے مکانات برنگ کاشانی آراستہ اور سراپردہ ہاے طلاکار و درہاے میناکار برآویختہ ہین درمیان مین تخت شاہی سنگ یشب اور بقولے سنگ مرمر کا ہی نیچے اوسکے فرش عمدہ قالین وغیرہ کا ہی ہر چہار پایہ اوسکے سنگ سفید کی پریان اپنے شانون پر اوٹھاے ہین اور تخت بزرگ و بلند ہی اوپر سنگ یشب کی کرسی جڑی ہی گرد اشعار خوشخط و عمدہ مع نام فتح علی شاہ مرحوم کندہ ہین سامنے تخت گاہ کے صبح و شام شادیانہ شاہانہ یعنے ارگن باجہ بجایا جاتا ہے اور سلامی ہوتی ہی اور دوسرے مکان مین دیوارہاے رنگین کار پر شاہان سلف کی تصویرین لگی ہین اطاقہاے نفیس مین فرش و قالین اور شطرنجی ہاے عمدہ ہین اوپر میز و کرسی قاعدہ سے لگے ہین اور ہر حجرہ شیشہ آلات عمدہ سے آراستہ ہی باغات و چمن ہر جگہ سبز و شاداب و خوشنما درختان میوہ جات انواع و اقسام کے اونمین چشمہاے سرد و شیرین اور مصفا روان ہین قریب اوسکے توپخانہ ہی فراشان زرین کمر اور سربازان باکر و فر سلاح جنگی بستہ وردی ہیبت ناک در برکردہ بکمال ہوشیاری بالا پہرتے ہین گو خود شاہنشاہ فصل گرما مین مع اہل و عیال کوہ شمران یا شمیران معروف بہ شمران پر رہتے ہین جو شہر سے تین چار فرسخ کے فاصلہ پر ہی اور وہان ہوا نہایت خنک ہوتی ہی لیکن ہر شخص ارکان دولت و اعیان مملکت سے اپنے اپنے کار متعلقہ مین مستعد و سرگرم رہتے ہین تیسرا شاہزادہ جو نائب السلطنت اور سپہ سالار افواج جنگی ہین وہ خود قواعد لیتے ہین بانکی شمشیرزنی مشہور عالم ہی اور دو شاہزادے خرد تحصیل علم اور فنون سپاہگری مین مع اولاد وزرا کے مشغول ہین اور شکار و سیر کو بھی جاتے ہین اور دیوانخانہ جناب امین السلطان وزیراعظم کا جہان کاغذات ملکی و مالی ملاحظہ کرتے ہین نہایت عمدہ بنا ہی علاوہ اسکے بنک گھر و ٹیلیگراف خانہ اور عکاس خانہ و پوستہ خانہ اور مدارس فنون خوب ہین جامع مسجد شاہی اور مسجد سپہ سالار و دیگر مساجد بکثرت اور حمام و کاروانسراے متعدد اور باتمام سرا

[illegible]

بہت نہایت عمدہ و بزرگ ہی اور روضۂ زبیدہ عترت حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اور روضۂ
ابراہیم عترت حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام کا مع مدارس و مسافرخانونکے باثنا این وقت
بنے ہین اور اونمین حوض بزرگ ہین اور نہرین جا بجا جاری ہین بازارین عمدہ و پختہ اکثر مسقف
و مدور ہین تجارت کا بہت رواج ہی بازار مین عسکہ شاہی یعنے نوٹ و عسکہ روسی پورا بکتا ہی اور
نوٹ انگلشیہ کا فی صدی آٹھ یا دس قران صرافی یعنے بٹہ لگتا ہی بعضے بازارونمین مختلف چیزین
مثل اقسام و انواع کی نان و پلاؤ و چلاؤ و شیر برنج اور گوشت و کباب و شیرینیان اور میوہ جات
عمدہ شیرین و لذیذ وغیرہ بکتے ہین مگر بسبب کثرت مردم کے کسیقدر بہ نسبت شہر قم کے گرانی ہی
اور بعضے بازارونمین ایک ایک گنبد کلان پختہ چارسو یعنے چوراہہ پر بنا ہی اور ہر چہار طرف بازار
پختہ و عمدہ و آباد تخمیناً ایک ایک میل تک ہی ایک بازار مین بالکل کتب ہاے عربی و فارسی مطبوعہ
طہران و تبریز بکتی ہین اور چھاپہ تبریز عمدہ ہوتا ہی اور یہان حسب الحکم سلطانی ایک کتاب جدید
مسمّی بہ مرآت البلدان تالیف و طبع ہوئی ہی تین جلد و نمین کل سوانح و حالات ملکی ہین اور
ایک جلد مین قصص علماے ماضی و حال مرقوم ہی اور صاحب عبقات الانوار علیہ الرحمہ کا بھی
ذکر ہی۔ اور دوسری بازار مین ظروف مسی و سماور اقسام و انواع کے نقشین ہوتے ہین چینی
ظروف عمدہ و خوشنما ہین اور تیسری بازار مین لباس و پوشاک و جامہ ہاے عمدہ مثل شال
و ماہوت شکن و بانات و قالین و جیمچے قلمکار اور پوستین خز و سنجاب و دنبہ و کلاہ و جراب وغیرہ بکتے
اور چوتھی بازار مین اقسام و انواع کے شیشہ آلات طلاکار جھاڑ اور کنول اور کاسہ اور فنجان
و استکان وغیرہ فروخت ہوتے ہین جیسے شیشہ آلات زرنگار اور رنگا رنگ کے گل و بوٹہ دار
عہد شاہی مین کوٹھی واجد علیشاہ مرحوم بادشاہ لکھنؤ مین آویزان تھے علاوہ اسکے بازار
صرافان مین اشرفی و قران و نوٹ اور خردہ شاہی وغیرہ اور زیور فروخت ہوتا ہی اور بازار
نجاران مین تخت روان و کجاوہ و محمل اور بازار آہنگران وغیرہ مین اسلحہ وغیرہ اور موزہ
و نعلین وغیرہ فروخت ہوتے ہین اور فالودہ اور برف و سکنجبین آمیختہ بہت بکتا ہی جس سے

طعام قوت نان خورش پختہ کم کثرت تخم ہی بسا ہندہ ہے وہ فوراً ہضم ہوتا ہی غرضکہ تجارت و حرفہ کا بہت رواج ہے
تاجران و بزازان شہر کے یہاں کوٹھیوں میں مال تجارت ملک فارس و روم و کابل و بخارا اور
روس و لندن اور فرانس و جرمن و چین و ہندوستان کا بکثرت موجود ہی و اکثر تاجر عجم و نصاریٰ
اور یہود و گبر ہیں دیگر بازار میں ترکاری مثل شلجم و چقندر اور باقلہ و مٹر پھلی و آلو وغیرہ اور
ادویہ اور سنبل و شطب و چوبک اور تنت و کبریت وغیرہ بھی بکثرت ہی اگرچہ یہاں رواج قلیان کا ہے
یہاں علما و فضلا و طلبہ و روضہ خوان آسودہ اور بکثرت ہیں عمائد و خواقین ہر محلہ میں آباد ہیں
خصوصاً کوچہ قاجاریہ مشہور تر ہی اور مسموع ہوا کہ صیغہ یعنی متعہ کا بہت رواج ہی اور یہاں
سفیران روم و روس و لندن بھی ہیں جنکو قنسل کہتے ہیں ٹیلیگراف و پوستہ ہر طرف
جاری ہی اور ٹیلیگراف کا ہندوستان تک فی لفظ دس قران و دو شاہی ہی اور نامہ یعنی
خط کا محصول نیم قران ہی اور ہندوستان میں سرکاری محصول بھی دینا پڑتا ہی بذریعہ عباس
یا ابو شہر و بغداد ڈاک سوار اپنی اپنی حد تک لاتے ہیں اور وہاں سے جہاز و ریل پر
آتی ہی اس شہر کو دیکھکر طبیعت خوش ہوتی ہی اعلے و ادنی اہل حرفہ و صناع ہیں اور سب آباد ہیں اطفال بچے
بعد بلوغ والدین کو اکل و شرب اور لباس وغیرہ کی تکلیف دینا معیوب جانتے ہیں اہل لکھنؤ
کے حال پر افسوس ہوتا ہی کہ اکثر لوگ حرفہ کو عیب جانتے ہیں اور اوقات عزیز کو مرغ بازی
و کبوتر بازی اور بٹیر بازی و پتنگ بازی وغیرہ لہو و لعب میں ضائع کرتے ہیں اور بعضے شرفا
و نجبا بھی ایسی ہی آفت و بلا میں مبتلا رہتے ہیں اور گدائی وغیرہ کرتے ہیں آخر قمار بازی و دزدی
وغیرہ کی علت میں ماخوذ ہوتے ہیں اور تحصیل علم دین و تکمیل نفس کا تو فی زمانا کیا ذکر ہے

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند	تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمانبردار	شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری

علاوہ اسکے تمام ملک حجاز و عراق اور ملک فارس و افغانستان بلاد اسلام میں اہل حرفہ معتمد
و معتبر اور ذی عزت متصور ہیں اور علی الصباح زن و مرد بعد نماز صبح اپنے کاروبار میں مشغول

ہوتے ہین برخلاف اکثر اہل لکھنؤ کے کہ فی زماننا عمدہ وضع داری و نزاکت اونکی آٹھ نو پیسے ونکو اونہنے
مین ہی جو عین علامت افلاس ہی ہندوستان مین بھی اہل بمبئی وکلکتہ ومدراس وکراچی وپنجاب
ودہلی وکانپور وغیرہ بسبب تجارت وحرفہ کے خوش وخرم ہین بعد علم کے تجارت عمدہ ہی قرآن
واحادیث مین اسکی تعریف ہی اَلْکَاسِبُ حَبِیْبُ اللّٰہ وارد ہی۔ سبحان اللہ شہر لکھنؤ کا
تمام ملک عراق وایران وخراسان وغیرہ مین بڑا نام ہی کہ دار العلم ودار الایمان اور مسافر نواز
مشہور ہے اور اہل لکھنؤ کو معتبر ومعتمد جانتے ہین اور یہانکے علما وامرا ورؤسا واغنیا جو زیارت
مشہد مقدس سے مشرف ہوے ہین بڑا نام وسخاوت کا کام کر آئے ہین اور بعضون کو
شاہ کجکلاہ سے بھی ملاقات ہوئی ہے۔

شریف آباد	عبد العظیم سے ۷ فرسخ	راہ ہموار جانب مشرق ہی اثناے راہ مین قلعہ قدیم آتش پرستون کا کہنہ ابتک موجود ہی بعد اوسکے نقار خانہ خراب شدہ عہد یزید لعین کا ہے بعد اوسکے بلندی پر مقام غیبت جناب شہربانو معروف بہ بی بی بانو ہے اصل آبادی زمانہ سلف مین اسی جگہ تھی اب فی زماننا زراعت ہوتی ہے اور جا بجا باغات سرسبز وشاداب ہین اور نہرین آب سرد وشیرین کی جاری ہین دیہات متصل وآباد ہین یہان کاروان سراے نہین ہی زائرین باغات محدود مین بکرایہ اوترتے ہین نان و دوغ وماست اور میوجات بکثرت ملتے ہین اثناے راہ چار فرسخ پر خاتون آباد ہی وہان دو کاروان سراے پختہ ہین اکثر قافلہ وہین اوترتا ہے شہر طہران سے خراسان تاسہ فلعت زار نہین ہی اسلیے کامل منزل قاطرچی کرتے ہین اور جو وکاہ یعنی بھوسہ خرید کرکے قاطرونکو کھلانا پڑتا ہی۔
ایوان کیف	شریف آباد سے ۵ فرسخ	راہ ہموار پہاڑ و ورد و رہین جا بجا چشمے آب شور کے جاری ہین واکثر گرما اور وسط گرما مین بھی پہاڑون پر برف نمایان ہوتی ہے یہ قریہ

		آبادی ہی چند دکانین عطارون کی بھی ہین نان گندم و دوغ و ماست اور شیرۂ انگور اور گوشت دنبہ اور تخم مرغ اور میوہ اور ہیزم ممکن ہی اور بقیمت ارزان ہی اور مسجد و ماتم سرائے اور حمام بھی ہی اور کاروان سرائے متعدد کرایہ فی نفر ایک شاہی ہی اور حکام ملکی و مالی اور سپاہی بھی ہین آب سرد و شیرین انبار سے بذریعۂ نل ملتا ہی ولاکن اسطرف کے کسیقدر قیمت ہین باشندہ اہل حرفہ ہین اور سب برادران ایمانی ہین۔
قشتران	ایوان کیف سے ۶ فرسخ	راہ صحرائی دامن کوہسار سے کو جاتی ہین ہی اور بعض جگہ پست و بلند ہی اور درۂ کوہ نمک مین واقع ہی اور کہین چشمے آب شور اور کہین آب شیرین کے جاری ہین یہ قریہ آباد ہی مسجد و ماتم سرائے اور حمام مردانہ و زنانہ بھی ہین کاروان سرائے متعدد کرایہ ہین فی نفر فی یوم ایک شاہی ہی انھنیا سے والا نذر علاوہ کرایہ کے طالب انعام ہوتے ہین یہان نان گندم و گوشت دنبہ اور شیر و دوغ و ماست اور شمع و روغن کرچک یعنے رینڈی کا تیل اور ہیزم وغیرہ ممکن ہی اور آب سرد و شیرین انبار سے بذریعۂ نل ملتا ہی۔
دیہ نمک	قشتران سے ۶ فرسخ	راہ ہموار صحرائی ہی پہاڑ دور دور ہین اثنائے راہ مین دو فرسخ تک جابجا چشمے شور جاری ہین اور دیہات متصل اور کاروان سرائے بھی ہی یہان نان و دوغ و ماست اور تخم مرغ اور خیارین سبز ملتے ہین اور نرخ ارزان ہی اور زراعت گندم و جو بھی ہی زمانۂ سلف مین پانی شور تھا اب فی زماننا پانی اچھا انبار سے بذریعۂ نل ملتا ہی مگر اثر شوری کسیقدر ہی کاروان سرائے پختہ شاہ عباس مرحوم کی وقفی ہی قہوہ خانہ دم دروازہ ہی مسجد و حمام آبادی مین ہی باشندہ

		کاشتکار ہین دستور ملک فارس کا یہ ہی کہ قہوہ خانہ وحمام مین جتنے آدمی جس رئیس یا نامی شخص کے ہمراہ ہون وہان کا خرچ اوسیکے ذمہ ہی ورنہ معیوب جانتے ہین۔
لاسگرد	ویہ نمک سے ۷ فرسخ	راہ ہموار بعض جگہ پست وبلند ہی اثنائے راہ دیہات متصل ہین قہوہ خانہ مین چائے تیار ایک استکان تین پول کو ملتا ہی یہ قریہ آباد اہل قریہ زن ومرد صاحب حرفہ ہین آب سرد انبار متعدد سے ملتا ہی کسیقدر شور ہی نان گرم ماست ودوغ اور تخم مرغ اور میوہ ملتا ہی اور شمع اور روغن کرچک یعنے رینڈی کا تیل اور تتن وغیرہ بھی ممکن ہی نرخ ارزان ہے زراعت گندم وجو اور سپندوانہ وخربوزہ وخیارین کی فصل گرما مین بہت ہوتی ہی یہان عترت ائمہ ہدیٰ ع سے شاہزادہ سید علی اکبر و سید علی اصغر کا روضہ بھی ہی اور عمارت قدیم اولاد سام کی مدور وبلند عجیب وغریب بشکل ست کھنڈہ لکھنؤ محلہ حسین آباد کے ہی اندر سے بعض جگہ منہدم ہوئی ہی اور چند گھر اوسمین آباد ہین دروازہ اوسکا سنگ گران کا ہی باہر اوسکے موافق طریقہ حال کے مکانات وماتم سرای پختہ ہین اور گرد باغات سرسبز وشاداب ہین گل ولالہ ہر طرف نمایان ہین شبکو ہوا سرد ہوتی ہی۔
شہر سمنان	لاسگرد سے ۵ فرسخ	راہ ہموار جابجا چشمے جاری ہین اثنائے راہ قہوہ خانون مین چائے وقلیان تیار ملتے ہین یہ مقام آباد ہی بازار ونمین اکل وشرب ولباس وغیرہ کی ہر چیز ملتی ہی گرد باغات بکثرت اور سرسبز وشاداب ہین نہرین جاری ہین یہان قند ماژندرانی یعنے گڑ بھی ملتا ہی مساجد وماتم سرای وحمام بکثرت ہین اور کاروانسرای بکرایہ متعدد ہین اور بیرون آبادی

		وقفی بھی ہین آب سرد و شیرین انبار سے بذریعۂ نل ملتا ہی یخ بھی ارزان ہے حکومت خانہ حکام ملکی و مالی او ٹیلیگراف خانہ و پوستہ خانہ عمدہ و پختہ ہین اور عترت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے شاہزادہ سید علی کا روضہ خوب و آراستہ ہی اوسکے احاطہ مین حجرہ ہین اونمین بھی زائرین بدون کرایہ اوترتے ہین درمیان مین باغ ہی اوسمین نہر صبح و شام جاری رہتی ہی او علما و فضلا و طلبہ و روضہ خوان بھی یہان ہین نماز جماعت و وعظ بھی ہوتا ہی مکتبو نمین علاوہ کتب درسیہ کے کتب روضہ خوانی بھی داخل ہین اطفال خوش الحانی سے پڑہا کرتے ہین یہان کے فضلا فقیر زائرین کو دعا پڑہ دیتے ہین تا منازل آیندہ مین گزند عزیب گزجا تو رہے محفوظ رہین حکام یہانکے گاڑی پر سوار ہو کر ہوا خوری کو جاتے ہین اور سواران جرار ہمراہ رہتے ہین ۔
آہوان	سمنان سے ۵ فرسخ	بعض جگہ راہ صاف و ہموار اور بعض جگہ پست و بلند کوہی ہی اور بعض جگہ چشمے جاری ہین یہان ایک کاروان سرائے کہنہ ہی اور دوسری وقفی مرمت شدہ ہی درمیان انکے تہانہ ہی دم دروازہ کسیقدر آبادی ہے والاندار کے ذریعہ سے صرف نان گندہ اور روغن و ماست وغیرہ ممکن ہے قہوہ خانہ بھی دم دروازہ ہی آب سرد و شیرین کا چشمہ جاری ہی اوجو فصل گرما کے یہان ہوائے خوش ہوتی ہے اور دامن کوہ اور ترائی مین آہو بکثرت نمایان ہوتے ہین ۔ اسلیے اسکو کوہ آہو کہتے ہین مشہور ہے کہ جب حضرت امام رضا علیہ السلام حسب الطلب مامون رشید لعین کے اس مقام پر تشریف فرما ہوئے تو اوسوقت ایک صیاد نے ایک آہو کا شکار کیا تھا آہو نے حضرت کی خدمت مین

		فریاد کی اور عرض کیا کہ ای ستمدیدہ و آقا میرے مجھے صیاد گرفتار کرکے لایا ہے اور بچہ میرا بے شیر کے تشنہ و گرسنہ دامن کوہ مین ہے آپ میری دادرسی فرمایئے یہ سنکر اوس حبیب ابن حبیب کو رحم آیا اور صیاد سے فرمایا کہ مین اسکا ضامن ہون اتنی دیر چھوڑ دے کہ یہ ہرنی اپنے بچہ کو شیر پلا کے چلی آوے یہ سنکر اوس صیاد نے آہو کو چھوڑ دیا اور طرف پہاڑ کے روانہ ہوکر اپنے بچہ کو شیر پلایا اور اپنے ہمراہ لیکر ہرنی حضرت کی خدمت مین فورًا حاضر ہوئی یہ اعجاز حضرت کا دیکھکر صیاد مسلمان ہوا اور آہو کو رہا کیا چنانچہ ملک خراسان مین بعض بعض جگہ پہاڑ و مرغزار جہان ترائی ہے آہو بکثرت ملتے ہین اور لوگ شکار نہین کرتے ہین اسلیے کہ یہ آزاد کردہ غریب خراسان ہین۔
امیرآباد	آہوان سے ۵ فرسخ	راہ صاف و ہموار ہے صرف ایک نہر کہ آب شیرین راہ مین ملتی ہے پانی سطارہ یا مشکیزہ مین پاس رکھنا ضرور ہے اور سطارہ چرمی و مشکیزہ گلی یہین شہر و نہین ملتے ہین یہ قریہ آباد ہے نان گندم و گوشت و شیر اور دوغ و ماست اور تخم مرغ اور میوہ اور شلغم و ہیزم ملتا ہے زراعت گندم و جو کی بکثرت ہوتی ہے چشمے آب سرد و شیرین کے جاری ہین مسجد بھی ہے مکین ہے کاروانسرائے پختہ و قفلی شاہی ہے بعض زائرین ہم دروازہ قریہ زیر درختان اوترتے ہین گرد باغات سرسبز و شاداب ہین یہان فصل گرما مین گرمی ہوتی ہے مگر باد سموم نہین چلتی ہے
دہنان	امیرآباد سے ۳ فرسخ	راہ ہموار صحرائی ہے پہاڑ دور دور ہین بعض جگہ چشمے آب سرد و شیرین کے جاری ہین یہ مقام آباد ہے بازار مسقف پختہ ہے نان سنگک و نان گردہ و گوشت و شیر اور دوغ و ماست و شیر وغیرہ اکل و شرب کی

ف اس ملک مین انواع و اقسام کے مدارس جدا جدا علم کے ہین چنانچہ مدارس فنون و طبی ہی ہین ۱۲

		چیزین اور لباس و پوستین وغیرہ بکثرت ہین مدارس ف و ماتم سرائے وحمام مردانہ وزنانہ بھی ہی مساجد قدیم زمانہ بنی عباسیہ کی قبلہ سے مائل بدست راست ہین اب مرمت ہوئی ہی اور محرابین مائل بدست چپ کیگئی ہین قلعہاے قدیم وعمارات کہنہ اور شہرپناہ بعض جگہہ موجود ہین یہان عترت حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے شاہزادہ جعفر اور عترت حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سید محمد و نور الدین کے روضجات ہین اور زیارت تعظیماً تختی پر لکھی ہوئی آویزان ہی خادم بھی ہین اونکو زائرین قران یا نیم قران دیتے ہین کاروانسراے پختہ وقفی شاہ سلیمان مرحوم کی مرمت ہوئی ہی بعض زائرین خصوصاً اہل ہند باغات سرسبز وشاداب مین لب جوے ہاے جاری کرایہ او تے ہین کیونکہ اس مقام سے غریب گز جانور کا صرف خوف شروع ہوتا ہے مسموع ہوا کہ وہ ایک کرم مثل چچی اور بقدر دانۂ عدس کے سم دار ہوتا ہی جس مسافر کو کاٹتا ہی اوسکو شیر ور وغن گاؤ پلاتے ہین جس سے اچھا ہوتا ہی شاذ و نادر کوئی ہلاک بھی ہوتا ہی ۔
دیہ ملا	دمشان سے ۶ فرسخ	راہ ہموار وصاف صحرائی ور بلی ہی جبال دور دور ہین بعض جگہہ نہرین آب سرد و شیرین کے جاری ہین یہ مقام کاروانسراے شاہ عباس مرحوم پختہ وقفی اور دیگر کاروانسراے کرایہ سے ایک میل دور ہی اور زائرین دم دروازہ کاروانسراے خام لب جو سے زیر درختان اوترتے ہین بسبب خوف غریب گز جانور کے آبادی اور سراے مین کوئی نہین جاتا ہی دالاذار یعنے ٹھیکہ دار سراے یا مالک سراے اور اہل قریہ برادران ایمانی نان وگوشت دنبہ اور شیر و ماست اور

		وہ نخ اور سرشیر یعنے بالائی اور پنیر م اور فواکہات لیکر خود آگئے ہین اور بنرخ مناسب فروخت کرتے ہین اور نخ ایک پول یعنے نیم شاہی کو دو جا مکث دیتے ہین یہان سادات بھی ہین اور نہایت خلیق ہین ایسے مقامات مین امرا و رؤسا اور اغنیا حسب حال اپنے خیمہاے پر تکلف اور چھولداریو نمین اوترتے ہین جو کاظمین ؑ یا کرمان شاہ اور قم وطہران سے خرید کرکے ہمراہ لاتے ہین ؎
		شعر بکوہ و دشت و بیابان غریب نیست ؛ ہر جا کہ رفت خیمہ زد و بارگاہ ساخت
شہر شاہرود	دہ ملا سے ۴ فرسخ	راہ ہموار بعض جگہ پتھریلی ہی اور بعض جگہ نہرین جاری ہین یہ مقام آباد ہی بازارین پختہ مسقف ہین اکل و شرب کی چیزین پختہ و خام مہیا و موجود ہین لباس و جامہ او ظروف مسی کاشانی و چینی بھی بکتے ہین اور نخ ارزان ہی مساجد و حسینیہ یعنے ماتم سراے اور حمام مردانہ و زنانہ بھی ہین کاروانسراے بکرایہ متعدد ہین فی نفر فی یوم ایک شاہی ہی بازارین بخوف غریب گز باغات سرسبز و شاداب اور میوہ دار ہین لب جو بہانے جاری اوترتے ہین زمانۂ سلف مین غریب گز جانور کی کثرت تھی اب مسموع ہوا کہ کاروان سراے و طویلہ کہنہ و مکانات خراب شدہ مین بھی کم ہی یہان برادران ایمانی اہل حرفہ و کاشتکار ہین زراعت گندم و جو وغیرہ بہت ہی سبیل و شطب نہین ملتی جو بگ نرگیلہ کا رواج ہی اور تنبا کو خشک ملتا ہی یہان سے نیم فرسخ کے فاصلہ پر شہر بستان مین شاہزادہ سید محمد کا روضہ ہی وہان حاکم اور شاہرود مین نائب حاکم وغیرہ رہتے ہین یہان زمانہ سلف مین قافلے مجتمع ہوکر چلتے تھے اسلیے کہ خرابہ خیرآباد سے جو یہان سے ۲ فرسخ کے فاصلہ پر

اثنای راہ واقع ہی مرمنیوں تک ترکمان لوٹتے تھے اور اسیر کرتے تھے
قافلہ کا بسلامت گذرنا دشوار تہا چار ضرب توپ اور پانچ سو سوار
سربازان ہمراہ جلو و دنبال قافلہ حراست کرتے ہوئے چلتے تھے
تب بسلامت قافلہ گذرتا تہا فی زماننا فضل خدا اور رعایا پروری
و مسافر نوازی شاہنشاہ عادل سے ایسا امن و امان ہی کہ دو دو
نفر زائرین بخوف و خطر برابر چلے جاتے ہین ترکمان نہایت متعصب
و غارت گر قوم تھی - مال زائرین و مسافرین کا غارت کرنا اور
جان سے مار ڈالنا اور اسیر کرکے بخارا وغیرہ مین لیجاکر فروخت کرنا
ثواب و حلال جانتے تھے اسطرف یعنے ملک خراسان کی قدیم آبادی
شہر و دیہات بطور قلعہ شہر پناہ کے اندر بخوف غارتگری ہی اور حال کے
مکانات باہر بنے ہین اور ملک خراسان مین بلخ و ہرات و قندہار بھی
گو اب یہ شہر ماتحت کابل ہین - جسقدر چند سال سے عملداری روس
مین آگئے اونمین سے ١٧ سردار کہ ہر ایک کے ساتھ ٣٠ ہزار نفر تھے
رفتہ رفتہ زار روس نے قتل کیے اونکے سرون کی دیوار بنائی اور سلطان
طہران نے دو بادشاہ اور نو سردار اونکے جنکے ساتھ ٢٥ ہزار نفر تھے
اپنی عملداری و سرحد مین رفتہ رفتہ قتل کیے اور مابقی سے سلاح و
اسپ چھین لیے اب وہ زراعت کرتے ہین اور مالیت یعنے باج
دیتے ہین اور اب تشیع قبول کیا ہی اور مشہور ہی کہ جب روس نے
بخارا کو لیا تو بعد تحقیقات و مردم شماری کے ساٹھ ہزار نفر جنکو
ترکمان نے مدتون سے بتدریج اسیر کرکے بیع کیا تہا آزاد کرا کے
اپنے اپنے وطن کو روانہ کیا اسوجہ سے اب نہایت امن ہی اور راہ مسافت

منازل ملک خراسان ماتحتِ ایران

میامی پیاپی	شاہرود سے ۱۰ فرسخ	راہ ہموار صحرائی ہی جا بجا چشمے جاری ہین اثنا سے راہ خیر آباد سے آگے چشمے پانی کے کم ہین درمیان مین کوئی جگہ منزل و مقام کی مثل کاروانسرا و باغ کے نہین ہی دو منزل کی ایک منزل قدیم سے بخوف غارتگری ترکمان کیجاتی ہی اسیوجہ سے پیاپی کہتے ہین یہ مقام آباد ہی نان گندم وگوشت دنبہ وشیر بز ودوغ وماست وسرشیر یعنے بالائی وہیزم وغیرہ بکثرت ملتا ہی مکانات پختہ اور باغات میوہ دار سرسبز وشاداب نہرین جاری آب سرد وشیرین انبار سے بذریعہ نل ملتا ہی مساجد وماتم و حمام بھی ہین کاروانسرا پختہ وقفی شاہ عباس مرحوم اور دیگر دو کاروانسرا کو جلب کرایہ ہین فی نفر دالانداریا لاک سرا سے ایک شاہی لیتا ہی یہان ملا وآخوند بکثرت ہین دم دروازہ کاروانسرا قہوہ خانہ اور بازار زیر درختان لب جوئے ہی مسموع ہوا کہ یہانسے جانب شمال ۱۵ فرسخ دور مسکن ترکمان ہی یموت وگوکلین اور تکہ اور مروکے ترکمان خانہ بدوش تھے جو درہ کوہ سے نکلکر ان مقامات مین لوٹتے تھے اب وہ زراعت کرتے ہین اور مطیع ورعایا ہے سلطان طہران ہین زبان فارسی یہان کی صاف وعمدہ ہی ہر ملک کی زبان مثل ہندوستان کے مختلف ہی چنانچہ کتب قواعد فارسی مین سات زبانین لکھی ہین مثل شیرازی ودری وغیرہ کے کہ زبان دری مین نان کو نون اور کان کو کون کہتے ہین یہانکے باشندونکا لباس بالائی عمامہ یا کلاہ چرمی بلند ومدور ہی اور قبا جسکی آستین کہنی تک چاک سرمئی یا ماشی یا بادامی رنگ کی ہی اور کمربند سادہ

		سبزاور غیر سادات کا سفید ہی اور یہان عترت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک بزرگوار کا روضہ ہی افسوس یہ حضرات ظلم و ستم بنی عباسیہ سے کیسے آوارہ وطن ہوے اور کہان کہان دفن ہوے
میان دشت	سیامی سے ۶ فرسخ	راہ ہموار ریگستانی بعض جگہ کوہی پست و بلند ہی اثناے راہ پانی نہین ہی یہ قریہ نوآباد زائرین کے آرام کے لیے قلعہ مین بسایا گیا ہی کاروانسراے تین متصل اور پختہ و عمدہ وقفی ایک جدید سلطانی اور دو حاجی علی نقی مرحوم کاشانی تاجر کی بنوائی ہوئی ہین یہان ہنوز باغات و زراعت نہین ہین ٹیلیگراف خانہ اور دو قہوہ خانہ سراے کے اندر ہین نان گندم تازہ اور گوشت دنبہ و دوغ و ماست اور شیر تازہ و ہیزم ملتا ہی اور پانی چند انبار سے ملتا ہی باشندہ ملازم سلطانی برادران ایمانی ہین اپنی حد تک زائرین کو پہونچا دیتے ہین زمانۂ سلف مین یہ مقام غارتگاہ ترکمان تھا یہان فصل گرما مین بھی اکثر ہواے سرد و خنک ہوتی ہی۔
عباس آباد	میان دشت سے ۵ فرسخ	راہ ہموار ریگستانی ہی اثناے راہ پانی کم ملتا ہی یہ قریہ آباد ہی قنات یعنے جوے آب سرد و شیرین جاری ہی کاروانسراے شاہ عباس مرحوم پختہ وقفی ہی اہل ہند سے دالاندار طالب انعام ہوتا ہی نان و شیر گاو و روغن زرد اور ماست و دوغ اور کشمش و نخود بریان سفید و بزرگ وغیرہ اور کبھی گوشت دنبہ بھی ملتا ہی اہل قریہ فروخت کرتے ہین بازار نہین ہی اور باغات و درخت بید و ارہی کم ہین مسجد و ماتم سراے اور حمام بھی ہی ان مقامات مذکورہ مین مجلہ کبریٰ یعنے سکھیاں ایام عزا مین نکالنے کا دستور ہے۔

مزینون	عباس آباد سے ۷ فرسخ	راہ ہموار ریگستانی ہی اثنائے راہ جوئے آب کم ہین سرراہ ایک کاروانسرائے غیر آباد اور عترت حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام کا روضہ ہی یہ قریہ آبادی ہی زراعت و باغات میوہ دار بھی ہین نان و گوشت و نیہ اور شیر و ماست و دوغ و یخ وغیرہ ملتا ہی قہوہ خانہ بھی ہی اور مسجد و ماتم سرائے اور حمام و مدرسہ بھی ہی پانی سرد و شیرین قنات یعنے جوئے سے آتا ہی کاروان سرائے شاہ عباس مرحوم وقفی پختہ مرمت شدہ ہے اور ایک سرائے کہنہ بیرون آبادی ہی زائرین اونہین اوترتے ہین اور بقولے یہین سے ملک خراسان ہے۔ واضح ہو کہ منازل بزرگ مین قاطرچی بعد عصر بار کرتے ہین اور نماز مغرب مین اہل قافلہ راہ مین پڑھتے ہین اور جو منزل خرد ہوتی ہی بعد نماز مغرب مین فوراً بار کرتے ہین ایسے منازل مین خود مرد ہوشیار کو چالاکی و خیال لازم ہی کہ بعد نماز فوری کجاوہ وغیرہ بر فرش کر کے شربہ پانی سے بھر کے آفتابہ وغیرہ لٹکا کے آمادۂ سواری رہے کاہلی سے قاطرچی برہم ہوتا ہی اور قافلہ کا حرج ہوتا ہی انسان کو چاہیئے کہ قافلہ مین یار شاطر رہے نہ بار خاطر کسیکا مگر تریاقیون سے الحذر۔
مہران معروف بہ مہر	مزینون سے ۵ فرسخ	راہ ہموار اثنائے راہ چند جوئے جاری ہین اور دیہات و کاروانسرائے سرراہ واقع ہین اور دونون جانب راہ کے پہاڑ فاصلہ پر ہین یہ قریہ عقب کاروانسرائے پختہ وقفی بنا کردۂ حاجی محمد خان مرحوم سے کسیقدر دور ہی مکانات پختہ سنگین دروازون پر نہرین جاری ہین باغات میوہ دار سرسبز و شاداب ہین زراعت گندم و جو کے بہت خرمن فصل گرما مین تیار ہوتے ہین نان گندم اور دوغ

		وماست اور تخم مرغ اور انگور تازہ ملتا ہی اور گوشت بھی کبھی ملجاتا ہے اور آب شیرین وسرد نہر جاری اور انبار سے ملتا ہی اور مسجد و ماتم سرا ے اور حمام بھی ہی۔
ریوان	مہران سے ۴ فرسخ	راہ ہموار ریگستانی ہے بعض جگہ آب جاری ملتا ہی یہ قریہ آباد ہے مکانات پختہ اور باغات میوہ دار سبز و شاداب ہین کاروانسراے پختہ وقفی آبادی سے دور ہی اسلیے زائرین لب جوے زیر درختان اور بعض باغات خنک محدود مین بکرایہ اوترتے ہین یہان بازار نہین ہی اہل قریہ نان و گوشت اور ماست و دوغ اور شیر او روغن زرد اور کرا وغیرہ فروخت کرتے ہین اور انگور تازہ اور سیب وبہی اور توت اور زردآلو اور آلوچہ وغیرہ بھی ملتا ہی مسجد و ماتم سراے وحمام بھی ہی باشندہ اہل حرفہ وکاشتکار دیندار ہین کاہ یعنے بہو اور جو خوراک قاطران ارزان ہے۔
شہر سبزوار	ریوان سے ۵ فرسخ	راہ ہموار ریگستانی ہی پہاڑ دور دور ہین اثناے راہ دیہات متصل ہین بعض جگہ قہوہ خانہ ہین یہ شہر قدیم و آباد ہی چند بازار بزرگ ہین اور سقف پختہ مگر بازاروں کی ہنوز نہین ہی مگر سایہ کر دیا ہے اور مکانات پختہ اور مدارس و مساجد و ماتم سراے وحمام مردانہ و زنانہ اور ایک کاروان سراے پختہ وقفی متصل قبرستان ہی اور دیگر کاروانسراے متعدد بکرایہ فی نفر ایک شاہی ہی علما و فضلا و طلبہ اور سادات بہت ہین اور نہایت خلیق و خوش وضع ہین یہان وقفیات بکثرت او متعلق بعلما ہین باغات میوہ دار سبز و شاداب نہرین ہر طرف جاری ہین آب سرد و شیرین چند انبار سے

		ملتاہی اور برنج ارزان ہی یہان ہر قسم کی نعمت اکل و شرب کی چیزین اور ہر قسم کے میوہ اور ظروف و لباس وغیرہ ممکن ہین پنبہ وغیرہ خشک چیزین ارستی نصاری بھی فروخت کرتے ہین - برنج سکندری استرآبادی ۸ شاہی چارک اور برنج عنبر بو یا زندرانی ۷ شاہی چارک فی زمانناہی اور یہ دونون قسم کے چاول عمدہ ہین اور باقی موٹے چاول ارزان ہین - یہان عترت حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سے شاہزادہ یحیی وغیرہ کے روضجات ہین ایک روضہ بیرون شہر سر راہ اور دو روضہ شہر مین ہین جو زمانہ بنی عباسیہ مین شہید ہو کر دفن ہوئے ہین اور حکام ملکی و مالی اور ٹیلیگراف خانہ و پوستہ خانہ بھی ہین - اور یہان قاطرچی دو تین روز مقام کرتے ہین اور قاطرون کی نعلبندی ہوتی ہی -
زعفرانی	سبزوار سے ۷ فرسخ	راہ ہموار و صحرائی ہی اثنائے راہ دیہات متصل مع کاروانسرائے ہین اور تین قہوہ خانہ مین چائے و قلیان تیار رہتا ہی اور پانی انبار سے لیا جاتا ہی اس قریہ کی آبادی بطور قدیم قلعہ کے اندر ہی باہر کاروانسرائے پختہ و قفلی ہی آب جوئے جاری ہی انبار سے بھی آب سرد و شیرین ممکن ہی یہان صرف نان و شیر و سرشیر اور پنیر اور ماست و دوغ اور ہیزم ملتا ہی اور قاطرون کے واسطے جو و کاہ بھی ممکن ہی -
شوراب	زعفرانی سے ۵ فرسخ	راہ ہموار بعض جگہ پست و بلند کوہی ہی یہ قریہ بھی قلعہ کے اندر و میان کوہہائے کوچک کے آبادی بیرون قلعہ کاروانسرائے پختہ و قفلی ہی جدید اور ایک سرائے خام قدیم ہی قہوہ خانہ دم دروازہ سرائے ہی

		آب منبع وکاریز جاری ہی باغات کم ہین نان وگوشت خام اور ماست ودوغ اور روغن زرد اور کشمش ونخود بریان بزرگ وسفید اور ہیزم ملتا ہی اور زراعت گندم وجو کی بھی ہی فصل گرما مین خربزہ تیار ہوتے ہین
نیشاپور	شوراب سے ۷ فرسخ	راہ ریگستانی صحرائی ہی اور بعض جگہ پست وبلند کوہی ہی اثناے راہ نہر ہی جسپر پختہ بنا ہی یہ شہر کو چار چند گوشہ دار شہر پناہ کے اندر آباد ہی گرد خندق ہی دو دروازہ کلان جانب شرق وغرب مین ہین سرکوچہ سے بازار پختہ مسقف چارسو پر ملا ہی بعض جگہ بازار مسقف نہین ہی مگر سایہ کر دیا ہی بازار مین ہر قسم کی چیزین مہیا ہین چند مکانات دو منزلہ بلند ہین اور مسجد ومدرسہ اور ماتم سراے وحمام مردانہ وزنانہ بہت ہین اور کاروانسراے متعدد وکرایہ ہین باغات میوہ دار سرسبز وشاداب ہین اور زراعت جو وگندم وغیرہ بکثرت ہی ترکاریان اکثر ہین اہل شہر نہایت خلیق وخوش مزاج اور اہل حرفہ ہین اور سب برادران ایمانی سادات ومومنین ہین اور علما وفضلا وطلبہ بھی ہین زائرین بیرون شہر کاروانسراے پختہ وقفی شاہ عباس مرحوم مین اترتے ہین متصل اسکے ایک کاروان سراے اور بازار ہی وہان نان وکباب وگوشت اور ماست ودوغ اور میوجات وغیرہ ملتے ہین اور آب سرد وشیرین انبار سے لیا جاتا ہی اور یخ بھی ممکن ہی اگرچہ معدن فیروزہ قریب ہی لکن سب مشہد مین جاکر سوداگر خرید لیتے ہین - دم دروازہ کاروانسراے قہوہ خانہ ہی قریب اسکے قبرستان بزرگ ہی علما سے میرزا ابوالقاسم مرحوم کا مقبرہ ہی یہان کا دستور ہی کہ ہر پنجشنبہ کو آخر روز ادنی واعلی زن ومرد زیارت قبور مومنین کو آتے ہین بعضے تلاوت قرآن کرتے ہین

		اور بعضے فاتحہ و سورۂ توحید و آیۃ الکرسی و انا انزلنا دیاتی پڑھتے ہین اور اموات کے واسطے دعاے مغفرت کرکے چلے جاتے ہین فی زماننا حاکم یہانکے نیر الدولہ خواہرزادہ سلطان نہایت خلیق و مدبر ہین۔ یہان بھی قافلہ حاجی ایک دو روز مقام کرتا ہے۔
قدمگاہ	نیشاپور سے ۴ فرسخ	راہ ہموار ریگستانی اور بعض جگہ پست و بلند ہے جا بجا چشمے جاری ہین اثناے راہ جسر ہے اور دیہات مع باغات میوہ دار ہین یہانکی اصلی آبادی قدیم بالاے کوہ کوچک قلعہ مین ہے اور مقام قدمگاہ غریب الشکل واسن کوہ مین عمارت پختہ و عمدہ مع باغات کے ہے کاروانسراے پختہ وضعی شاہ عباس مرحوم کی مرمت ہوئی ہے اوسمین زائرین اوترتے ہین اوسکے دروازہ پر ایک دو دوکاندار نان و گوشت اور شیر و ماست و دوغ اور انگور وغیرہ میوجات فروخت کرتے ہین اور اہل قریہ اہل حرفہ و کاشتکار ہین۔ مشہور ہے کہ جب حضرت اس مقام پر وارد ہوے تو اہل قریہ نے جو گبر و آتش پرست تھے معجزہ طلب کیا حضرت نے ایڑی زمین پر ماری فوراً منبع آب سرد و شیرین جاری ہوا پس حضرت نے اوس پانی سے وضو کیا اور سنگ پر کھڑے ہو کے نماز پڑھی اور سنگ مین پاے اقدس کے نشان بنگئے جو جانب راست طرف قبلہ کے دیوار مین نصب ہے اور منبع آب پر قبہ بنا ہے جسکے اندر سنگین حوض بنا ہے کہ اوسمین منبع سے چشمہ پانی کا گرتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ عورات مسن کہنہ سال آتش پرستونکی اوس سنگ کے نیچے آتش روشن کرتی تہین چونکہ جمادات و نباتات تک حجت خدا کو پہچانتے ہین اوس سنگ نے فریاد کی یہ سنکر حضرت نے

		وضو کیا اور اوس سنگ پر نماز پڑہی اور نشان قدم اقدس کا بنگیا یہ معجزہ دیکہکر آتش پرست مسلمان ہوے اور وہ سنگ عہد شاہ سلیمان وشاہ عباس تک پڑا رہا جب یہ لوگ یہان وارد ہوے اور حال دریافت کیا تو اونہون نے اوس سنگ کا اکرام کیا اور عمارت عالی شان بنوائی جسکے چار پانچ صحن ہین اور ہر صحن مین باغ و درختان میوہ دار وغیرہ ہین اور ہر باغ مین چمن ہی اور ہر چمن مین ایک حوض ہی اور ہر حوض مین نہر جاری ہی گرد اسکے چند مکانات خدام ہیں مہمان کفش کن وغیرہ کے ہیں وہ نہایت خلیق ہین یہانکے بعض درخت گز یعنے جہاؤ وغیرہ کے نہایت بلند و بزرگ ہین بعضو نمین اوسے عود آتی ہی ~
		بہر چمن کہ رسیدم بہر دیار کہ رفتم ‖ بآب دیدہ نوشتم کہ دوست جای تو خالیست
شریف آباد	قدمگاہ سے ۸ فرسخ	راہ بعض جگہ ہموار اور بعض جگہ پست و بلند کوہی بلکہ سنگلاخ ہی اور بعض جگہ چشمے آب سرد و شیرین کے جاری ہین اثناے راہ دیہات ہین کاروانسرا اور قہوہ خانہ ملتے ہین یہ قریہ درمیان پہاڑون کے آباد ہی زمانہ سابق مین اسکو دہ سرخ کہتے تھے یہان نان وگوشت خام و ماست و شیر و دوغ اور تخم مرغ وغیرہ ممکن ہی اور چانول بہی ہی یہان دو کاروان سراے پختہ و وقفی ہین زائرین اونمین اوترتے ہین دم دروازہ قہوہ خانہ اور دو تین دکاندار ہین چشمے شیرین و سرد جاری ہین اور تالاب بہی ہے اور حمام و مسجد و ماتم سراے بہی ہی اور باغات بہی میوہ دار سر سبز و شاداب ہین - اور زراعت بہی ہوتی ہی یہانتک اغنیا کی پیشوائی کے واسطے خدام بہی آتے ہین اس منزل پر پہونچنے کی کمال خوشی ہوتی ہی بقول مشہور ~

		وعدهٔ وصل چون شود نزدیک ‖ آتش شوق تیز تر گردد
شہر طوس معروف بہ مشہد مقدس	شریف آباد سے ۲ فرسخ	راہ چار فرسخ تک جبلی سنگلاخ نہایت فراز و نشیب ہی آخری پہاڑ سے دن کو اور شب ماہ میں رات کو بھی چمک گنبد طلائی اور مینار روضۂ اقدس کی معلوم ہوتی ہی اوس مقام پر زائرین صلوات و زیارت پڑہتے ہین اور قاطرچی اغنیا سے طالب انعام ہوتے ہین اور تبو سطلین سے حق سلامتی لیتے ہین اور باقی دو فرسخ کی راہ ہموار و صاف ہی جابجا چشمے جاری ہین آبادی شہر اور مکانات و عمارات روضۂ اقدس زیر نظر آتے جاتے ہین اوسوقت دل خود بخود جوش مین آتا ہی اور رقت طاری ہوتی ہی اور خیال ہوتا ہی کہ افسوس مامون رشید لعین نے کیا ظلم و ستم کیا کہ کوسہا مین لاکر حضرت امام رضا علیہ السّلام کو زہر دغا سے شہید کیا آہ یہان پر قول خود حضرت کا یاد آتا ہی کہ فرمایا اے دعبل یہ دو شعر اپنے قصیدہ مین ملحق کر تا پورا ہو جاوے منجملہ اونکے ایک شعر یہ ہے
		وَقَبْرٌ بِطُوسٍ يَا لَهَا مِنْ مُصِيبَةٍ ‖ تَوَقَّدَ فِي الْاَحْشَاءِ بِالْحُرُقَاتِ
		اور ایک قبر آل رسول سے طوس مین ہے افسوس جس مصیبت عظمی سے دل و جگر مین آتش غم و الم روز حشر تک سوزان رہیگی یہ سنکر دعبل نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ طوس مین کس بزرگوار کی قبر ہی فرمایا وہ میری قبر ہے عنقریب طوس جلے زیارت اور آمد و رفت مومنین کا ہوگا۔ غرضکہ اسی حالت مین لب نہر بیرون شہر پناہ خدام اور مہتمان کفش کن وغیرہ سے ملاقات ہوتی ہی اور وہ زائرین کو اپنے مکانات مین لیجاتے ہین اہل ہند اکثر مکان حاجی شیخ عبدالرحیم خادم

درگاہ مین دم نقارخانہ او ترتے ہین اور بعضے شیخ غلام حسین بن غلام رضا مہتمم کفش کن ہندی کے مکان مین اوترتے ہین انکو حقوق کا متعلقہ اور کرایہ مکان بھی دینا ہوتا ہے اگرچہ یہ شہر درمیان پہاڑون کے خوب آباد وبا رونق وفضا ہے اور کاروان سراے مال تجارت کی علحدہ اور زائرین کی علحدہ بکثرت ہین مگر اکثر زائرین عرب وعجم وہندی مکانات کرایہ مین اوترتے ہین جہان حوض وغیرہ سے آرام ہوا ور روضۂ اقدس کے بھی قریب ہو۔ اور داخلہ شہر اکثر فی زمانا ماہ ذیقعدہ مین ہوتا ہے کوئی قافلہ عشرۂ اول اور کوئی عشرۂ ثانی اور کوئی عشرۂ ثالث مین پہونچتا ہے اور ماہ ذیحجہ مین بعد عید قربان کوچ ہوتا ہے اسلیے کہ آمد فصل سرما کی وحشت ہوتی ہے

آبادی شہر

قریہ طوس وسناباد ملکر ایک شہر بزرگ ہوا ہے اور بنام مشہد مقدس مشہور ہے اور گرد باغات سرسبز وشاداب ہین اور زراعت بھی خوب ہے اسکے بعد شہر پناہ جسکے کئی دروازہ ہین اور اندر اسکے آبادی مکانات وبازارین پختہ ہین۔

داخلہ شہر کے بعد زائرین فوراً حمام جاکر آداب وشرائط غسل اور تبدیل لباس کرکے ہمراہ خادم حرم مین جاکر بکمال اشتیاق دعاے اذن پڑہتے ہین اوسوقت دل پر ایک حالت طاری ہوتی ہے اشک خود بخود جاری ہوتے ہین بعدہ روضہ مین زیارت منقولہ پڑہتے ہین اور نماز زیارت پڑہکے گرد طواف کرتے ہین اور سرہانے گوشۂ تنگ مین صلوات پڑہتے ہین اور ہارون رشید لعین اور مامون رشید شقی پر لعن کرتے ہین اور جملہ عزیز واقربا اور احباب ودوستان وطن اور سب برادران ایمانی زندہ ومردہ کی طرف سے بہ نیابت زیارت کرتے ہین اور دعا کرتے ہین اور حوائج دنیا وآخرت بواسطۂ آن حضرت خدا سے طلب کرتے ہین کہ محل اجابت ہوتا ہے بعدہ مشغول تلاوت قرآن ودعا ہوتے ہین اور ہر روز نماز جماعت پنجگانہ اور وعظ ومجالس عزا مین بعد زیارت وغیرہ کے شریک ہوتے ہین اور رفتہ رفتہ ہفتہ عشرہ مین سب حالات ومقامات معلوم ومشاہدہ ہوتے ہین۔

بیان روضۂ اقدس مع حوالی و اطراف

وسط شہر مین روضۂ اقدس ہی پنجرۂ ضریح انور ایک نقرئی دوسرا طلائی مرصع اور سیم پنجرۂ فولادی ہی زیر قبۂ انور قنادیل طلائی و نقرئی آویزان ہین اور شیشہ آلات عمدہ ہر شب روشن ہوتی ہین اور جا بجا ساعات لگے ہین اور فرش سنگ مرمر کا نہایت عمدہ ہی اور دروازہای بزرگ ہر طرف نقرئی ہین قبۂ اقدس کلان بارفعت و شان اوپر طلائی ہی اوسکے محاذی دو گلدستہ مینار بزرگ بلند طلائی ہین پس پشت صحن قدیم بزرگ گرد عمارات بارونق ہین ایوان طلائی نہایت عمدہ و کلان ہی اور صحن سنگین ہی درمیان صحن کے نہر جاری ہی اس نہر کلان کا پانی کثرت استعمال انسان و حیوان سے گندلا رہتا ہی اسلیے آب سرد و شیرین و صاف سقہ انہار سے سقے لاتے ہین اونکو فی مشک دو شاہی دیتے ہین اور یخ بھی ارزان ہی اور سقہ خانہ طلائی ہی دم دروازہ دکاندار انگشتریہاے کندہ وغیرہ فروخت کرتے ہین اور بالاسے دروازہ دیگر ساعت کلان ہی اسطرف ہر دروازہ پر کفش کن ہی اس صحن کے ایک گوشہ مین مدرسہ کلان اور دوسرے گوشہ کیطرف دربارے بازار وغیرہ ہین اور اسکے بالا و پائین دو بازار عمدہ و بزرگ بدون سقف ہین جنمین نہر جاری ہی اور لب نہر درختان میوہ دار ہین اور فانوسہاے کلان نصب ہین ایک خیابان بالا اور دوسرا خیابان پائین کہلاتا ہے اسمین اکثر حمام اور کاروان سراے وغیرہ ہین اور اس بازار مین دنیا کی نعمتین اور لباس و کپڑے اور ظروف وغیرہ اور ہر قسم کا میوہ عمدہ اور انگشتری عقیق سرخ و سفید و زرد کندہ اور دیگر اشیا اور عین الحرا اپنے لبستیا وغیرہ فروخت ہوتے ہین کیونکہ آمد و رفت قافلون کی ان دونون خیابان مین سے ہوتی ہی جو مومنین عرب و عجم اور ہندی راہ نیشاپور سے کہ راہ سلطانی مشہور ہی آتے ہین وہ خیابان بالا سے آتے جاتے ہین اور جو مومنین راہ ہرات سے آتے ہین وہ خیابان پائین سے آتے جاتے ہین وہ اکثر اہل کشمیر اور اہل کابل و قندہار اور ہرات و گرشک وغیرہ ہوتے ہین افغانستان مین چار قومین شیعہ ہین جو

وہان فارسی وان کہلاتے ہین ایک قزلباش یہ لوگ ذی فہم اور صاحب قلم اور خلیق ہین دوسرے اہل بربر یعنے ہزارہ جہان کا برک مشہور ہی تیسرے بنگش چوتھے بیات جو اکثر غزنین کے باشندہ ہین یہ سب لوگ مشہد مقدس مین بھی بستے ہین۔

اور طرف بائین صحن نو ہی گرد عمارات بارونق برنگ کاشانی منقش ہین ایوان بزرگ طلائی ہی دروازہ ہاے کلان نقرئی ہین ہر طرف کفش کن متعدد ہین جانب جپ کفش کن ہندی بھی ہی قریب اوسکے حجرہ ہاے خدام ہین جو چھ سو نفر ملازم درگاہ ہین اسیطرف قبہ الہ وردی خان مرحوم ہی یہ وہ اعجمی ہی جو دروازہ پر کھڑا رہتا تھا اور نادرشاہ مرحوم نے جس سے کہا تھا کہ مین اندر زیارت کو جاتا ہون اگر اتنی دیر مین تو بینا نہ ہوا تو قتل کرونگا اوسنے صدق دل سے بخوف جان دعا کی فوراً بینا ہوا پس نادرشاہ نے اوسکو اپنا وزیر کیا اور عہد وزارت مین یہ قبہ بنوایا جسمین دفن ہی اور درمیان صحن کے سقہ خانہ طلائی ہی قریب اوسکے حوض سنگین ہی نہر بعض اوقات اوسمین جاری رہتی ہی ہر حجرہ و اُطاق دونون صحن قدیم و جدید مین قبرستان ہی اور قبرون پر پتھر بطور فرش کے ہی ایک گوشہ مین اندر حُجرون کے فیروزہ والون کی دکانین ہین اونکے پاس فیروزہ عمدہ ہوتا ہی۔

روبرو روضۂ اطہر کے مسجد گوہر شاہ بزرگ و بلند ہی جسکے سات دروازہ ہین ہر محلہ کیطرف ایک ایک دروازہ ہی فی زمانہ تھا اوسمین آٹھ منبر ہین ہر منبر کے پاس نماز جماعت ہوتی ہی بعد نماز کے مسائل طہارت اور صلوٰۃ اور صوم اور حج و زکوٰۃ و خمس اور معاملات بطور وعظ بیان ہوتے ہین بعدہ ذکر فضائل و مصائب ائمۂ ہُدیٰ ع ہوتا ہی اسطرف روضۂ اقدس کا دروازہ نقرئی بزرگ ہی جسکے باہر حجرہ مین وہ پتھر بطور تخت بلند کے رکھا ہی جسپر حضرت کو غسل دیا گیا تھا اوسکے اندر حجرہ کی دیوار مین وہ سینی نصب ہی جسمین رطب زہر آلودہ کہلائے گئے تھے اسطرف و کفش کن بھی ہین۔ بالاے سر اقدس اندر ایک مسجد نہایت عمدہ ہے اوسکی محراب و فرش سنگ مرمر کا ہی وہان بھی نماز جماعت اور تلاوت قرآن و دعا ہوتی ہی

اور ضریح اقدس کے گرد چند رواق باشوکت و شان ہین سقف برنگ کاشانی آراستہ اور فرش سنگ مرمر کا جنمین اکابرین بلاد مدفون ہین اور بعض مقام پر قالین اور شطرنجی اونکا عمدہ فرش ہوتا ہی زائرین عرب و عجم اور ہندی وغیرہ زن و مرد بکثرت ہوتے ہین - باہر اوسکے صحن بزرگ ہی اوسکے پس پشت بازار حضرت پختہ مسقف عمدہ تخمیناً ایک میل تک ہی اوسمین تاجر دوکاندار اقسام و انواع کے لباس اور کپڑے اور کتب وغیرہ فروخت کرتے ہین نہایت بارونق ہی اوس بازار کے دو دروازہ مسجد گوہر شاہ کے طرف بھی ہین مسجد کے جانب راست دیوار پر لکھا ہی قال النبی صلعم المؤمن فی المسجد کالسمک فی الماء اور جانب چپ تحریر ہی المنافق فی المسجد کالطیر فی القفس اور صحن ہوسے چوراہ طرف اس مسجد کے ہی اوسی جگہ حجرہ مین قبر شیخ بہاؤ الدین محمد علیہ الرحمہ کی اور متصل دروازہ حجرہ اوسکے برادر زادہ سعید عبد الصمد کی قبر ہے یہان دن کو بھی اکثر شمع روشن رہتی ہی اوسکے آگے بازار کوچک سے ہوکر راہ مسجد ہی اوسمین حوض بزرگ ہی گرد حوض کے جوے پختہ جاری ہی

للہ الحمد آنکہ از توفیق رب ذو العلا	من شدم از زائران مشہد شاہ رضا
چشم و دل واکردہ دیدم چون رسیدم با ادب	از زمین تا عرش اعظم مطلع نور خدا
ذکر گویان چشم گریان تا مقام کفش کن	چون رسیدم با خلوص و با دل صدق و صفا
ظلمت عصیان ہمہ شد منعدم لاریب فیہ	یافتم در قلب خود مملو ہمہ نور و ضیا
بر رواق کہ سقاخانۂ آنحضرت است	چشمۂ کوثر ازان نجات گرفت و اختفا
جرعۂ زان آب نوشد ہر کہ از روے خلوص	از مرضہاے معاصی بیگمان یابد شفا
مسجدش دیدم کہ گویا مسجد اقصیٰ ہست او	چون در آن رفتم نمودم جملہ آدابش ادا
سجدۂ تعظیماً نمودم سر نہادم بر درش	خاک ایوان طلائی شد بچشمم توتیا
سینئی دیدم در انجا نصب بر دیوار ہست	زہر مامون دادہ در او شاہ را واحسرتا
در زیارت نامہ خواندن سعی کردم ہر طرف	سیما در نسبت سر سپہر شہید کربلا

نالہا از دل کشیدم خاک بر سر ریختم ... آن زمان اندر طواف مرقد شاہ رضا[۴]

از برائے والدین و اقربا ہمسایگان ... ہم برائے دوستان از مرد و زن کردم دعا

بار الٰہا کن نصیب دوستان سال دگر ... ہم نجف ہم کربلا ہم مشہد شاہ رضا[۴]

کاظمین و عسکرین سرداب شاہ ذو المنن ... ہادی اہل جہان و حامیٔ دین خدا

بیان لنگر خانہ و بیمار خانہ وغیرہ

مطبخ یعنی باورچی خانہ تین ہیں ایک ملا و طلاب کے لیے ہے جو مدرسہ میں بقدر ضرورت صرف و نحو اور ادب و منطق تحصیل کر کے بالکل علم اصول و فقہ و کلام اور تفسیر و حدیث میں مشغول رہتے ہیں اور وقت معین میں درس خارجی میں شریک ہوتے ہیں اور بعض ملا و آخوند حجرہ و اطاق ہائے حرم میں بعد نماز مغرب میں رسالہ سراج العباد و نخبہ اور مسئلہ فتاوی سرکار حجۃ الاسلام جناب حاجی آقا میرزا محمد حسن الحسینی دام ظلہ اللہ العالی کا درس دیتے ہیں اور یہ طریقہ ہرات و قندھار میں بھی جاری ہے بلکہ دکاندار اور تاجرین وغیرہ کو زبانی مسائل ضروریہ معاملات تک یاد کراتے ہیں۔

دوسرا باورچی خانہ خدام کے لیے ہے جنکی نوکری شب کو باری باری ہوتی ہے یہ لوگ بعد نماز صبح اپنے حجرہ بزرگ میں ذکر تفسیر و احادیث اور فضائل و مصائب کر کے بعد تقسیم چائے و قلیان کے برخواست کرتے ہیں اور دوسری جماعت حاضر ہوتی ہے اور لباس بالائی علما و فضلا و طلبہ اور خدام و روضہ خوانوں کا مثل ساکنان شہر قم کے ہے اور بیان مقدسین و ابرار سعیدہ میں یہ دعا پڑھتے ہیں اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً وَّاَمِتْنِیْ مِیْتَۃً طَیِّبَۃً وَّاجْعَلْنِیْ مِنْ خِیَارِ الْعَالَمِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الْاَکْرَمِیْنَ۔

تیسرا باورچی خانہ زائرین کے لیے ہے بسبب آثریت کے فصل زواری میں ہجوم ہوتا ہے اسلیے ہر شخص کو نہیں پہونچتا ہے اکثر مساکین و فقرا لیجاتے ہیں یا وہیں کھاتے ہیں اور امرا کے لیے بذریعہ خادم تبرکا ایک وقت کھانا پلاؤ و چلاؤ و نان و کباب اور شیر برنج وغیرہ آتا ہے وہ

بغرض انعام کے ناظر یعنے دار وغہ بہیجتا ہی۔
شفاخانہ جسکو بیمارخانہ کہتے ہین متعلق حکیم باشی کے ہی وہان مریضونکا علاج ہوتا ہی اور دوا ملتی ہی۔ علما و فضلا و طلبہ اور روضہ خوان بکثرت ہین علما مین جناب شیخ محمد تقی صاحب سلمہ اللہ العالی فی زماننا مرجع خلائق ہین شہر مین ماتم سراے اور حمام مردانہ و زنانہ اور مساجد بکثرت ہین حمام بزرگ اور حوض متعدد وکلان و گرم ہوتے ہین اور جا بجا کن کسیقدر خناک ہوتے تمامی اقلیم فارس وہرات کے حامون کے جابجا کن مین تصاویر شاہان وپہلوانان نامی وغیرہ دیوارون پر بنی ہین ایسے مقام پر نماز مکروہ ہی یعنے ثواب کم ہی اور چاے وحقہ کا استعمال کرنا مضائقہ نہین ہے۔

ملازمان درگاہ ملائک سپاہ

خدام و فراش یعنے پیادے سپاہی اور چار وبکش مہمان کفش کن اور سقے بکثرت ہین اور اوقات معینہ مین بکار متعلقہ مصروف رہتے ہین اور بوقت رخصت وداع کے اغنیا سے بعضے انعام لیتے ہین۔

قتلگاہ

روضۂ اطہر سے باہر ایک قبرستان بزرگ ہی جہان حضرت کو زہر دیا گیا تہا یہ مقام اوس زمانہ مین باغ تہا حضرت نے خرید کر کے وقف فرمایا تہا اب وہان گورستان بزرگ ہوا ہی اور وہان مسجد و غسل خانۂ اموات بہی ہی اور ہر قبر پر سنگ بزرگ کندہ لگا ہی وہین چند علمائ شیخ طبرسی علیہ الرحمہ وغیرہ بہی دفن ہین اور کنارہ آبادی شاہزادہ سید محمد عترت حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام کا روضہ ہی اور دوسری طرف قتلگاہ کے دکاندار سنگین ظروف اقسام وانواع کے نقشین دیگ و پیالہ اور کاسہ چاے دان نمکدان حقہ اور صراحی وغیرہ عمدہ فروخت کرتے ہین مشہور ہے کہ حضرت نے ایک دیگ اس سنگ کی بنواکر کہانا تیار کرایا تہا اوسی ایک دیگ سے ہزارون مساکین کو سیر کیا اور خدا نے اوس سنگ کو یہ صفت عطا فرائی کہ جس گہر مین یہ ظرف استعمال کیا جاوے وہان برکت ہوتی ہی اور ذکر اس سنگ کا تحفۃ الزائرین

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے بھی تحریر فرمایا ہے اور کنارۂ آبادی قدمگاہ بھی ہے۔
واضح ہو کہ یہ شہر بزرگ خوب آباد ہے خیابان بالا و پائین میں کاروان سراے بکثرت ہیں تاجرین طہران و اصفہان اور کشمیر و کابل و قندہار و ہرات و بخارا بھی بہت ہیں ہر چہار طرف سے مال آتا جاتا ہے عشق آباد یہان سے دو تین منزل دور ہے وہان تک ریل روسی ہے فیروزہ کا معدن قریب نیشاپور انگریز نے اجارہ لیا ہے مگر مال بہت آتا ہے یہان سے خرجین ہاے بجید ایصال و دیار میں روانہ ہوتی ہیں اسلیے فیروزہ اب کسیقدر گران ہے اور دکاندار اصلی رنگ اور دست مصنوعی رنگا ہوا نا واقف لوگون کے ہاتھ فروخت کرتے ہیں علاوہ اسکے پوستین و برک و ماہوت نشکن و بانات رنگ برنگ اور چھینٹ قلمکار اور شال و جراب اور انواع و اقسام کے کپڑے وغیرہ اور سماور و ہزار پیشہ یعنے وہ صندوقچہ جسمین فنجان و استکان وغیرہ رکھتے ہیں اور ظروف مسی و گلی وغیرہ بکثرت ہیں یہان کے قلمدان و کفش کیمختی اور زیر پائی اور موزہ وغیرہ عمدہ ہوتا ہے اور پلاؤ و چلاؤ اور انواع و اقسام کی نان و کباب و شیر برنج اور روغن ماست و دوغ و سرشیر یعنے بالائی وغیرہ اور شلجم و چقندر اور خیار ہیں اور کدو و مدور و دراز اور پالک و مولی و فلفل اور دال عدس و مونگ جسے یہان ماش[ف] کہتے ہیں وغیرہ اور ہر قسم کا میوہ مثل ہندوانہ و خربزہ و انار و انگور چند قسم کے یعنے غورہ و سیاہ اور پستہ بکثرت بازارون میں مہیا رہتا ہے آرد گندم بنجلی کا ہوتا ہے علاوہ اسکے ایک قسم کی نان گندہ مدور جسکو نان خانگی کہتے ہیں بکثرت بکتی ہے مگر سخت ہوتی ہے۔ اس اقلیم کے حجرہ ہاے کاروانسراے اور اطاقہاے مکانات میں دیگدان بجنبہ بنے ہیں اور دودکش ایسا بنا ہوا ہے کہ دہوان اوپر سے باہر چلا جاتا ہے علاوہ اسکے درمیان حجرہ کے ایک گودال ہوتا ہے اوسمین فصل برف و باران شدت سرما مین منقل برنجی یا آہنی اور غربا گلی بزرگ زغال و آتش سے پُر کرکے رکھتے ہیں اوسپر چوبی مطابق گودال کے عرض و طول و بلندی میں رکھتے ہیں تا زمین سے برابر رہے اوسپر لحاف بزرگ ڈالکر شب کو خواب بآرام تمام کرتے ہیں اور دنکو زانو پر رکھکر کام سوزن کاری وغیرہ کا کرتے ہیں آدمی

[ف] دال ارہر و ماش ممکن نہیں ہے ۱۲

بوریا او سپر شطرنجی اونی یا قالین او سپر گبہ نرم فرش کرتے ہین اور گرد و نشگی رکھتے ہین اور سماور گرم ہوتا ہی چاے کا دورہ چلتا ہی یہان چارپائی کا دستور نہین ہی اور وقت چاشت اور عشا نان گرم اور گوشت دنبہ اور تخم مرغ اور شیر گرم اور کشمش بادام و چغوزینے اخروٹ وغیرہ کھاتے ہین اور سکنجبین اور آب سرد ملاکے پیتے ہین آب گرم سے ہاتھ دہوتے ہین۔

بیان انتظام ملکی

حاکم یہانکے فی زماننا پادرسلطان رکن الدولہ دام اقبالہ نہایت مدبر و دلیر و جری و بہادر فن سپاہ گری مین یکتاے روزگار ہین سواران جرار ترک و ترکمان وغیرہ کی بیرون شہر گاہ گاہ خود قواعد لیتے ہین اور فصل بہار مین اکثر سرحدون پر بطور دورہ سیر و شکار کو جاتے ہین اور باقی زمانہ مین کاغذات ملکی و مالی ملاحظہ کرتے ہین اور بعض اوقات مین زیارت روضہ اقدس و تلاوت قرآن وغیرہ مین مشغول رہتے ہین رعایا پرور و مسافر نواز مشہور ہین ٹیلیگراف خانہ یعنے تار گھر اور پوستہ خانہ جسکو چاپر خانہ کہتے ہین اور دیوان خانہ پختہ و عمدہ ہین آمدنی تمام ملک خراسان کی روضہ اقدس ہی مین صرف ہوتی ہی حاکم و اہل دفتر و فوج وغیرہ سب ملازم درگاہ ملائک سپاہ ہین مسموع ہوا کہ سلطان طہران اس ملک کا خراج نہین لیتے ہین زیارت و جاروب کشی کے واسطے اپنے اوقات فرصت مین حاضر درگاہ عرش اشتباہ ہوتے ہین۔ سفیران روس و لندن بھی یہان ہین اونکو قونسل کہتے ہین دفتر قونسل لندن مین اہل دفتر مسلمان و ہندو ہین ڈاک برابر ہر طرف جاری ہی مگر سوار لیجاتے ہین لکھنؤ سے خط احقر کے برادر عزیز حاجی مرزا جعفر علی سلمہ اللہ العالی کا مورخہ ۲۸ ماہ شوال ۱۳۰۳ھ ٹکٹ چسپان ۲۴ ماہ ذیقعدہ سنہ مذکور کو معرفت حاجی شیخ عبدالرحیم خادم کے پہونچا نیم قران محصول دینا پڑا اگر کسی کو خط روانہ کرنا ہو تو عبارت لفافہ یون چاہیے۔ لفافہ ہذا در ملک خراسان شہر مشہد مقدس بمکان حاجی شیخ عبدالرحیم خادم رسیدہ بفلان برسد۔ حاجی صاحب ممدوح کا مکان پختہ و عمدہ و وسیع ہی صحن مین حوض ہی کرایہ مکان و حق زیارت خوانی

ستو سطین آٹھ دس قران اور اغنیا صدہا قران دیتے ہین آور اکثر اہل ہند یہین اوترتے ہین
انکے دو فرزند ہین اور ایک خواہرزادہ سید حسین کربلائی یہ سید بزرگوار نہایت کم سخن اور راستگو
ہین کل کام خصوصاً تبدیل زر نقد انکی معرفت سے بہتر ہی اسلیے کہ سکۂ چرخی طہران ہرات تک
چلتا ہی بازہم سکۂ ہراتی ہی مشہد مقدس سے لینا چاہیے ورنہ کسیقدر نقص صراف ضرور لیتے ہین

بیان مراجعت

عرب و عجم اور اکثر اہل ہند راہ سلطانی سے واپس جاتے ہین جس راہ سے آئے تھے یہ راہ خوب ہے
اور بہت جلد قافلہ واپسی کے وقت جاتا ہی کیونکہ کاظمین شریفین سے خانقین سرحد روم تک
۶ منزل اور سرحد ایران سے مشہد مقدس تک ۵۰ منزل کل ۵۶ منزل ہین اگر مکاری
یعنے چروہ دار عرب جا بیجا بلاوجہ مقام یعنے لنگ نہ کرے تو قافلہ ایک ماہ اور ۲۶ دن مین
پہونچسکتا ہی جسکے اڑہائی بلکہ پونے تین مہینے لگتا ہی جس سے طول سفر اور خرچ کی زیادتی
ہوتی ہی اور وقت مراجعت کے ہر جگہ مقام و توقف نہین کرتا ہی۔ آور زائرین اربعین
یعنے بستم صفر کی مخصوصی کربلاے معلی مین کرتے ہین خوش نصیب اونکے کہ بہر زیارت دورہ سے
مشرف ہوتے ہین آور بعضے اہل ہند قم تک جاکر راہ اصفہان و شیراز سے ابوشہر مین جاکر
بسواری جہاز بمبئی جاتے ہین یہ راہ شیراز سے ابوشہر تک سخت گذار ہی آور بعضے براہ کرمان
وغیرہ بندر عباس جاتے ہین یہ راہ ہموار اور بعض جگہ سخت گذار ہی آبادی دور دور ملتی ہے
اس راہ سے اکثر اہل تجارت تاجرونکا اونٹونپر آنا جانا ہی۔
آور مومنین افغانستان یعنے اہل ہرید و قزلباش و بنگش و بہایت اور بعضے کشمیری راہ
ہرات سے جاتے ہین انکی آمد و رفت اسطرف دشوار نہین ہی بازہم قندہار راہ احمد شاہی کے
جانے والے پروانۂ راہداری ہرات سے حاصل کرتے ہین اسطرف فقرا ہندی ایک یا دو نفر
اونکے قافلہ کے ساتھ جاسکتے ہین بشرطیکہ زبان فارسی جانتے ہون اور لباس شکل اونکے ہو
ورنہ سرحد پر جاسوسی کی علت مین ماخوذ ہونگے اور اگر قافلہ صرف اہل ہند کا ہو اور زن

ومرد، ۳۰ یا ۴۰ نفر یا زیادہ ہون تو بدون خطوط و اجازت قنسل لندن کے سرحد افغانستان سے گذرنا محال ہے اور حاکم سرحد برابر واپس کرتا ہے وہ بھی اگر امن ہو ورنہ لوٹ لیتے ہین لہذا اس مقام پر کچھ بیان اسکا اجمالاً ضرور ہے۔

تدبیر مراجعت براہ ہرات وغیرہ

علما و امرا و رؤسا اور اغنیاے اہل ہند کو اس سفر دور و دراز کو بہی مین ایک خط اپنے حاکم ملک کا بنام سفیران ممالک دیگر حاصل کرنا مناسب ہے اجمالاً بشکل اس عبارت کے کہ فلان شخص ساکن شہر فلان فلان مقام زیارت کو جاتے ہین اگر عند الضرورت خواہش امداد کرین تو دریغ نہ کرنا چاہیئے۔ پس اس خط کے ذریعہ سے بشرط ضرورت سفیر بغداد سے جسے وہان بالیوس کہتے ہین ملاقات اچھی طرح ہو سکتی ہے اور شنوائی حسب دلخواہ بقدر امکان کریگا اور سفیران مقررہ اقلیم فارس سے کوئی ضرورت امداد کی نہین ہے وہان کے حکام ملکی و مالی کو خود خاطرداری زائرین کی مدنظر رہتی ہے اور اونکے حال پر التفات کرتے ہین اور راہ مین بہی امن و چین ہے ہان اگر شاہ کی ملاقات کسیکو منظور ہو تو سفیر کی معرفت سے ممکن ہے اور اگر بسبب کمی زاد راہ یا تلاطم سمندر یا بخیال بے احتیاطی جہاز کے راہ خشکی ہرات و قندہار سے مراجعت منظور ہو تو اوسوقت سفیر دولت انگلشیہ مقررہ مشہد مقدس سے امداد کی ضرورت ہوگی۔ اور وہ حسب درخواست جسکے چند قران صرف ہوتے ہین ایک خط سفارشی بزبان فارسی مع دستخط و مہر دفتر کے بنام نائب الحکومت ہرات مثلاً باین مضمون لکہوا دیتا ہے کہ فلان شخص مع اسقدر ہمراہیون کے زیارت مشہد مقدس سے فارغ ہو کر آپکے قلمرو سے براہ خشکی اپنے وطن ہندوستان کو جاتے ہین آپ براہ توجہ بحفاظت و اکرام انکو روانہ کرین اور ایک خط بنام سفیر ہرات کے بہی اسی دفتر سے ملتا ہے تب اسطرف سے روانگی ممکن ہوتی ہے یہان اہل دفتر کو چند قران از جانب سردار قافلہ انعام دیئے جاتے ہین تو کارروائی دو تین دن مین ہوتی ہے جب خطوط سفارشی حاصل ہوتے ہین

توکرایہ کش بذریعہ خدام کیا جاتا ہی عرب قاطرچی اسطرف نہین جاتے ہین عجم جروہ دار ہرات تک جاتے ہین اور اگر شتر کی سواری منظور ہو تو اسطرف وہ بکثرت آتے جاتے ہین اور کرایہ شتر کا بہ نسبت قاطر کے کم ہی لیکن رفتار شتر کی سست ہوتی ہی اسلیے اہل ہند حتی الامکان اوسکو پسند نہین کرتے ہین بلکہ قاطرچی عجم سے کرایہ طے کرکے اپنے کجاوہ و محمل وغیرہ ہمراہی کے آخر روز مرخص ہوتے ہین اسلیے کہ دروازۂ شہرپناہ بعد مغرب کے بند ہوتا ہی جب قافلہ روانہ ہوتا ہی تو راہ اوسکی گوشہ مشرق و جنوب مین ہی اور اس راہ مین سمت قبلہ حد جنوب سے جب مسجد کلان مین قطب نما دیکھا جاوے تو سوا دو حصہ مائل بدست راست معلوم ہوتا ہی اور باقی حالات کرایہ و منازل نقشۂ ذیل سے ظاہر ہین۔

نقشہ کرایہ قاطر مشہد مقدس سے ہرات تک۔

تخت روان	۱۳ - تمن	یعنے عصـ۵۲ـہ کلدار مروجہ ہندوستان
کجاوہ	۶ - تمن	۲۴ روپیہ
محمل	۶ - تمن	۲۴ روپیہ
سرنشین	۳ - تمن و ۲ ریال قران	۱۲ روپیہ

واضح ہو کہ اکثر جروہ دار عجم خلیق و مطیع ہوتے ہین اور بیکار طالب انعام نہین ہوتے اگر کچھ دیا تو خوش ہوتے ہین اور اسطرف کے سفر مین خیمہ ضرور ہمراہ رکھنا چاہیے ورنہ دقت ہوگی اسطرف ڈاکخانہ تو ہین مگر ٹیلیگراف نہین ہی اور نہ قہوہ خانہ ہین۔

نقشۂ منازل راہ ہرات تا تخت ایران

نام منزل	تعداد فرسخ	حالات اجمالی مفید مسافر
بیاض حوض معروف حوض عطار	مشہد مقدس سے ۵ فرسخ	بیرون شہر لب جوے دو تین ساعت مقام ہوتا ہی بعد نماز مغرب غذا کہا کر جو شہر سے ہمراہ لاتے ہین سوار ہو کر کوچ ہوتا ہی راہ ہموار ہی گرد کوہ ہاے کوچک ہین اثناے راہ قریب دو جوے آب

		جاری تھی ہی اور ایک جگہ آب انبار بھی ہی اہل دہ فصل گرما مین تنبو تانکر صحرا مین مع اثاث البیت رہتے ہین اس قریہ مین چند مکان اور ایک کاروان سرای کوہ پایہ خراب شدہ ہی زائرین لب جوے زیر درختان اوترتے ہین یہان درخت کم ہین اسلیے بعضے خیمہ مین اور بعضے کجاوہ مین دن بسر کرتے ہین اور صرف نان گندہ خانگی اور ماست و دوغ اور روغن و ہیزم ملتا ہی اہل قریہ تنگ اور بعضے بربری ہین۔
جام سلیمان	حوض عطار سے ۵ فرسخ	راہ ہموار و صاف دامن کوہ مین ہی بعض جگہ چشمے جاری ہین یہ قریہ آباد ہی گرد اوسکے خندق ہی نان گرم اور گوشت تمام دنبہ کا اور برنج گندہ اور روغن و ماست و دوغ اور ہیزم وغیرہ ملتا ہی آبادی از پانی انہار سے لیا جاتا ہی بیرون آبادی نہر بھی جاری ہی مسجد و ماتم سرای و حمام تو ہی مگر کاروان سرای نہین ہی مسافر بیچ باغ میز اوترتے ہین زراعت خوب ہی بعد غروب صبح تک ہوا خنک رہتی ہی اور نیز مال تجارت بکثرت آ جاتا ہی۔
کاریز نو	جام سلیمان سے ۱ فرسخ	راہ ہموار و صاف ہی گرد و پیادہ ہین اثنائے راہ ایک جگہ جوے آب جاری ہی راہ بعض جگہ ریگستانی اور بعض جگہ پتھریلی ہی قریہ آباد ہی اکثر اہل بربری بعضے ہزارہ بستے ہین یہان صرف نان خانگی اور برنج گندہ اور ماست و دوغ اور ہیزم ممکن ہی اور فصل گرما مین ہندوانہ و خربزہ شیرین و شاداب اور خیار بکثرت ملتا ہی کاروان سرای نہین ہے مسافرین باغ مین لب جوے آب سرد و شیرین اوترتے ہین۔

لنگر جام	کاریز نو سے ۴ فرسخ	راہ ہموار و صاف ہی بعض جگہ جوے آب جاری ہی سر راہ قریہ کو چک ہی اس قریہ مین عترت ائمہ ہدی ع سے شاہزادہ سید قاسم و یوسف کا روضہ کلان ہی اور ابو درواکا بھی مزار ہی گرد اوسکے باغ ہی اہل قریہ ترک عراقی شیعہ ہین جو عہد دوست محمد خان والی کابل مین ہرات سے فرار کرکے یہان آباد ہوے ہین اس جگہ صرف نان خانگی گندم اور روغن و ماست اور دوغ و شیر و پنیر ملتا ہی اور فصل گرما مین خیار اور ہندوانہ اور کدو ملتا ہی مسافر کاروانسرا کو چک مین لب جوے آب اوترتے ہین جسکے کنارہ پر درخت ہین قریب اسکے ایک قریہ آباد ہی اوسمین قزلباش و تیمور رہتے ہین اور وہ سب اہل حرفہ و کاشتکار ہین ۔
جام تربت	لنگر جام سے ۴ فرسخ	راہ ہموار و صاف ہی سر راہ جوے آب جاری ہی اصل قریہ کی قدیم آبادی اندرون قلعہ ہی اور بیرون قلعہ بطرز حال مکانات بنے ہین ۔ یہان قریب سو گھر کے لوگ قزلباش و افغان بستے ہین سب اہل حرفہ و کاشتکار ہین کاروانسرای شاہ عباس مرحوم کی کہنہ ہی مسافرین میدان مین قریب مسجد جامع اوترتے ہین نان گندم گندہ مثل روٹ کے اور گوشت دنبہ خام اور ماست و دوغ و پنیر ملتا ہی اور فصل گرما مین انگور و ہندوانہ و خربزہ اور خیار بکثرت ہوتا ہے اور عترت حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے شاہزادہ سید قوام الدین بن معصوم الدین کا روضہ ہی باغات کی طرف مسجد جامع پختہ ہی اوسکے صحن مین افغانون کے پیر دفن ہین بڑے پیر کی قبر ۱۳ قدم لمبی ہی یہان جابجا انبار پختہ ہین آب سرد و شیرین اونکا استعمال کیا جاتا ہی حکام ملکی و مالی موجود ہین اور سپاہ بسلاح جنگی آراستہ ہی یہان اخبار نویس بحکم ملازم روس اور پوستہ خانہ یعنے چپر خانہ انگلشیہ بھی ہی منازل مذکورہ

		ہین زن و مرد لباس شہری پہنتے ہین اور لباس و زبان افغانی شروع ہے یعنے پشتو اور کلاہ یعنی نوک دار و سیر پگڑی اور لباس بالائی اکثروں کا چوغہ اور کمر مین کارد بزرگ لگی رہتی ہے اور مثل ملک عراق کے اسلحہ سب پاس نہین
کاریز طبیات	تربت سے ۹ فرسخ	راہ ہموار و صاف ہے سر راہ نہر جاری ہے اور محسن آباد راہ مین واقع ہے یہان اہل قریہ فریقین کے لوگ قزلباش و افغان ہین زبان فارسی و پشتو ہے آبادی قدیم اندرون قلعہ ہے جب سے غارتگری سے امن ہوا ہے آبادی بیرون قلعہ بھی ہوئی ہے کاروانسراے شاہ عباس مرحوم کہنہ ہے اسلیے مسافرین میدان مین لب جوے آب شیرین اوترتے ہین نان گندم و گوشت خام و شیر و دوغ و ماست و ہیزم وغیرہ ملتا ہے مشہد مقدس کے جانیوالون سے مال تجارت و بو کا گمرک لیا جاتا ہے اور بعد اس منزل کے قران سکہ شاہی تو چلتا ہے مگر پول سیاہ نہین چلتا ہے۔

واضح ہو کہ منازل مذکورہ کے اکثر اہل دہیات کو درد چشم اور جالہ یا پھلی ہے اور آب نزول گاہ کا خصوصًا فصل سرما برف و باران مین جاری رہتا ہے اسلیے یہ نسخہ چند ستا و بقدر امکان و استعداد باریک پیسکے چھان کے ایک ڈبیا مین تیار کرکے ہمراہ رکھنا نہایت انسب ہے اور یہ وزن ایک ستا و کا ہے

نسخہ سرمہ مجرب

آملہ ہندی ایک تولہ جسکو عرفًا انوہ ہلدی کہتے ہین اور ممالک مذکورہ مین میسر نہین ہے شب یمانی تین ماشہ شورہ قلمی ایک تولہ استعمال اسکا بصارت کی تیزی کے لیے بھی خوب ہے مثل مشہور ہے کم خرج بالا نشین بس برادران ایمانی کی حاجت روائی اور خوشی مین اجر و ثواب بے حد و لا انتہا ہے خصوصًا ایسے سفر مین بخل نہ چاہیے۔ بلکہ یہ مصارف گویا خمس و زکوۃ ہے انشاء اللہ تعالے

سخیان ز اموال بر میخورند	بخیلان غم سیم و زر میخورند
بخیل ار بود زاہد بحر و بر	بہشتی نباشد بحکم خبر

تحفظِ جان وغیرہ

قول معصوم ہے التقیۃ دینی ودین آبائی واضح ہو کہ یہان سے عملدار
کابل ہی اور پیروی اپنے آقا و مولا اور ہادی کی واجب وضروری ہی اگرچہ فی زماننا والی کابل
عبد الرحمن خان نے ایسا بند وبست کیا ہی کہ کسیکو کسی سے غرض نہین ہی باز ہم قوم افغان
متعصب و شریر ہیگو قتل و غارت نہین کر سکتے اسلیے کہ راہزن قتل ہوتا ہی اور خونی کو دار
کھینچتے ہین اور دزدون کے ہاتھ قطع ہوتے ہین اور حرامکار سنگسار ہوتے ہین تا ضرر رسانے
اور بدگوئی او نکی کیا کم ہی اگرچہ اسکا تدارک بھی بذریعۂ حکام ہر مقام ہو سکتا ہی مگر تا تریاق
از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود بہر حال یہ تاکید اوسوقت ہی جب ایک دو نفر تنہا بود
مسافر ہون اور اگر قافلہ بزرگ ہو تو چندان ضرورت تقیہ فی زماننا نہین ہی ہمارا قافلہ بزرگ
جہان مکانات مین اوترے وہان لا پروا ہو کر وضو کیا اور نماز پڑہی اور جہان میدان و
صحرا اور دامن کوہ مین مقام کیا وہان عبا یا چادر اوڑھ کے نماز بے تامل پڑہی اور کہا وہ
کی آڑ مین وضو کیا یہانتک کہ ہرات و گرشک و قندہار وغیرہ طے کر کے وارد چمن ہو۔
جہان سے عملداری وریل سرکاری ہی اور کرایہ کش شتر یعنے جمال و ساربان بھی ہرات سے
چمن تک قوم بیات ساکن غزنین تھے کہ وہ برادران ایمانی ہین غیر کو قریب نہ آنے دیتے
تھے اور زبان فارسی و پشتو خوب جانتے ہین باقی حالات نقشۂ ذیل سے ظاہر ہین۔

نقشۂ منازل ملک افغانستان ماتحت کابل

نام منزل	تعداد فرسخ	حالات اجمالی مفید مسافر
کوہسان	کاریز علیا تک ۶ فرسخ	راہ ہموار و صاف ہی بعض جگہ ریگستانی ہی درمیان مین دیہات کوچک و نشان سرحد ہی چار فرسخ کے بعد کافر قلعہ قدیم آتش پرستونکا خراب شدہ ہی متصل اوسکے کاروانسرائے شاہ عباس مرحوم پختہ و کہنہ ہی اوسمین افسر مع پچاس نفر افغان کے سرحد کی حفاظت کے لیے مقرر ہین وہان

قریب دو ساعت تک توقف ہوتا ہی کاغذات قنسل وغیرہ کی پرسش ہوتی ہی یہان قنسل کو جنیل
کہتے ہین اور جسکے پاس خطوط ہون اوسکو ایک سپاہی ساتھ کرکے حاکم تک آبادی مین پہونچا
دیتے ہین اگر خطوط نہون تو غیر ملک والونکو واپس کرتے ہین آور یہ دو فرسخ باقی ماندہ صحرائی
و جنگلی ہین اور بیرون قریہ نہر آب سرد و شیرین جاری ہی اوسپر پل پختہ ہی آبادی اندر چار دیواری
بطور شہر پناہ ہی اور قلعہ کہنہ و خراب ہی نان گندم و شیر و ماست اور روغن اور ہیزم ملتا ہی اور
فصل گرما مین خیار و خربزہ شیرین بہی ملتا ہی اور آرد گندم و دنبہ و خسپی ارزان ہی مسافرین پیدا
مین بیضے زیر درختان زیر دیوار قلعہ اوترتے ہین اور یہان گمرک یعنے چونگی مال تجارت ونوکا اور
حق قافلہ باشی وغیرہ فی قاطر چار قران اور فی الاق دو قران جرودہ وار سے لیتے ہین مکانات
قبہ دار گول ہین زبان فارسی و پشتو ہی و لاک کو یہان سلیمانی بہی کہتے ہین جا سہ شو نہین ہی خود
لوگ سال مین دو چار دفعہ دہوتے ہین صرف دو خانہ قزلباش ہین باقی سب افغان سنی مذہب
ہین آب سرد و شیرین انبار سے لیا جاتا ہی ڈاک گھر انگلشیہ بہی ہی اور بیرون آبادی کاروانسرائے
کہنہ شاہ عباس مرحوم کی اور قریب اوسکے بی بی بیگم کا روضہ ہی۔

قاعدہ روانگی قافلہ اہل ہند

یہانکا حاکم خط جنیل کا لیکر ہمدست سوار نائب الحکومت ہرات کے پاس روانہ کرتا ہی چونکہ
ہرات یہان سے تین منزل ہی آمد و رفت چار دن مین سوار اجازت داخلہ لیکر واپس آتا ہی
اسلیے چار پانچ روز یہان معطلی ہوتی ہے بعدہ قافلہ کو روانہ کرتے ہین اور نیز ایک سوار بطور
محافظت حراست کے واسطے ایک سوار ہرات تک ہمراہ کرتے ہین اوسکو فی یوم ایک قران خوراک کیلیے
سردار قافلہ کی طرف سے دیا جاتا ہی۔

جہالت افغانان و ہندیان

سعدیا ہر ز ازل حسن بترکان دادند — عقل و دانش ہمہ با مردم ایران دادند
عشوہ و ناز و کرشمہ ہمہ با مردم ہند — خری و احمقی و جہل بافغان دادند

ملاّ ہے وہی الف کے نام لٹھا ہی نہین جانتے ہین صرف جاہلون کے اغوا کرنے اور فریب دینے
کے واسطے ملاّ کہلاتے ہین اُنکی جہالت اسدرجہ پر ہی اگر کوئی سلام اسطرح سے کرے کہ سلامٌ علیکم تو جواب
سلام نہین دیتے ہین اسلیے کہ یہ طریقہ فارسی وان یعنے شیعہ کا ہی اگر مثل اونکے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ کہا یعنے
علیک کے آخری حروف ساکن و موقوف تو اسکا جواب وَاَلَیْكَ السَّلَامُ دیتے ہین یعنے عین کو الف سے
بدل کرتے ہین چونکہ اس مقام پیر دامن کوہ مین افواج سرکاری اور ایوب خان سے محاربہ عظیم
ہوا تھا اور ہزارون افغان قتل ہوے تھے اسلیے دولت انگلشیہ کے بدخواہ ہین عندالاستفسار چند
وجوہات دیگر بھی بیان کرتے ہین اوّل نصاریٰ ہین انسے جہاد واجب جانتے ہین دوم انکی عملداری مین
برکت نہین ہی غلہ گران رہتا ہی سوم حرامکاری بہت ہی جہانتک عملداری ہی زن بدکارہ بکثرت ہین۔
چہارم خود مختاری ہی پسر پدر کی اور زوجہ شوہر کی اطاعت نہین کرتے۔ ع

دختران راہمہ جنگ است و جدل با مادر		پسران راہمہ بدخواہ پدر می بینم

پنجم وزدی و قماربازی اور شرابخواری کا بہت رواج ہی جو اشد گناہان کبائر ہین۔

تردید

اگر مسافر ایک دو نفر ہون تو مناسب وقت جواب جاہلان باشد خموشی ہی اور اگر قافلہ بزرگ ہو
تو جواب اجمالاً یہ ہی تعجب ہی کہ باوجودیکہ تمکو ادعاے حافظی ہی قرآن کو بھول گئے یا اوسپر
عمل نہین ہی کہ کئی مقام پر الفاظ سلام ہین اور کتب احادیث ثقہ فریقین مین بھی سلام
کی یہ چار صورتین وارد ہین سلامٌ علیکم اور السلامُ علینا اور سلامٌ علیک اور
السلامُ علیک اور عین حرف صحیح کا الف حرف علت سے بدلنا کسی صرفی نے نہین لکھا ہی
اگر ہو تو دکھا دو اور باقی خیالات خام اونکے دہشت و بھول بہ وزن تول ہین۔

تدبیر چہارم معطل کوہستان

اُمرا و رؤسا کو شہر مقدس سے یا دو تین منزل کے بعد مرد ہوشیار بسواری اسپ تیز رفتار
مع خطوط سفارشی مذکورہ قبل اپنے روانہ کرنا چاہیے کہ وہ بذریعہ سفیر سرکاری حاکم

		اجازت داخلہ قافلہ حاصل کر کے بزودی واپس آوے تو البتہ معطلی نہوگی یا قنصل کا خط اس مضمون کا کہ کوہسان مین انکو معطلی نہو بنام حاکم و سفیر ہرات بذریعہ ڈاکخانہ روانہ کرانا چاہیئے تو اغلب ہے قبل ورود قافلہ حاکم کوہسان کو اجازت داخلہ قافلہ پہونچیگا اور معطلی نہوگی یہ سب امور بڑے مدبر و خلیق و رسا اور زبان دان سے انجام پاوینگے ہر شخص خصوصًا تریا قیونکا کام نہیں ہے —
شبیش	کوہسان سے ۴ فرسخ	راہ صاف و ہموار دامن کوہہاے کوچک مین ہے بعض جگہ ریگستانی اور بعض جگہ پتھریلی ہے یہ قریہ آباد ہے حاکم اور باشندہ افغان ہین اور بعضے قزلباش بھی ہین حکیم باشی کی خواہش کرتے ہین اسطرف درد چشم وغیرہ رہتا ہے نسخہ مرقومہ صفحہ ۱۲۲ مفید ہے اور درد سینہ بھی رہتا ہے اسلیے کہ شب کو ہوا سرد اور دن کو گرم و تند چلتی ہے مگر باد سموم نہین ہے اور یہان کاروان سرا نہین ہے مسافرین زیر درختان لب جوے آب سرد و شیرین اوترتے ہین نان گندہ و شیر و ماست اور روغن و ہیزم ملتا ہے اور درویشون کی قبور پر سنگہاے بزرگ و سنگ گران رکھتے ہین اور سرہانے جھنڈا کھڑا کرتے ہین تمام افغانستان مین یہی دستور ہے — **آسیاے بادی** یہان ہوا سے چکی بزرگ چلتی ہے بلند لٹھے کے اوپر سے نیچے تک تین مقام پر آٹھ آٹھ تختیان لگی ہین گرد دیوار پختہ بلند ہے شمال و جنوب مین جگہ آمد و رفت ہواے تند کی رکھی ہے باد شمال و گرد و غبار فصل گرما مین اکثر چند منزل تک بہت ہوتا ہے —

میزان معروف شکیوان	شبش سے ۷ فرسخ	راہ صاف و ہموار ہے دو فرسخ پر سر راہ کاروانسرائے شاہ عباس مرحوم کی کہنہ ہے قریب اوسکے چند دہ ہین اونمین خربزہ شیرین بہت پیدا ہوتا ہے بعض جگہ چشمے آب سرد و شیرین کے جاری ہین یہان اہل قوم افغان قوم ممدزی ہین حاجی کا اکرام کرتے ہین نان گندہ و ماست و شیر و دوغ و ہیزم ممکن ہے باغات میوہ دار اور زراعت جو و گندم بکثرت ہے فصل گرما مین خربزہ شیرین بھی ملتا ہے کاروانسرائے مین مسافرین لب جوے آب سرد و شیرین متصل باغ ہیرحلہ آبادی اوترتے ہین۔ یہان کے باشندہ پوچھتے ہین کیا تم امام ہشتم کی زیارت کرکے آتے ہو جواب دیا آرے یا بلے تو کچھ نہین کہتے ہین کیونکہ عبد الرحمن خان والی کابل کی خواہر بھی زیارت کو اسی راہ سے گئی تھی۔
شہر ہرات	شکیوان سے ۵ فرسخ	راہ صاف و ہموار ہے گرد کوہسار ہے کو جانب ہین دست چپ کا پہاڑ جادہ کے قریب ہے بعض جگہ جوے آب جاری ہے دو فرسخ سے نو عدد مینار بلند مسجد جامع قدیم تیموری کے دکھائی دیتے ہین مشہور ہے کہ اسکے بارہ مینار تھے یہ مسجد شہید ہوئی تھی بعدہ کھود کر بحکم حاکم اینٹ اوسکی قلعہ مین لگائی گئی اوسوقت باقی نو مینار جانب مشہد مقدس کسیقدر خم ہوے گویا بزبان حال فریاد کی اوسوقت قاضی کو خبر ہوئی اوسنے حاکم کو منع کیا تو یہ نو مینار باقی رہے بیرون شہر دور تک ہر طرف مکانات پختہ و بلند اور زراعت اور باغات سرسبز و شاداب بکثرت ہین اور نہرین آب سرد و شیرین کی جاری ہین اس مقام پر قافلہ کو ایک دو ساعت توقف کرنا چاہیے اتنی دیر مین چہروہ دار مع سوار ہمراہی کے داخل شہر ہوکر خط جنرل کا سفیر ہرات کو پہونچا دے

تاکہ وہ قافلہ کے واسطے مکان تجویز کرے اور اکثر زائرین کاروانسراے قزلباشان مین جو
بنام حاجی عبد الرسول مشہور ہی اوترتے ہین جسکے صحن مین حوض ہی اور نہر جاری ہی کرایہ فی حجرہ
دس قران ہی چاہیے مسافر ایک ماہ تک چاہے چند روز تک رہے اوسکے اندر تکیہ یعنے ماتم سراے
بھی ہے۔ اور سفیر دولت انگلشیہ جو قزلباشان مین باجازت حاکم ہرات پہرہ مقرر کراتا ہے
اور دروازہ شہر پناہ پر سے حکم داخلہ قافلہ کا حاصل کرتا ہی تب قافلہ اہل ہند باعزاز و اکرام
داخل شہر ہوتا ہی کیونکہ یہ شہر محض وحشی رہتا ہے سرحد روس یعنے پنج دہ دو تین منزل پر واقع ہی
اور سرحد ایران متصل ہی اسلیے جابجا پہرہ مسلح بسلاح جنگی رہتا ہی اور مال تجارت دہ تو کا
باج یعنے محصول لیتے ہین اگر بلا اطلاع سفیر داخلہ ہو تو گمرک پر دقت ہوگی اور تماشائیون کا
ہجوم ہوگا اور مسموع ہوا کہ پنج دہ کے آگے چند منزل دریاے مرغاب ہی بعد اوسکے چند
منزل کے بعد دریاے آموں ہی وہان تک ریل جاری ہی اور دونون دریا کا جسر آہنی تیار ہو
بنا ہے —

آبادی شہر

یہ شہر قدیم شہر پناہ کے اندر واسکو مین آباد ہی ایک طرف قلعہ ہی جابجا مدرسہ بلند بنے ہوئے
اور برج بہاے بزرگ اکثر مال ہندوستان مین اندر اوسکے حاکم و سپہ سالار مع بارہ ہزار
فوج جنگی ہین اور ایک طرف مکانات پختہ بلند اور بازارین مسقف یعنے سایہ دار اور
بعضے پختہ مدور ہین چار پائی کا یہان سے رواج ہی مال تجارت ہر قسم کے لباس و کپڑے
اور ظروف مسی و گلی اور غلہ وغیرہ اور اسلحہ وغیرہ اور نان و گوشت و شیر و کباب اور پلاؤ
اور برف وغیرہ بہت ہی اور فصل گرما مین ہندوانہ اور خربزہ شیرین اور انگور چند قسم
اور انار اور شفتالو وغیرہ مہیا ہی اور پستہ اور خوبانی و بادام ارزان ہی اوسکا بیان پنج دہ کی طرف
جنگل ہے اور برنج گندہ و گران ہی اکثر ترکاریان کدو و بادنجان اور فلفل وغیرہ ہوتا ہے
اور شیر و ماست و دوغ اور روغن وغیرہ نعمت ہاے بے انتہا موجود ہین باشندہ
دم دروازہ عراقی تخمیناً تین سو خانہ قزلباش یعنے میرزایان قلم یعنے منشی اور بعضے

سربازان فوج جنگی اور باقی تاجر و دکاندار اور اہل حرفہ ہین اور بہت سے تاجر و دکاندار اہل مشہد
عجم ہین اور تخمیناً پچاس خانہ سادات و مؤمنین کشمیری تاجر و اہل حرفہ ہین اور دو سو گھر ہنود و
اور یہود تاجر جنسے جزیہ لیا جاتا ہے باقی سب افغان اور اکثر فوجی شہری ہین اور کاروانسرائے
متعدد اور مسجد جامع قدیم اندرون شہر بزرگ و کہنہ ہے اور دیوانخانہ اور قیدخانہ وغیرہ
عہد نادرشاہ مرحوم وغیرہ کا پختہ و عمدہ ہے اور چند مسجد و حمام بزرگ اور تقریباً چالیس
ماتم سرائے جسکو یہان تکیہ کہتے ہین محلہ قزلباش و کشمیریان مین ہین عشرہ محرم عمدہ ہوتا ہے
روضہ خوانی بزبان فارسی بکثرت اندر ہوتی ہے اور شب قتل یعنے شب عاشورا کو علم باہر نکالتے
ہین اور زنجیرون سے ماتم کرتے ہین علاوہ اسکے ہر شب جمعہ و روز جمعہ مجلس عزا ہوتی ہے
یہانکے فارسی وان بوجہ کثرت و قرب سرحد ایران کے چندان حاکم افغان سے نہین
ڈرتے ہین خصوصاً فی زماننا کہ عہد عبد الرحمٰن خان ہے کسیکو کسی سے سروکار نہین ہے یہانتک
کہ مقدمات فارسی وان متعلق اونکے عالم آقا سید حسن صاحب کے کر دیئے ہین اور باقی
متعلق بقاضی ہین مسموع ہوا کہ زمانۂ ماضی مین قاضی وغیرہ حیلہ کرکے فارسی والون کو
سنگسار کرتے تھے اور یہان ایک مقام چارسو مشہور مقام ہے چوراہہ پختہ اوسپر قبہ بنا ہوا ہے
قریب اوسکے انبار بطور حوض ہے گرد اوسکے اوباش کی نشست رہتی ہے اور اندر شاہزادہ
سید یعقوب و سید مظفر الدین عترت حضرت امام موسیٰ کاظم ع کا روضہ ہے بیرون قلعہ
ایک میدان ہے اوسمین عیدین مین نماز عید اور دیگر ایام مین قواعد ہوتی ہے اور باجہ ارگن
وغیرہ بجاتے ہین قریب اوسکے مورچہ اول و دوم کے متصل شاہزادہ قاسم عترت حضرت
امام جعفر صادق ع اور شاہزادہ عبد اللہ عترت حضرت امام موسیٰ کاظم ع کا روضہ ہے
جنکی مرمت فی زماننا والی کابل عبد الرحمٰن خان نے کرائی ہے اور جانب گوشۂ دوم قلعہ
پیر شہید پدر شاہزادہ عبد العظیم اور اونکے برادر سید اسمعیل کا روضہ ہے یہان ایک انبار
و باغ کوچک ہے مشہور ہے کہ یہ بزرگوار سنگسار کرکے شہید کیے گئے ہین اور دوم دروازہ

قندہاری شاہزادہ سید منصور کا مزار ہی اور ایک گوشہ مین قلعہ کے خواجہ عبداللہ انصاری کی قبر ہی گرد قبرستان بزرگ ہی علاوہ برین بیرون شہر گوشہ مشرق مین دو فرسخ پر زیارت شمس نور ہیتے و شاہزادون کی ہی ہر پنجشنبہ کو لوگ بکثرت جاتے ہین در بیولا کوتوال شہر قزلباش ہی اہل شہر طبیب ہند کی بہت خواہش کرتے ہین اگرچہ یہان بہی طبیب ہین مگر وہ طب کردہ نہیین ہین فوج کے واسطے ڈاکٹر وغیرہ مقرر ہی فوج کا علاج بدون اطلاع حاکم کسی حکیم کو نہ کرنا چاہیے اگر کچھ ضرر کسی سپاہی کو ہوا تو جواب دہی کرنی پڑیگی برادران ایمانی یہانکے خلیق باوضع ہین زائرین سے التفات پیش آتے ہین کئی دقیقہ تک مزاج پرسی باین الفاظ کرتے ہین جوری خوشحالی وغیرہ اسکا جواب یون دیتے ہین بسلامتی شما یا مہربانی شما یا بدعاے شما وغیرہ ۵

آدمی را آدمیت لازم است		عود را گر بو نباشد ہیزم است

یہان پیشانی وغیرہ پر بوسہ لینا باہم عند الملاقات مثل ہندوستان کے معیوب ہے اور الاغ پر دہقانی وغیرہ سوار ہوتے ہین اور اہل شہر معیوب جانتے ہین سواری اسپ کا رواج ہے —

بیان اعجاز و کرامت

مشہور ہے کہ زمانہ سلف مین یہان بت پرست و آتش پرست رہتے تھے عہد ثانی مین جب لشکر اسلام جسکے سردار حضرت امام حسن علیہ السلام تھے یہان آئے تو باہم جنگ ہوئی آخر سب نے اسلام قبول کیا اور یہان سے دو فرسخ گوشہ جنوب و غرب مین ایک پہاڑ ہی وہان باعجاز حضرت امیر المومنین یعسوب الدین علی ابن ابیطالب علیہ السلام تشریف فرما ہوے تھے اوس جگہ کے کئی معجزہ مشہور و معروف ہین ایک سنگ پر قدم اقدس کا نشان بنگیا تہا اور دوسرے پر نعل دلدل کا نشان ہوا تہا چنانچہ یہ دونون سنگ سیر شہید کے روضہ مین دیوار پر نصب ہوے ہین اور خدام خود بیان کرتے ہین اور تیسرے

سنگریزے بصورت گنجشک اوس پہاڑ پر اتبک موجود ہین اور اکثر لوگون کے پاس تبرکاً ہین شکل جانور کی معلوم ہوتی ہی۔

حصول کاغذ و پروانہ راہداری وغیرہ

خط سفارشی جنرئیل کا واپس نہین ملتا ہی عوض وسکے ہر شخص کو یا دو نفری یا سہ نفری بذریعہ سفیر لازم سرکاری کاغذ راہداری مطبوعہ ملتا ہی فی کاغذ صد دینار یعنے تین شاہی صرف ہوتے ہین اوسپر مُہر و دستخط حاکم و اہل دفتر ہوتا ہی بدون اسکے گذر محال ہی اور اغنیا کو علاوہ اسکے بحسن تدبیر سفیر ایک پروانہ علف و آزوادہ اور غلہ وغیرہ کی دہانید کا بنرخ مروجہ ملتا ہی اوسپر نایب الحکومت اپنی اور ولیعہد اور سپہسالار کی مُہر کرا دیتے ہین اگر یہ کاغذ نہو تو بعض دیہات مین انسان اور حیوانات سب گرسنہ رہجائین اور بعض جگہ ایک پول کا مال دو پول کو دین چونکہ اُمرا و روساے ہند رعایاے دولت انگلشیہ اس ملک مین مہمان کہلاتے ہین اسلیے بحسن سعی سفیر سرکاری کہ فی زماننا خان بہادر مرزا یعقوب علیخان نہایت مدبر و رسا اور خلیق ہین ایک پروانہ ہوا ہی مذکورہ ملتا ہی اجمالاً اس مضمون کا کہ فلان شخص فلان مقام سے ہے اسقدر بار خر اور ہمراہیون کے اپنے وطن ہندوستان جاتے ہین لہذا احکام و عمال راہ احمد شاہی کو تاکیداً لکھا جاتا ہی کہ حقوق قافلہ باشی و محصول وغیرہ انسے نہ لیا جاے اس پروانہ سے یہ فایدہ ہے کہ بعض جگہ محصول وغیرہ سے نجات ملتی ہی۔ اور حصول کاغذات مذکورہ اور خرید کجاوہ وطے کرایہ وغیرہ کے سبب سے ہفتہ عشرہ کا توقف و مقام ہوتا ہی فوری دشوار ہے اور وقت روانگی ایک خط سفارشی سفیر ہرات بنام سفیر قندہار لینا چاہیے تاکہ وہ بھی بذریعہ خط التفات کرین۔

بیان سواری و کرایہ و تبدیل کجاوہ وغیرہ

چونکہ تخت روان و کجاوہ و محمل عربی و عجمی کا بسواری قاطر اسطرف رواج نہین ہی اور اگر کوئی جروہ دار عجم ممکن و راضی بھی ہوا تو کرایہ بہت ہی اسلیے بیان کجاوہ شتری بزرگ عہدے سے

جاتے ہین اور بذریعہ سفیر سرکاری وغیرہ کرایہ کش شتر قوم ببابت سے کرایہ وغیرہ مقام ریل یعنے
قلعہ عبداللہ خان یا شالہ باغ تک طے کیا جاتا ہی چنانچہ تفصیل ہر ایک کی نقشہ ذیل سے ظاہر ہے

نقشہ خرید کجاوہ شتری مع کرایہ ہرات سے مقام ریل تک

کجاوہ مع ریسمان وغیرہ	۲۰ قران	کرایہ شتر کجاوہ	۶ تمن	کرایہ شتر بار	۵ تمن

واضح ہو کہ جب یہ سب سامان سفر مہیا ہوتا ہی تو قافلہ ونکو بیرون شہر دروازہ قندہاری سے
نکالکر قریب روضہ شاہزادہ سید منصور میدان مین مقام کرتا ہی اسلیے کہ شب کو دروازہ بند
ہوتا ہی او سوقت بہی پہرہ ہمراہ رہتا ہی ورنہ تماشائی لوگ اہل ہند کو دیکھنے آتے ہین اور ہجوم
رہتا ہی اور پہرہ والونکو قریب شام اغنیا انعام دیکر رخصت کرتے ہین اور بعد نماز مغرب مین کہانا
جو ہمراہ لاتے ہین کہاکر قافلہ روانہ ہوتا ہی اس ملک مین مثل ہندوستان کے اونٹونکو بٹہا کر
سوار ہوتے ہین مثل ملک حجاز کے نہین ہی کہ کہڑے کہڑے سوار ہونا پڑتا ہی اور صرف دو پہر کی
منزل ہی برخلاف عرب کے کہ چہ پہر کی منزل ہوتی ہی علاوہ اسکے وہان گرانی یہان ارزانی ہے
اور وہان خوف راہزن و دزد یہان امن ہی اور اسطرف ہی موافق رنگ و رفتار کے اونٹونکا
نام ہوتا ہی اپنی سواری کے شتر کو خوب پہچان رکہنا چاہیے تا بدل نہو اسلیے کہ زخمی پڑ کان ہوتی ہی اور
بدبو آتی ہی اگر چاہے وغیرہ سے خاطرداری ساربان کی کیجاوے تو باعث آرام و راحت ہے
اور اغنیا کو ضرور ہی کہ ایک دو شخص اہل ہریہ یا تنگش یا بیات سے جو ممکن ہون اسطرف
ملازم بطور اکام رکہین وہ زبان فارسی اور پشتو خوب جانتے ہین اونسے اس سفر مین بہت
کام انجام ہو سکتے ہین باقی حالات نقشہ ذیل سے ظاہر ہونگے اور کرایہ شتر اگرچہ اسپ
و قاطر سے کم ہی مگر رفتار بہی کم و سست ہے جس سے طول سفر و خرچ کی زیادتی ہوتی
ہے اسطرف کے سفر مین مشکیزہ یا شربہ اور تاج یعنے توا اور تبرزین یعنے کلہاڑی اور
آرد گندم و برنج و روغن و نمک وغیرہ ہمراہ رکہنا چاہیے ورنہ بعض جگہ دقت ہوگی

نقشہ منازل راہ احمد شاہی تا تخت کابل

نام منزل	تعداد فرسخ	حالات اجمالی مفید مسافر
روضہ باغ	شہر ہرات سے ۲ فرسخ	راہ صاف وہموار جانب جنوب ہی سمت قبلہ مائل بدست چپ ہی اُسکے گرد وپہاڑ ہین چشمے آب سرد وشیرین جاری ہین پنچکیان چند مقام پر چلتی ہین دریاے ہرات فصل گرما مین خشک رہتا ہی ایک طرف قدرے پانی جاری ہی جسپر قدیم پختہ اور کہنہ ہی جسکے ۲۵ در ہین چند دو نہر لگا سے دور آباد ہین گرد اونکے باغات سرسبز وشاداب ہین لب نہر میدان مین قریب روضہ شاہزادہ سید قمران مسافر اوترتے ہین کاروانسراے نہین ہی یہان آرد گندم وخربزہ وانگور وہیزم ملتا ہی یہان مرزا یعنے منشی اور سرباز قافلہ باشی پروانہ راہداری دیکھتا ہی اور فی شتر ۱½ قران نصف جمال اور نصف مسافر سے لیتا ہی اور فی اسپ ۲ قران اور فی الاغ نیم قران محصول وباج اور حق قافلہ باشی وغیرہ لیا جاتا ہی اور افغانیا سے بوجہ پروانہ معافی کے نصف محصول نہین لیا جاتا ہی۔
میر داؤد	روضہ باغ سے ۳ فرسخ	راہ ہموار وصاف ہی اس مقام پر کاروانسراے پختہ وکہنہ ہی بالاخانہ پر جسپر خانہ ہی ودم دروازہ حوض آب جاری ہی مسافر میدان مین اوترتے ہین گوشۂ مشرق وشمال دامن کوہ مین ایک فرسخ دور ایک قریہ ہی باشندہ افغان ہین وہان سے بذریعہ جمال کے صرف انگور وہیزم ملتا ہی۔
شاہ بید	میر داؤد سے ۳ فرسخ	راہ ہموار بعض جگہ پست وبلند کوہی ہی کاروانسراے پختہ کہنہ ہی مسافر دامن کوہ مین لب حوض آب شیرین قریب درختان اوترتے ہین یہان بجز آب وہیزم درختان کچھ نہین ملتا ہی اگر کلہاڑی

		ہنو تو لکڑی بہی غیر ممکن ہے۔
میراکلے	شاہ عبید سے ۳ فرسخ	راہ ہموار بعض جگہ پست و بلند کوہی ہی مسافرین درمیان پہاڑونکے میدان مین لب جوے آب شیرین و سرد قریب درختان اوترتے ہین یہان بہی بجز پانی اور ہیزم درختان کے کوئی چیز ممکن نہین ہی اسلیے سامان ضروری ہرات سے ہمراہ لینا چاہیے۔ تمام منزل کا بزرگ گیا کہانا میسر نہین ہی۔
اورسکن	پیرعلی سے ۴ فرسخ	راہ ہموار و صاف دامن کوہ مین ہی سر راہ نہر آب سرد و شیرین جاری ہین یہان کاروانسراے قدیم پختہ کہنہ ہی اور کاروانسراے خام کثیف ہی مسافرین میدان مین لب جوے آب اوترتے ہین دیہات جانب مشرق و مغرب دامن کوہ مین تخمیناً نیم فرسخ دور ہین بذریعہ جمال آرد گندم و روغن و ہیزم ممکن ہی۔
عزیزآباد	اورسکن سے ۶ فرسخ	راہ ہموار و صاف دامن کوہ مین ہی بعض جگہ پست و بلند ہی ایسے مقام پر تکان ہوتی ہی سر راہ چشمے آب سرد و شیرین جاری ہین کاروانسراے نہین ہی مسافرین بیرون قریہ میدان مین اور بعض باغ مین قریب جوے آب اوترتے ہین نان گندم و مرغ و ہیزم وغیرہ ملتا ہی باشندہ سب افغان ہین قریب اسکے سبزوار قریہ بزرگ متصل کوہ سیاہ ہے وہان انگور وغیرہ بھی ملتا ہی اور قالین و شطرنجی اوسکی عمدہ و ارزان ہے بعض قوم کاندار ہند و سندہ شکارپوری وہان رہتے ہین منازل مذکورہ کا پانی عمدہ و ہاضم ہی اور ہوا خنک ہی یہان قطب نما کو مسجد و قبور مسلمین کے مطابق جو دیکہا جاوے تو سمت قبلہ قریب بجانب مغرب معلوم ہوتا ہی اور اسطرف بہی شتربان اونٹونکے آرام کے

		واسطے بڑے بڑے دیہات مین حیلہ کرکے اُتراق یعنے مقام کرتے ہین اور زخم وغیرہ کا علاج کرتے ہین یہان آرد گندم فی قران ۵ من یعنے ۱۰ سیر کو ۲ سیر بحہ قران ہراتی ۳۰ پول کو چلتا ہی یہان سے ہرات کی حد ختم ہی پول سیاہ ہراتی آگے نہین چلتا مگر قران چلتا ہی اور اسطرف فصل سرما مین بوجہ کثرت برف و باران کے ۳ ماہ تک راہ مسدود رہتی ہی آگے حد دولت آباد ہے۔
چاہ جہان	غوزآباد سے ۴ فرسخ	راہ ہموار بعض جگہ پست و بلند کوہی ہی سر راہ جوے آب جاری ہے یہان درمیان پہاڑون کے ایک چاہ شیرین ہی گرد اوسکے قافلہ اوترتا ہی کوئی چیز ممکن نہین ہی صرف ہیزم جنگل سے لاتے ہین نام جہان محض ویران سایہ درختان بھی نہین ہی یہان سے باد تند اور گرد و غبار کم اور دن کو حرارت آفتاب زائد معلوم ہوتی ہی۔
دوآو یعنے دوراہہ	چاہ جہان سے ۵ فرسخ	راہ ہموار بعض جگہ پست و بلند کوہی ہی اثناے راہ چند نہر ہاے خشک ملتی ہین جو فصل سرما اور بہار مین جاری رہتی ہین یہان مسافر دامن کوہ میدان مین اوترتے ہین اور بجز آب جھقر اور ہیزم جنگل کے کچھ ممکن نہین ہی نہ کاہ یعنے بھوسہ جانورون کے واسطے میسر ہے جنکے ہمراہ اسپ یا الاغ ہو بھوسہ وغیرہ بھی ان منازل کے لیے ساتھ رکھنا چاہیے یہان سے ایک راہ فرا کے طرف گئی ہی وہ کسی قدر دور ہے۔
آب خرما	دوآو سے ۳ فرسخ	راہ ہموار بعض جگہ کوہی ہی گرد پہاڑ بکثرت ہین فصل گرما مین دریاے کوہی خشک ہوتے ہین اس راہ مین چند دریا خشک ہین اسلیے سواے منزل کے پانی نہین ملتا ہی یہان مسافر میدان مین

		دامن کوہ مین لب چشمہ ہاے بزرگ اوترتے ہین جنکا پانی سرد و شیرین ہوتا ہی صرف ہیزم گرد و پیش جنگل سے لاتے ہین ۔
دولت آباد	آب خرما سے ۲ فرسخ	راہ ہموار و صاف صحرائی ہے اثناے راہ پانی نہین ہی پہاڑ دور دور ہین یہان مسافرین بیرون آبادی لب جوے آب سرد و شیرین مکانات کہنہ مین اوترتے ہین آرد و گندم دود و غن و ماست و ہیزم ممکن ہے باشندہ افغان متعصب ہین حکام ملکی و مالی وغیرہ شریر ہین فی کجاوہ چار قران محصول وحق قافلہ باشی وغیرہ لیتے ہین اور اوسکی رسید وصول دیتے ہین اسکا ذکر گزشتہ مین اغنیا کو جنکے پاس پروانہ معافی ہو نہ کرنا چاہیے ورنہ وہان بہی محصول بہانہ کے لیا جائیگا ۔
زیر چکوی	دولت آباد سے ۲ فرسخ	راہ ہموار بعض جگہ پست و بلند ہی اثناے راہ دریاے فرا واقع ہی فصل گرما مین پانی اوسکا کم ہوتا ہی شتر مع کجاوہ وغیرہ کے برابر عبور کرتے ہین یہان آب چاہ کثیف و کم ہی قریب اوسکے میدان مین مسافرین اوترتے ہین جہان آبادی اور سایہ درخت بہی نہین ہے اشیاے ضروری کا کیا ذکر ہے ۔
جای کاروان معروف زیر کاروان	زیر چکوی سے ۴ فرسخ	راہ ہموار و صاف صحرائی ہے گرد پہاڑ ہین یہان ٹیلے پر چار خانہ افغان کماون مین رہتے ہین مسافرین دامن کوہ مین زیر درختان اوترتے ہین آب چشمہ شیرین چند جگہ سے نکلتا ہے مرغ و تخم مرغ ملتا ہی ہیزم جنگل سے لاتے ہین اسطرف بعض جگہ فصل گرما مین مار و عقرب کو ہاک ہوتے ہین ۔
توت	زیر کاروان سے ۵ فرسخ	راہ ہموار بعض جگہ پست و بلند کوہی اور بعض جگہ سنگلاخ ہے یہان مسافرین زیر درختان توت و بید سادہ وغیرہ لب جوے

		آب شیرین اوترتے ہین ہیزم جنگل سے لاتے ہین چند خانہ افغان بعقب کوہ ہین وہان سے بذریعہ شتربان ماست و مرغ و تخم مرغ ممکن ہی یہان پانی مین زلو و ماہی یعنے جونک و مچھلی خرد ہین جہانکے استعمال کرنا چاہیے یہان سے سمت قبلہ مثل ہندوستان کے معلوم ہوتا ہی اور افغان یہانکے بھی جانب مغرب نماز پڑہتے ہین۔
تکیہ یعنی مرد	توت سے ۲ فرسخ	راہ ہموار بعض جگہ سنگلاخ ہی ہر طرف پہاڑ رنگ برنگ کے دکھائی دیتے ہین صنعت صانع کا ظہور و تماشا ہی یہان چند خانہ افغان کے ہین مسافرین میدان مین لب جوے آب سرد و شیرین اوترتے ہین شیر اور روغن زرد اور انجیر خشک و ہیزم ملتا ہی اور بز غالہ ہی ممکن ہی اسطرف بعض جگہ آہو دامن کوہ مین ملتے ہین۔
دیولاک	تکیہ یعنی مرد سے ۳ فرسخ	راہ ہموار بعض جگہ پست و بلند کوہی ہی یہان آبادی دور ہی مسافرین میدان مین لب چشمہ آب شیرین اوترتے ہین دنکو ہواے خوش اور رات کو خنک ہوتی ہی۔
چاکوی	دیولاک سے ۴ فرسخ	راہ ہموار بعض جگہ پست و بلند کوہی جانب مشرق ہی سر راہ دریاے خاش رود واقع ہی یہان ایک دو خانہ افغان ہین زبان پشتو ہی اور فارسی بھی کسیقدر جانتے ہین مسافرین زیر درختان لب جوے آب شیرین اوترتے ہین انجیر خشک ملتا ہی اور ہیزم جنگل سے لاتے ہین۔
واتہر	چاکوی سے ۳ فرسخ	راہ ہموار بعض جگہ پست و بلند ہی یہان مسافرین بیرون دہ لب جوے آب سرد و شیرین میدان مین اوترتے ہین آرد گندم و مرغ و تخم مرغ اور شیر و روغن و ہیزم ملتا ہی اور بزغالہ بھی ممکن ہی باشندہ کاشتکار اور اہل حرفہ ہین اونی کمل رنگ برنگ کے عمدہ بناتے ہین۔

یک لنگ	واشیر سے ۱۰ فرسخ	راہ ہموار و صاف ہی یہان مسافرین لب جوے آب شیرین قریب باغ بیرون دہ اوترتے ہین صرف آرد گندم وارد و او ہیزم ممکن ہے وہان پشتوان منازل کی وحشت ناک ہی بعض الفاظ جو قریب بفہم ہین بطور نمونہ یہ ہین۔ گپ یعنی سخن کاکا یعنی چچا مالی یعنی خواہی بیا یعنے نہ وغیرہ زوری دہ یعنے آیا نان داری زوری مالی یعنے نان خواہی وغیرہ اگر مرد ہوشیار ہو اور کسیقدر الفاظ روزمرہ پشتو یاد کرے تو داد و ستد اوشی کرسکتا ہی اگرچہ وہ لوگ کسیقدر زبان فارسی بلکہ اردو بھی جانتے ہین۔ اور اکثر دہقانی افغانونکا دستور ہی کہ قبل غذا ہاتھ دھو دہوتے ہین اور بعد غذا خوری کے نہین دہوتے ہین اور یہ جنون سوار ہی کہ عندالاستفسار جواب دیتے ہین کہ شیر ہم نے شو دیدہ یہ جمعا کار حیوان پر عمل کرتے ہین۔
بیابانک	یک لنگ سے ۵ فرسخ	راہ پست و بلند کوہی ہی جو درمیان درہ ہاے کوہ کے واقع ہی اور بعض جگہ جنگلی ہی جو خاردار درختان ترنجبین وغیرہ کا ہی یہان ایک قریہ کوچک ہی مسافرین قریب اوسکے میدان مین لب جوے آب سرد و شیرین متصل تنگی کے اوترتے ہین نان گرم و آرد گندم وارد و او ممکن ہی سواے اونٹ کی مینگنی کے ہیزم کا نام بھی نہین ہے جنگل مذکور سے لکڑی تھوڑی ہمراہ لائی جاتی ہی اور این منازل مین پول سیاہ نہ چلتا ہی نہ ممکن ہی قران کابلی کہ وہ ۱۰؍ ۳ کا ہوتا ہی چلتا ہی اور قران ہراتی و قندہاری بھی لیتے ہین۔
سید سادات	بیابانک سے ۱۰ فرسخ	راہ ہموار و صاف بیابانی ہی اور یہ دہ دو دہ ہین یہان مسافرین بیرون قلعہ محمد حسین خان مرحوم متصل مسجد خام لب جوے آب سرد

		وقیرین اوترتے ہین باشندہ قزلباش اہل حرفہ وکاشتکار افغانون سے خائف رہتے ہین اسلیے اس ملک کے فارسی وان خیرخواہ دولت انگلشیہ ہین آرد گندم و مرغ وتخم مرغ ممکن ہی اور باغات میوہ دار کم ہین یہان عترت ائمہ ہدی سادات کا مزار ہی اسواسطے سید سادات کہتے ہین فصل سرما مین اہل قریہ قلعہ مین رہتے ہین اور فصل گرما مین باغات مین تنبو وغیرہ تانکر بسر کرتے ہین زبان انکی فارسی ہی یہان سے حد قندہار ہے ۔
شہر گرشک	سید سادات ۶ فرسخ	راہ ہموار وصاف بیابانی ہی پہاڑ دور دور ہین یہان فصل گرما مین شدت تشنگی رہتی ہی اس مقام پر قلعہ بزرگ ہی گرد اوسکے جابجا آبادی ہے حکام ملکی و مالی مع فوج قلیل کے افغان ہین بعض مرزایان قلعہ بیگی نسبتی قزلباش ہین اور بازار کو چک ہی نان گندم و گوشت وغیرہ دار و گھاس وبرنج گندہ اور ہیزم اور شنا کو خشک وغیرہ ممکن ہی فصل گرما مین میوہ وانگور تازہ وخیار سبز وغیرہ بکثرت ملتا ہی باشندہ قزلباش مظلوم اور افغان ظالم ہین یہان مال تجارت ونو کا محصول اور کجاوہ وغیرہ حق قافلہ باشی وغیرہ لیا جاتا ہی اور اغنیا و اُمرا جنکے پاس پروانہ معافی ہو اونسے نہین لیا جاتا ہی بلکہ حفاظت کے واسطے چوکیدار ہمراہ ہوتے ہین اونکو انعام دینا پڑتا ہی اسلیے کہ یہان قریب چالیس خانہ اہل بلخ اسیر کرکے لیائے گئے ہین جنکا ابتک نہ ٹھکانا ہی نہ کوئی وجہ معاش ہی گدائی اور دزدی کرکے بسر کرتے ہین یہان قران ہراتی کے ۸۰ قاز اور قران قندہاری کے ۹۸ قاز یعنے پول سیاہ کوچک ملتے ہین جنکے ۲ قاز کا ایک آنہ ہوتا ہی زبان یہانکی فارسی و پشتو ہی یعنے زبان

پشتو اینچہ ہے

		اردو بھی جانتے ہین اسطرف اُردو لشکر کو کہتے ہین جسکی زبان ہندوستان مین اُردو سے معلے کہلاتی ہے نہر بزرگ سرد و شیرین کے جسپر سے عبور کرکے مسافرین قریب روضہ سید محمد تاجدار جلالی عترت حضرت امام علی نقی ہ کے لب جوے آب باغات مین اوترتے ہین مشہور یہ ہے کہ یہ سید بزرگوار صاحب کرامات تھے عہد شاہ عباس مرحوم مین یہان وارد ہوے اونھون نے نیم فرسخ تک باغات و زمین سبز کی وہ ابتک مصارف روضہ اور جاگیر اولاد مین اونکے جاری ہے کہ صرف ۵ خانہ سادات یہان ہین لوگ نذر و نیاز کرتے ہین لنگر خانہ بعضے اوقات جاری رہتا ہے اور یہان شتربان ایک دو روز اقامت یعنے مقام کرتا ہے ساکنان کے ہاتھ یا لاٹھی مین ایک ایک سنگین ہے دریافت ہوا کہ محاربہ فوج سرکاری اور ایوب خان مین ہاتھ آئے ہین
قوت معروف ڈاکی	گرشک سے ۳ فرسخ	راہ ہموار بیابانی ہے زمین نمناک ہے ایک میل پر دریاے الوند عریض و بزرگ ہے پانی بہت زور و شور سے بہتا ہے گو فصل گرما مین کم ہوتا ہے جیسے پل نہین ہے شتر وغیرہ پانی مین اور آدمی بعضے کشتی پر سے عبور کرتے ہین اور فی کشتی دو یا تین قران لیتے ہین یہان مسافرین زیر درختان بزرگ یعنے تہاو قریب چاہ جسکا پانی کسیقدر شور ہے اوترتے ہین سنجد ہیزم درخت اور اونٹ کی مینگنی کے کچھ ممکن نہین ہے یہان قاصدان ڈاک سرکاری کے لیے ایک خانہ خام بنا ہے اور قریہ دامن کوہ مین ایک فرسخ دور ہے باشندہ افغان شریر ہین —
سکاریز	قوت سے ۳ فرسخ	راہ ہموار و صاف بیابانی ہے جانب چپ سمت گوشہ شمالی وہ پہاڑ ہے جہان فوج سرکاری و ایوب خان سے محاربہ عظیم ہوا تھا یہان میدان

		مین گورستان بزرگ ہی مشہور ہی کہ ۱۵ دن تک لاشہاے افغان تلاش کرکے دفن کی گئین مسافرین علیحدہ زیر درختان توت لب جوے آب سرد و شیرین اوترتے ہین جسمین مچھلیان بکثرت ہین قریہ جانب گوشہ جنوب ایک میل دور ہے بذریعہ شتربان آرد گندم و ہیزم و کاہ بہوسہ ممکن ہی اور بزغالہ و مرغ بھی ملتا ہی
کشتک سخود	کاریز سے ۲ فرسخ	راہ ہموار و صاف ہی سر راہ نہرہاے شیرین جاری ہین مسافرین زیر درختان توت لب جوے آب سرد و شیرین اوترتے ہین دہیات دامن کوہ مین دور واقع ہین یہان بھی بذریعہ شتربان آرد گندم و مرغ و تخم مرغ اور انگور و ہیزم ممکن ہی۔
سنزری	کشتک سخود سے ۴ فرسخ	راہ ہموار و صاف بیابانی ہی پہاڑ دور دور ہین جانب گوشہ جنوب کوہ مار ہی مشہور ہے کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام وہان باعجاز تشریف لائے تھے اور اہل قریہ نے شکایت ضرر رسانی کی کی تو حضرت نے فرمایا کہ تم سب یہان سے ہٹ جاؤ لوگ ہٹ گئے جو بداعتقاد تھے وہ وہین رہے حضرت نے نعرہ کیا تو اژدہام باہم اہل قریہ کے سنگ ہوگئے اور جو جس کام مین مشغول تھا بجنسہ وہی شکل اتبک موجود ہی - اوس پہاڑ کے دامن مین وہ وضع والی شہرت لوگ اکثر دیکھنے کو آتے جاتے ہین چنانچہ یہ معجزہ اور بند بربرکتاب جنگ دانستی مطبوعہ طہران مین نظم ہی - اور کافر سیاہ پوش کی بھی حکایات عجیب و غریب بیان کرتے ہین جو قریب کابل ہی سر راہ ایک مقام حوض ۱۰ دہین فرسخ پر ہوگا ہے قافلہ وہین اوترتا ہی اور یہان مسافرین لب نہر سرد و شیرین میدان مین اوترتے ہین

		دیہات قریب ہین وہان سے آرد گندم اور انگور تازہ حسینی بزرگ وعمدہ اور ہیزم ممکن ہی۔
شہر قندہار	شہر زی سے ۳ فرسخ	راہ ہموار و صاف بیاپانی ہی پہاڑ دور دور ہین جا بجا باغات و دیہات ہین اور کاریز اور نہرین اور دریا سے قندہار کو بھی جاری ہین اور ہوا خنک ہی بیرون شہر چہل زینہ اوپر پہاڑ کے ایک مکان کندہ سنگین ہی جو جلال الدین شاہ بادشاہ دہلی کا بنوایا ہوا ہی ایک طرف کچھ لکھا ہی حروف سنگ پر نمایان ہین مگر پڑھا نہین جاتا ہو کندہ ہوا ہی پشت پر اوسکے ایک فرسخ دور روضہ شاہ مقصود جو ولی بابا کہلاتے ہین مشہور ہی کہ یہ بزرگوار سادات علویہ سے ہین وہان معدن سنگ زرد و سفید و سیاہ ہی جسکی تسبیح شہر مین بکثرت بنتی ہی اور سنگ زرد مقصود کی تسبیح کسیقدر گران ہی اور سر راہ قریب چہل زینہ کے گمرک ہی مال تجارت و شتر کا محصول یعنی باج لیا جاتا ہی اور اسب کا باج داخلہ کے روز عــــ۵ اور کوچ کے روز بھی عــــ۵ لیا جاتا ہی اور حق قافلہ باشی و گمرک وغیرہ دو یک ہر چیز کا شتربان سے اور فی کجاوہ چار قران باج مسافرین سے لیا جاتا ہی اگر وہان زر نقد موجود نہو تو سپاہی شہر تک ساتھ آتا ہی اور دفتر مین لیجاکر لیا جاتا ہی اور اگر روپیہ نقد ہو یا نوشت ہو تو فی دہائی ایک روپیہ باج لیا جاتا ہی۔ امرا و اغنیا کو ایسی دقتون اور ضرر کے دفع کے واسطے ایک شخص ہوشیار کو ہمراہ شتربان کے مع کاغذ راہداری خود خط سفارشی سفیر ہرات کا بنام سفیر قندہار دیکر قبل اپنے داخلہ کے روانہ شہر کرنا چاہیئے تا وہ سفیر سے ملاقات کرکے ان دقتون کا بچاؤ بذریعہ پروانہ معافی کے کرے اور حاکم قندہار سے

اجازت داخلہ شہر لیکر دروازۂ شہر پناہ پر حکم بھجواے اور قافلہ کے لیے تجویز مکان بھی کرے انصرام ان امور کا بڑے ہوشیار و مدبر اور خلیق اور جہاندیدہ اور زبان دان کا کام ہی ہر کس وناکس پردیس مین ایسے امور کا متحمل نہین ہو سکتا ہی یہان اہل ہند کی کلہ بازی و نزاکت ظاہری کام نہین آتی ہی سنگ را سنگ مے شکند مشہور ہی مصرع کلوخ انداز را پاداش سنگ است ؛ اور بیرون شہر مکانات اور باغات سرسبز و شاداب بکثرت ہین اور سڑک خام جسکے دو رویہ درختان سایہ دار ہین اور چھاونی فوج وغیرہ کی بھی ہی بعض اوقات ہین قواعد ہوتی ہی اور ارگن باجہ جنگی بجاتے ہین مگر فوج یہان بہ نسبت ہرات کے کم ہی اور گلستہ مثل ہندوستان کے ہی کیونکہ یہان دو تین برس تک سرکاری عملداری رہچکی ہے بعد اسکے والی کابل کو دیا گیا ہی۔

بیان خاص شہر

یہ شہر قندہار قدیم و نامی شہر واسن کو وین چار دیواری کے اندر آباد ہی جسے شہر پناہ کہتے ہین اسکے چند دروازہ ہین قافلہ کا داخلہ دروازۂ ہراتی سے ہوتا ہی اور چار سو جسے چوراہہ کہتے قبہ بزرگ پختہ بنا ہی ہر طرف بازارین عمدہ و آباد ہین نان گندم چند قسم کی اور گوشت و نیم و کباب و برنج و شیرینی اور روغن وماست و روغن اور شیر اور انگور و انار و ہندوانہ و خربزہ و کشمش وسیب و بہی اور شفتالو اور پستہ و بادام و خوبانی و زردآلو و گردو وغیرہ بکثرت بکتے ہیں اور پوستین و برک اور بانات اور اقسام و انواع کے کپڑے اور کلاہ زری وغیرہ اور زیور ہر قسم کا اور کفش زنانہ و زیر پائی و موزہ و جوتہ افغانی کلاں وغیرہ بہت ہین اور ظروف مسی و سنگین اور گلی وغیرہ اور اسلحہ عمدہ ہین اور سبو کا بھی یہان سے رواج ہی باشندہ قزلباش اور بنگش اور بیات اور ہزارہ اور کشمیری اور ہندو سندہ شکارپوری باقی سب افغان متعصب ہین تجارت کا بہت رواج ہی اہل شہر اہل حرفہ و سوداگر اور دکاندار بہت ہین محلہ توپخانہ مین اکثر فارسی وان رہتے ہین مگر افغانون سے خائف ہین چند حمام و تکیہ بھی

سرائے بھی ہین۔ فی زماننا ملا محمد علی سلمہ اللہ العالی وغیرہ مسائل دینیہ دینداروں کو تعلیم کرتے ہین
عشرۂ محرم مین روضہ خوانی اندر ہوتی ہی قلعہ او متصل قلعہ مقبرۂ بزرگ احمد شاہ دُرّانی و دیوانخانہ
و قیدخانہ عمدہ بناہی حویلی و سرائے اور مکانات اور چند مساجد قبہ دار پختہ مسقف بعضے مربع
اور بعضے مستطیل صحن کشادہ ہین درمیان مین درخت ہین اور کاریز آب سرد و شیرین کی
جاری ہین تاجر و مسافرین کاروانسرائے مین بکرایہ اوترتے ہین اور زائرین خصوصاً
امرائے اہل ہند بحسن تدبیر و رسائی و التفات سفیر سرکاری سے مکانات حکومتی مین اوترتے
ہین اور کاغذات راہداری اور پروانجات وغیرہ نائب الحکومت قندھار کے پاس بذریعہ
سفیر جانے ہین اوسکے عوض کاغذ راہداری نوشتہ ملتا ہی اور پروانۂ معافی محصول و باج بھی
اغنیا کو نوشتہ و دستخطی و مہری حاکم و اہل دفتر ملتا ہی اسوجہ سے اوسکے انتظار مین چار پانچ
روز گذرتے ہین اور توقف ہوتا ہی بازار مین کلدار روپیہ کی قدر ہے اور نوٹ مین فی صدی
دو روپیہ بٹہ ہی وہ بھی اگر بذریعہ سفیر سرکاری ہو ورنہ بکنا دشوار ہی اور سفیر دولت انگلشیہ یہان
فی زماننا خان بہادر میرزا محمد تقی خان نہایت مدبر و رسا اور خلیق مسافر نواز قزلباش ہین حکام امرا
و اغنیا کا بہت اعزاز و اکرام کرتے ہین تعزّ من تشآء و تذلّ من تشآء بیدک الخیر انّک
علی کلّ شیء قدیر اگرچہ صاحب مال دنیا کی ہر جگہ حضر و سفر مین بظاہر قدر و منزلت ہوتی ہی
مگر حدیث مین وارد ہی انّ اعظم النّاس قدراً الّذی لا یری الدّنیا لنفسہ خطراً

اور شاعر کہتا ہی ؎

اقلّ جبالِ الارض طور و انّہ	لاعظم عند اللہ قدراً و منزلا

اور جسکو ولائے علی و آل علی علیہم السلام بخوبی حاصل ہی اوس سے زیادہ کوئی مالدار
و غنی تر نہین ہے اسلیے کہ یہ دولت ابدی ہی۔ اور یہان لباس بالائی خوانین و تجار کا
کلاہ کارچوبی طلائی یا نقرئی لبہ لوک دار و سیہ لنگی زرین کار یا سادہ لدھیانہ کی پگڑی اور
جوغہ برک یا بانات کا اور متوسطین کلاہ کلان قلمکار وغیرہ اور سیہ پگڑی سفید وغیرہ اور لباس

اوڑہنی یا مندیل یا چادر ہے اور اسطرف بہی پالکی ڈوڈولی نہیں ہو زنان پردہ دار نقاب سفید اوڑہتی ہین۔ باوجودیکہ یہان دال ارہر وماش اور ڈولی تک ممکن ہی مگر پان اور خمیرہ تنباکو کا رواج نہین ہی خشک تنباکو پیتے ہین اور قلیان افغانی واہیات وخراب ہوتا ہی۔ نائی دہوبی یہانکے غنیمت ہین۔

صدق اللہ تعالیٰ ولا تدری بای ارض تموت

درین دنیا کسے بے غم نباشد	اگر باشد بنی آدم نباشد
ہرکہ آمد درجہان پر ز شور	عاقبت مے بایدش رفتن بگور

اس قافلہ اہل ہند کا عزم مراجعت راہ طہران واصفہان وشیراز اور ابوشہر سے تہا جب مسموع ہوا کہ بحر عظیم مین تلاطم ہی تو براہ ہرات وقندہار بتدابیر مذکورہ روانہ ہندوستان ہوا منجملہ اس قافلہ کے ایک ضعیفہ کی خاک قندہار مین دوم ماہ صفر ١٣٠٥ھ کو تہی اور باقی کو آب ودانہ اس ملک کا مقدر ونصیب تہا جیسا کہ مشہور ہے

دو چیز آدمی را برد بزور	یکے آب ودانہ دوم خاک گور

اطلاع ضروری

واضح ہو کہ مشہد مقدس سے اسطرف مراجعت بتدابیر مذکورہ آسان ہی مگر اسطرف سے مشہد مقدس جانا غیر ملک والون کو دشوار ہی اور اگر کوئی شخص اس راہ سے عزم زیارت کرے تو وہ اپنے حاکم ملک سے خط سفارشی بنام ایجنٹ کوئٹہ حاکم سرحد کے لکہواکے بذریعہ ڈاک روانہ کرے اور وہ جناب نائب الحکومت قندہار خط بذریعہ ڈاک روانہ کرے اور یہ کارروائی ہفتہ عشرہ مین ہو سکتی ہی اور نائب الحکومت قندہار والی کابل کو عرضداشت کرے وہان سے جواب ہفتہ عشرہ مین آئیگا کیونکہ قندہار سے غزنین آٹھ منزل ہی وہان سے کابل چار منزل ہے اسطرف ٹیلیگراف نہین ہے سوار نامہ بر ڈاک لیکر جاتے آتے ہین جب کابل سے اجازت ہو تو البتہ تب جانا ممکن ہو بشرطیکہ راہ مین امن ہو ورنہ خوف ہلاکت ہولیس بحسب تدابیر

اجازت کے اُمرا اور رؤسا کو ایک ماہ کے عرصہ مین ممکن ہین امیدہ فصل بہار مین نوروز کر کے
فوراً ر ہو سکتے ہین شتد بین نے واسطے راہ خشکی نہایت خوب ہی ہر جگہ بہار ہے حسب دلخواہ
میسّر ہے لیکن راہ ایکدریل قندہار و ہرات تک نہ جاوے اسطرف سے آمد و رفت مناسب نہین ہی۔
الغرض جب کاغذ راہداری وغیرہ حسب مراد حاصل ہوتا ہی تو قافلہ دن کو بیرون شہر لیے
ہوے آب سرد و شیرین توقف کرتا ہی اسلیے کہ شب کو دروازۂ شہر پناہ بند ہوتا ہی اور دروازۂ
شکارپوری پر کاغذ راہداری دیکھا جاتا ہی اور بعد نماز سحر مین غذا جو شہر سے ہمراہ لاتے ہین کھا کر
قافلہ کوچ کرتا ہی چونکہ سرحد قریب ہے اِس راہ مین بڑی ہوشیاری چاہیے خصوصاً اُمرا و اغنیا کو
جنکے ساتھ مال ہو اسلیے بحُسن تدبیر سفیر سرکاری اونکے ساتھ خاصہ دار یعنے سپاہی بہرہ دار
ہمراہ کیا جاتا ہی وہ ہر ایک اپنی اپنی حد تک پہونچا دیتا ہی اوسکو سردار قافلہ کیطرف سے
ایک قران فی یوم خوراکی ملتی ہی باقی حالات ان منازل کے نقشۂ ذیل سے ظاہر ہین۔

بقیہ حالات منازل راہ احمد شاہی تا تختِ کابل

شندی سار	قندہار سے ۲ فرسخ	راہ ہموار و صاف درمیان پہاڑون کے ہی یہان مسافرین میدان مین قریب آب اوترتے ہین دیہ کیسقدر دور رہتا ہی آرد گندم و انگور و خربزہ آخر فصل گرما مین بھی ملتا ہی۔
تختہ پل	شندی سار سے ۲ فرسخ	راہ ہموار و صاف گوشۂ جنوب و مشرق مین پہاڑ ہی پہاڑ دور دور ہین ہوا خنک و سرد ہوتی ہی یہان مسافرین لب جوے آب میدان مین قریب تھانہ اوترتے ہین حکام ملکی و مالی موجود ہین باج فی کجاوہ دو دو قران اور فی من ہندی مال کے پانچ روپیہ لیتے ہین اور حقوق قافلہ باشی و تیمچہ یعنے گمرک وغیرہ آمد و رفت دونون حال مین لیتے ہین اور کاغذ راہداری دیکھتے ہین اور جسکے پاس پروانہ معافی ہو اوس سے کچھ نہین لیتے ہین یہان سے یہ کاغذات لیکر دوسرا نوشتہ ملتا ہے

		وہ آگے کام آتا ہے یہان ایک دکاندار ہی آرد و گندم و برنج اور دال اور روغن و گوشت و نمک اور انگور و ہندوانہ و خربزہ اور کشمش وغیرہ ملکن ہے یہان سے پول سیاہ یعنے انگریزی پیسہ کا رواج ہے۔
ہل معروف سیل	تختہ پل سے ۳ فرسخ	راہ ہموار و صاف بیابانی ہو کر و پہاڑ ہین شب کو ہوا سرد و خنک ہی یہان مسافرین میدان مین بیرون قلعہ کو ہک لب جو سے آب اوترتے ہین جسکا پانی آخر گرما مین کم ہوتا ہی قریہ دور ہی اسلیے کوئی چیز نہین ملتی ہی قوم اچکزائی افغان دزدی و راہزنی مین دلیر ہے اسلیے کہ سرحد قریب ہی۔
گاگی	سیل سے ۱ فرسخ	راہ ہموار و صاف درمیان پہاڑونکے ہی اثنائے راہ ایک منزل کاٹ کر تین فرسخ پر ہے بعضے وہین اوترتے ہین اور یہان مسافرین میدان لب چاہ اوترتے ہین جسکا پانی کم و شور ہی اور آب چاہ شیرین و عمدہ دامن کوہ غربی مین نیم فرسخ دور رہتا ہی اور سوائے پانی کے کچھ نہین ملتا ہی یہان نصف میدان تک سرحد کابل ہی اور تھانہ مین کا غذات حکام منازل بالا دیکھے اور لیے جاتے ہین اور نصف میدان سے جانب مشرق سرحد انگریزی ہی زیر کوہ کوجک جو نہایت طویل ہے ایک قریہ بنام چمن تو بسایا گیا ہی وہانتک سڑک ابھی تیار ہی خالی انجن آتا جاتا ہی اور قلعہ و چھاؤنی اور تھانہ بھی ہی اور توپخانہ و فوج بھی ہی اور بازار بھی آباد ہے
		منازل بلوچستان ماتحت لندن
چمن خرد	گاگی سے ۴ فرسخ	راہ ہموار و صاف بیابانی ہی یہان مسافرین میدان مین لب چشمہ جاری اوترتے ہین ہنوز کاروانسرائے نہین ہی یہان کوئی نہین پوچھتا ہی کہ تم کون ہو

		کہاں سے آئے ہو کہاں جاؤگے پروانہ راہداری ہے یا نہ ـــ ۵
		کس نے پرسد کہ بہنیا کون ہو | ایک ہو یا ڈیرہ ہے یا کون ہو
		باوجو دیکہ تحصیلدار و تہانہ دار و ڈاکخانہ وتارگہر اور افسران کارخانہ ریل وغیرہ موجود ہین اور دور ویہ سڑک آہنی تیار ہے اور ہر طرف ٹہیکہ دار و مزدوروں کا ہجوم ہے اور بازار بارونق و آباد ہے اکثر دکاندار افغان ہین اور بعضے مسلمان و ہندو لاہوری و سندہ شکارپوری وغیرہ ہین نان گندم وگوشت ونیہ پختہ وخام اور کبابیا اور انگور و ہندوانہ وخربزہ وانار وکشمش وغیرہ اور مال تجارت غلہ ولباس وجامہ اور ظروف وغیرہ ہر قسم کی چیزین ہندوستانی و افغانی ملتیا ہین مگر گران جسکے جو نرخ جی چاہتا ہے وہ فروخت کرتا ہے کوئی پرسان حال نہین ہے یہان سے قران قندہاری وکابلی مین سکہ ہے کلدار روپیہ وپیسہ وغیرہ کا خوب چلن ہے ـ
قلعہ عبداللہ خان	چمن جمرودسی ۵ فرسخ	راہ خوب ہے کوہ جاب پہاڑ وغیرہ کو کاٹکر اور ہرجگہ کہود کر گرد اگرد سڑک جو بنی ہے سنگ تراشون نے آٹہ کوس تک کار فرہادی کیا ہے نیچے ہر طرف آبادی اور کارخانہ ریل وغیرہ کے ہین دوسری سڑک آہنی ریل کی کس صنعت سے کوہ جاب پہاڑ کا سنڈل یعنے چہید بزرگ وبلند کاٹکر بنایا ہے کہ راہ بمبئی مقام بوساول وغیرہ کے چہید اوسکے آگے گرد ہین اثنائے راہ دامن کوہ مین ایک قریہ پٹالہ بانچ ہے باشندہ افغان ہین نوکری پیشہ اور ٹہیکہ دار اکثر کشمیری اور مزدور اور دکاندار وغیرہ اکثر مسلمان و ہندو پنجابی و سندہ شکارپوری ہین نان وگوشت وغیرہ اور انگور و ہندوانہ وغیرہ ملتا ہے اور یہان سے

آگے دو فرسخ پر قلعہ عبد اللہ خان جنوب مین ہی قریب اوسکے دامن کوہ مین چند خانہ افغان
اچکزائی بستے ہین ملک بلوچستان مین کہی قوم افغانون کی ہی مثل عرب نیزون کے دامن
کوہ مین راہ سے علیحدہ بستے ہین اور سب ہنوز سلاح بند ہین باغات سرسبز و شاداب ہین
ریل گہر کے مشرق مین قلعہ و تہانہ و ڈاکخانہ اور بازار جدید سرکاری ہی اکثر دکاندار مسلمان ہندو
پنجابی و سندہ و شکارپوری ہین نان و گوشت و نبہ و برنجینہ و خام اور غلہ اور کپڑا اور خربزہ و شہد وا
ور کشمش وغیرہ ممکن ہی اور متصل ڈاک بنگلہ کے کاروانسراے سرکاری ہی والا نمار شکیہ دار
فی نفر فی یوم ایک پیسہ اور اندر حجرہ مین دو پیسہ لیتا ہی مسافرین اسی مین اوترتے ہین
اور پانی نل سے آتا ہی ایک آنہ مشک ملتی ہی مال تجارت یہان بہت آتا جاتا ہی کابل و قندہار
اقسام و انواع کے میوجات خشک و تر اور اون و پوستین وغیرہ آتے ہین اور کراچی سے
جو یہان سے بسواری ریل دو شبانہ روز کے فاصلہ پہ ہی ہر قسم کا مال کپڑا ولایتی و ہندوستانی
وغیرہ آتا ہی اور آمد و رفت مسافرین کی اسطرف ہنوز کم ہی اور یہان سے اگر ٹکٹ ریل
برابر لکہنؤ تک کا لیا جاوے تو عہ کو ملیگا اور ۳ شبانہ روز مین پہونچے گا کیونکہ مسافت
قلعہ عبد اللہ سے لکہنؤ تک تخمیناً ۲۵۵ کوس ہی اور اگر مقامات مشہورہ کا ٹکٹ لیا جاوے
تو کرایہ وغیرہ نقشہ ذیل سے ظاہر ہی گو اس صورت مین کرایہ گاڑی یا یکہ اور کرایہ سراے
وغیرہ کا مصارف بڑہ جاتا ہی مدت سفر زائد ہوتی ہی مگر مقدسین و ابرار کے لیے جو پابند نماز
ہین یہی اولی و انسب ہی جسمین طہارت و نماز باطمینان ممکن ہی۔

نقشہ کرایہ ریل

قلعہ عبد اللہ خان سے	لاہور	[illegible]
لاہور سے	امرتسر	[illegible]
امرتسر سے	سہارنپور	[illegible]
سہارنپور سے	بانس بریلی	[illegible]
بانس بریلی سے	لکہنؤ	[illegible]

واضح ہو کہ مشہد مقدس سے ہرات تک ۱۰ منزل اور ہرات سے قندہار ۲۶ منزل اور قندہار سے مقام ریل شالہ باغ و قلعہ عبداللہ ۹ منزل کل ۴۴ منزل ہیں اگرچہ چودار و شتربان کمالی نہ کریں اور تبدیل و حصول کا غذ راہداری و پروانجات وغیرہ میں تاخیر و معطلی ہو تو ایک ماہ اور ۱۲ دن میں یہانتک قافلہ پہونچ سکتا ہی جسکے سوا دو مہینے بوجہ توقف کے ہو جاتے ہیں۔ اور کجاوہ و محمل وغیرہ کو بعد طے منازل و قطع مراحل کے چہارم قیمت بھی نہیں ملتی ہی آخر بلا چاری چودار و شتربان وغیرہ کو بطور انعام دیکر راہی ہوتے ہیں اور مسافت مذکورہ کو اسپ سوار ۲۵ دن میں طے کرتے ہیں اور ڈاک سرکاری چمن تک ۱۵ دن میں آتی ہی واضح ہو کہ قلعہ عبداللہ سے روانہ ہو کے جابجا قریب قریب چوکیاں دامن کوہ میں بنی ہیں مشہور مقام گلستان بعد اسکے بوستان ہی بوستان میں ریل کا قریب ایک گھنٹہ تک توقف ہوتا ہی اور جو ریل کوئٹہ سے آتی ہی اوسپر سوار ہونا پڑتا ہی کوئٹہ بلوچستان کا صدر مقام ہی اور خوب آباد ہی اور قلعہ مستحکم بنا ہی اوسمین فوج جنگی وغیرہ ہی اور حکام سرحدون کے اجنٹ وغیرہ سب موجود ہیں ریل کی لینین بکثرت ہیں جس لین کیطرف گذر ہوا اوسکی راہ میں جو نامی مقام ملے اونکا حال اجمالی واسطے آگاہی زائرین و مسافرین کے لکھا ہی لطیفہ چمن و شالہ باغ اور قلعہ عبداللہ اور گلستان اور بوستان میں سیبی تک تمامی بلوچستان کوہی ہے اور جابجا دامن کوہ میں افغان بستے ہیں ان مقامات میں بجز پہاڑ و سنگلاخ کے قرار واقعی پانی بھی نہیں گل و لالہ او سبزہ زار وغیرہ کا کیا ذکر مثل مشہور ہی برعکس نہند نام زنگی کافور اور اسٹیشن ہرنائی کے قبل و بعد آٹھ و نو چھپتہ نہایت بزرگ و عمدہ پہاڑ کاٹکر بنائے ہیں اور بعض جگہ سڑک آہنی پہاڑ و نہر او بعض جگہ راہ مدوّر چکردار بکمال حسن و خوبی بنائی ہے ایسے مقام پر دو انجن لگاتے ہیں اثنائے راہ درمیان پہاڑون کے پل آہنی عمدہ بنائے ہیں جنپر ریل جاری ہی یہی حال سیبی تک ہی جہان پہاڑ ختم ہیں اسطرف ماہ اکتوبر میں سردی شروع ہوتی ہی پہاڑ و نہر ایک و جب برف بعض جگہ نمایان ہوتی ہی پانی اگر ظرف میں باہر رہے

تو تیج جمتا ہے اہل دفتر ریل یوپئین بزرگ وغیرہ بیٹھتے ہین ۔ سیبی کے بعد جیکبم آباد بھی اچھا
مقام ہے پہاڑ نام کو نہین ہے ہرطرف باغات و زراعت و مکانات ہندوستان ہین بعد اسکے
عمدہ مقام رُک ہے یہان تخمیناً تین ساعت تک توقف ہوتا ہے جب کراچی کی طرف سے ریل
آتی ہے تو اوسپر سوار ہونا پڑتا ہے بعد اسکے سندہ اور شہر سکھر لائق سیر ہے دریاے سندہ کا پل آہنی
بمقام دو آبہ عمدہ بنا ہے جسپر سے ریل جاری ہے اسطرف کنارہ دریا شہر روڑی خوب آباد ہے
اور وہانسے شکارپور وبہاولپور ہوتے ہوے جسکا پل عمدہ بنا ہے شہر ملتان ہے وہ بڑا اور قدیم
شہر ہے درویشون کے مزار بکثرت ہین بیرون شہر بمقام عام وخاص شمس تبریز کا مزار ہے اور
ہر شب جمعہ کو میلا ہوتا ہے ۔ بعدہ ملتان سے لاہور تک اکثر راہ جنگلی وصحرائی ہے دیہات بزرگ
وکوچک دور دور ہین اور زراعت خوب ہے مگر جو کیان جابجا ہین مقامات بزرگ کے اسٹیشن پر
سقہ اور برہمن مقرر ہین اور بعض جگہہ پانی نل سے ملتا ہے اور اکل وشرب کی چیزین روٹی اور
گوشت وکباب اور چاے وغیرہ اور میوہ ہر قسم کا بکثرت مہیا ہے اور چھوٹی چوکیون پر اکثر برہمن
پانی لیے رہتا ہے اسطرف کے مسلمان ہندو سے پرہیز کم کرتے ہین کہین چار منٹ کہین پانچ
کہین دس کہین بیس کہین تیس کہین زیادہ منٹ بھی ریل ٹھہرتی ہے اور حوائج ضروری خصوصاً
طہارت ونماز کا موقع بخوبی ملتا ہے لوٹے مین پانی مہیا رہنا بہتر ہے ۔

شہر لاہور

ملک پنجاب کا صدر مقام قدیم شہر آباد ہے لباس اصلی باشندونکا ایک تہان کی پگڑی ولرتہ
وتہمت اور چادر ہے بہ نسبت شہر کے صدر اسکا بزرگ ہے اوسمین صدہا کوٹھیان حکام ملکی
ومالی اور افسران فوج کی ہین فوج جنگی آراستہ اکثر قواعد مین مصروف رہتی ہے اور شالہ باغ
مقام فرحت وفضا ہے انارکلی خوب آباد ہے اوسمین دو چاہ بزرگ وپختہ ہین جنکا پانی فصل
گرما مین مثل برف کے سرد ہوتا ہے قلعہ نہایت عمدہ ہے مسجد جہانگیر شاہ نہایت عمدہ وبزرگ
وپختہ ہے جو بنام وزیر خان وزیر کے مشہور ہے گرد اوسکے چوک بازار پختہ وعمدہ ہے جو ہر قسم کی

چیزین مہیا و موجود ہین میوجات افغانستان و کشمیر وغیرہ کے بکثرت بکتے ہین دو مسجدین عالیشان کلان سنگین عالمگیر شاہ کی محاذی قلعہ ہی جسکے دم دروازہ اندرون احاطہ سامنے بنگلہ نشستگاہ شاہی سنگ مرمر کا عمدہ بنا ہی دونون مسجدون مین حوض کلان پختہ ہی باغات سرسبز و شاداب نہرین جاری ہین سرائے متعدد ہین کاروانسرائے میان سلطان جسکہ دار کشمیری کی عمدہ و پختہ و عمدہ ہی گرد اوسکے بازار اور باغ ہی اوسمین نہر آب سرد و شیرین جاری ہی مساجد بجا بجا پختہ محلہ موچی دروازہ مین صرف دو مسجدین برادران ایمانی کی ہین ایک نواب نوازش علیخان مرحوم قیزلباش و دوسری سادات مومنین اہل کشمیر کی ہی قریب اوسکے حمام ہی اور حسینیہ ہی متصل سرائے بھی ہین اونمین ایام عزا مین روضہ خوانی ہوتی ہی اور باقی ہر شب جمعہ کو مجلس عزا ہوا کرتی ہی مدارس سرکاری اور مینع بہت بزرگ و عمدہ ہین جسکا پانی بذریعہ نل گھر گھر جاری ہے ۵

ہر کہ آمد عمارتِ نو ساخت		رفت منزل بدیگرے پرداخت

لاہور سے پشاور تک ریل ہی مدت سے وہان عملداری سرکار ہی باشندہ قیزلباش و افغان ہین ہنوز سلاح اونسے نہین لیا ہی اور یہ شہر بھی خوب آباد ہی آب و ہوا عمدہ ہی اکثر کشمیری بھی وہان رہتے ہین تجارت کا رواج ہی فیروزآباد سے قدیم راہ کابل ہے لاہور سے کشمیر جانیکی قریب ہے راول پنڈی تک ریل ہی اور مسموع ہوا کہ دریا سے میانی سرحد سرکاری تک سڑک پختہ ہی وہان سے سڑک جو نکلی ہی پل پختہ و عمدہ بنا ہی جسپر گاڑی و یکہ اور گھوڑا سواری جاری ہی آب و ہوا وہان کی خوب ہی عجیب سیرگاہ ہی ۵

ہر سوختہ جانے کہ بکشمیر در آید		گر مرغ کباب است کہ با بال و پر آید

شہر امرتسر

یہ شہر بھی قدیم اور شہر پناہ کے اندر آباد ہی تجارت کا بہت رواج ہی باشندہ اہل ہنود بیشتر لباس شالی و اونی کی یہان منڈی ہی باغات بکثرت ہین اکل و شرب کی چیزین مہیا ہین اور سماور بھی وغیرہ بہت بنتے ہین اور مساجد و کاروان سرائے متعدد ہین برادران ایمانی

یہاں بہ نسبت لاہور کے کم ہیں۔ اور اثناے راہ مقامات بزرگ مشہور جالندہر اور لودہیانہ ہیں لودہیانہ کا
کپڑا خصوصاً لنگی مشہور ہے یہاں سے شملہ پہاڑ بزرگ و طویل شروع ہوا ہے گرد اوسکے فصل گرما میں
ہواے خنک ہوتی ہے اور قریب انبالہ کے ختم ہوا ہے جو انتہا ملک پنجاب ہے انبالہ کے دو حصے بزرگ
ہیں ایک شہر میں اوسکے پشت پر تالاب ہے اور دوسرا صدر میں جہاں حکام مالی و ملکی اور
افسران فوج کی کوٹھیاں اور بارکین ہیں بعد اسکے سہارنپور خوب آباد ہے دو محلہ برادران ایمانی کے
انصاری و ساداتی ہیں بعد اسکے مرادآباد جہاںکے برتن ہر قسم کے مشہور ہیں درمیان راہ
رام گنگا دریا جاری ہے بعد اسکے بانس بریلی جو روہیلکھنڈ کا بڑا شہر مشہور ہے اسٹیشن سے کسیقدر دور ہے
اور خوب آباد ہے مکانات و بازارین پختہ و عمدہ ہیں یہاں بہی مسجد و ماتم سراے آصف الدولہ
مرحوم کی ہے محلہ قلعہ میں برادران ایمانی اور خلیق ہیں مسجد کیوہان مشہور ہے یہاں کا سرمہ اور
کیمنت اور شطرنجی مشہور ہے بعد اسکے شاہجہانپور ہے جسکے قریب دیوہا دریا واقع ہے اور
موضع روضہ میں بڑی کوٹھی اور گدام ہے جسمیں شکر و قند تیار ہوکر دیار و امصار میں جاتا ہے
بعد اسکے ہردوئی و سنڈیلہ ملک اودھ کے مشہور قصبات ہیں بعد اسکے ملیح آباد ہے جہاںکے آم مشہور
ہیں بعد اسکے شہر لکھنؤ ہے جسکی تعریف و توصیف میں قلم و زبان قاصر ہے اگرچہ بظاہر بخیر و عافیت
اپنے عزیز و اقربا اور احباب دوستان وطن سے ملکر فرحت و بشاشت حاصل ہوتی ہے اور
غربت و سفر تمام ہوتا ہے لیکن بباطن یہ دعا رہتی ہے ؎

بارالہا میپسندی کہ گل من در ہند		خشت دیوار صحن خانہ کفار شود
کربلا مدفن من ساز کہ تا تربت من		سجدہ گاہ ملک و سبحہ ابرار شود

واضح و لائح ہو کہ زاد راہ اور مصارف آمد و رفت ہر شخص کا اوسکی حیثیت اور ہمت پر منحصر ہے کیونکہ بعض
تخت رواں بعض کجاوہ بعض محمل بعض شقدف قاطر بعض الاغ پر سوار ہوتے ہیں اور حسب حال خود ما
خدام وغیرہ کے سلوک کرتے ہیں اور حجاز میں شقدف و شبری کا رواج ہے چنانچہ در ہنولا سرکار
امیرالدولہ جناب نواب [illegible] حسن خان بہادر دام اقبالہ نے بنا بر شہور کے زیارت دو

مین تین چار لاکھ روپیہ صرف فرمائے اور سرکار جناب بیگم صاحبہ دامت عصمتہا والدۂ ماجدۂ
جناب سید علی نواب صاحب دام اجلالہ نے حسب بیان مرزا محمد کاظم حسین طبیب کارندۂ
سرکار موصوفہ زیارت دورہ مین مع مشہد مقدس کے بیس پچیس ہزار روپیہ خرچ فرمائے
اور متوسطین قناعت گزین زائرین حضرات ائمہ معصومین صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین
بمقدار نقشۂ ذیل مین حج مکہ معظمہ اور زیارت مدینہ منورہ اور نجف اشرف و کربلائے معلی و
کاظمین شریفین و سامرہ طیبہ اور طوس مشہد مقدس مع خرید ضروری تبرکات کے بخوبی
حاصل کرتے ہین۔ یون تو فقرا و مساکین بھی شرف یاب ہوتے ہین تقبل اللہ سعیہم
مگر حالت اونکی پیادہ روی وغیرہ کی لائق بیان نہین ہے۔ پس ہر شخص کو لازم ہے کہ مصارف
راہ بقدر نقشۂ ذیل ہر مقام متعلم کا ضرور ہمراہ اپنے رکھے تا عالم غربت و مسافرت مین
درماندگی ہو ورنہ نہایت دقت ہوگی یہ گمان نہ کرنا چاہیے کہ عند الضرورت رفقا سے
قرض لونگا یہ خیال خام ہے ایسا اتفاق شاذ و نادر ہے کیونکہ ہر شخص کو مسافرت مین اپنی
ضرورت لاحق رہتی ہے بلکہ مقدار ذیل سے زائد روپیہ اپنے پاس موجود و مہیا رہنا نہایت انسب
ہے اسلیے کہ اثنائے راہ مین عجیب و غریب اتفاقات درپیش ہوتے ہین مثلاً کہین کرگ لیا
جاتا ہے کہین قرنطینہ ہوتا ہے اور فی یوم ایک روپیہ لیتے ہین کہین اسباب اور روٹی تک کا
وزن کرکے محصول لیا جاتا ہے اور کہین تعجیل و غفلت سے ٹکٹ ریل یا نول جہاز گم ہوتا ہے
اور ابتدا سے انتہا تک دوبارہ لینا پڑتا ہے اور کپتان جہاز اور اسٹیشن ماسٹر وغیرہ کی
ملامت سننی پڑتی ہے یہ لوگ ایسے وقت اوس غریب الوطن کے بیان اور اوسکے رفقا کی
گواہی پر اعتنا نہین کرتے ہین ترحم و مہابت کا کیا ذکر فوراً حوالات کرتے ہین یا مشہور ہے
کہ حکام مالی و ملکی مین جو سب سے بالادست ہوتے ہین صرف وہی خاندانی ہوتے
ہین پس ترحم کجا و مسافر نوازی کو۔ چنانچہ مصارف راہ فی نفر حسب حال ہر شخص
متوسطین کا نقشۂ ذیل سے ظاہر ہے۔

نقشۂ مصارف آمد و رفت و مدت سفر تا بمقصد از لکھنؤ

نام مقام مشرفہ	سمت راہ	مصارف راہ نسبت بہ بعض شمار کنندہ و نسبت بہ بعض نسبتاً	تعداد مدت سفر مع کوچ و مقام	کیفیت اجمالی راہ
مکہ معظمہ و مدینہ منورہ	بمبئی و عدن و جدہ راہ بری و بحری	۳۰۰ یا ۴۰۰	۵ ماہ	لکھنؤ سے بمبئی تک ریل ہے اور وہاں سے جدہ تک دودی جہاز ہے بعدہ شتر کی سواری ہے اور سفر کوہی راہ مخدوش رہتی ہے۔
نجف اشرف و کربلائے معلیٰ و کاظمین شریفین و سامرہ طیبہ	بمبئی و بصرہ و بغداد راہ بری و بحری	۲۰۰ یا ۳۰۰	۴ ماہ	لکھنؤ سے بمبئی تک ریل ہے اور وہاں سے بغداد تک اگنبوٹ خرد و کلاں ہے بعدہ زیارت دورہ میں قاطر والاغ کی سواری ہے فصل گرما میں اکثر راہ مخدوش رہتی ہے۔
خراسان مشہد مقدس	بمبئی و بصرہ و بغداد و کرمان شاہ و قم و طہران راہ بری و بحری	۴۰۰ یا ۵۰۰	۱۱ ماہ	بغداد سے خانقین تک راہ صحرائی مخدوش ہے بعدہ راہ کوہی ہے مگر امن و امان و آرام ہے اسیطرف سے واپسی بہتر ہو کر دوبارہ زیارت دورہ حاصل ہو۔
ایضاً مشہد مقدس	بمبئی و ابوشہر و شیراز و یزد راہ بری و بحری	۳۰۰ یا ۴۰۰	۶ ماہ	بمبئی سے ابوشہر تک جہاز اگنبوٹ ہے بعدہ راہ کوہی بسواری قاطر ہے لیکن امن و امان اور راحت و آرام ہے جابجا برادران ایمانی آباد ہیں۔
ایضاً مشہد مقدس	لاہور و قندہار و ہرات راہ بری یعنی خشکی	۱۵۰ یا ۲۰۰	۴ ماہ	لکھنؤ سے بلوچستان مقام چمن تک فی زمانہ ریل ہے بعدہ راہ کوہی بسواری شتر یا اسپ ہے مگر اسطرف سے اہل ہند وغیرہ کا گذر دشوار ہے تا وقتیکہ ریل ہرات تک نہ پہونچے اس راہ سے آمد و رفت مناسب نہیں ہے بعدہ نہایت آسانی ہوگی۔

جب سے عمارت اور مدت آمد و رفت سفر اور امن و امان بلکہ راحت و آرام راہ اور خلد ارزان
نعمت فراوان کا حال سادات و مومنین پر ظاہر ہوا تو نہایت افسوس کا مقام ہے کہ اون
دالداروں پر کہ جو باوجود قدرت کے ایسی سعادت ابدی اور دولت سرمدی سے بے بہرہ ہو الہ
قاصر رہتے ہیں حالانکہ فی زمانہ صدر انجمن اہل اسلام اثنا عشریہ بمبئی کی جانب سے زائرین کے
لیے راحت و آرام اور آسانی کے سامان ہوئے ہیں خدا انکو توفیق زیادہ اور ترقی عطا فرمائے
اسی طرح طامس کوک اینڈ سن ایجنٹ حاجیان نے گورنمنٹ ہند کی طرف سے حتی الامکان
بندوبست جہاز اگبوٹ اور تخفیف کرایہ آمد و رفت بیت اللہ تک کیا ہے جس سے معاملہ وہی
والوں سے امن و امان ہے۔ من بر رسولان بلاغ باشد و بس۔ والسلام علیکم
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تمت بالخیر والعافیہ

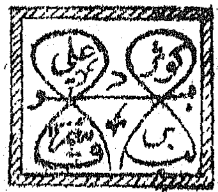
شکر کہ این نامہ بعنوان رسید	پیشتر از عمر بپایان رسید
یلوح الخط فی القرطاس دهراً	وکاتبه رمیم فی التراب

مناجات بحضرت قاضی الحاجات

الٰہی توئی عاصیان را پناہ	پذیرندۂ توبۂ عذر خواہ
توئی کارساز و لطیف و کریم	توئی مستعان و غفور و رحیم
بحق تو یا ارحم الراحمین	بسوی گناہان عاصی ببین
بحق نبی سرور کائنات	بحشر دہی از عذابم نجات
بحق علی مالک شش جہت	مرا عاقبت بخش در عاقبت
بہ بنت نبی فاطمہ از کرم	مرا در دو عالم کنی محترم
بحق حسن شاہ ہر دو سرا	بکن نعمت لا یزالم عطا

بحق حسین آن امام شہید — نگہداریم از شقی و عنید
بہ عابد تو از عارفانم بکن — بہ باقر بلاغت دہی در سخن
بجعفر دہی در علوم کمال — بکاظم کنی لطف جاہ و جلال
برای رضا آنکہ امام غریب — کنی عشرتے در جہانم نصیب
بحق تقی کن مرا متقی — بکن نیک نامم بحق نقی
بپے عسکری حاجتم کن روا — بپے مہدیم کن عطا مدعا
بدین چاردہ سرور انس و جان — نگہدارم از حاسدان زمان

الراسی الاثم اقل المحتاج قاسم علی عفی عنہ ۲۹ ج ۱ سنہ ۱۳۰۸ھ



قطعۂ تاریخ تالیف زاد الزائرین از نتائج فکر دقیق سر دفتر تحقیق عالی خیال ذی کمال محب واثق جناب سید محمد صادق صاحب سلمہ ارشد تلامذۂ جناب حکیم لکھنوی دام مجدہ اللہ العالی ما دام الایام واللیالی

مولوی قاسم علی با کمال — صاحب نہر المصائب بحر دین
نسخۂ تازہ عجب تحریر کرد — گشت بہر زائران قطب مبین
منضبط فرمود بالتفصیل و شرح — حالت راہ مشاہد چشم بین
گر خدا خواہد دہد این نفع تام — شیعیان و زائرات را بالیقین

سال تاریخ ای صداقت گفتہ ام
ہادی ہر راہ مشاہد است این
سنہ ۱۳۰۹ ہجری

قطعہ تاریخ طبع کتاب ہٰذا از نتائج افکار جناب حیدر مرزا صاحب فوق
ارشد تلامذۂ عالی جناب زبدۃ الفصحائے زمن سید عباس حسن صاحب فصاحت
دام مجدہ اللہ العالی مادام الایام واللیالی

صاحب علم مولوی صاحب
کرد تالیف این عجیب کتاب
سال تاریخ طبع فوق بگو
این کتابست طرفہ و نایاب

۱۳۰۸ھ

ایضاً

قطعہ تاریخ طبع کتاب ہٰذا از نتائج افکار ذرۂ بیمقدار محمد مرزا طیب کاتب این کتاب یکے از کمترین شاگردان عالی جناب زبدۃ الشعراء افصح الفصحا جناب السید عباس حسن صاحب فصاحت دام ظلہ

مولوی قاسم علی نیکو سیر
کرد حالات سفر مجمل رقم
اہل ورع و زاہد و عالیجناب
بہر نفع شیعیان بوتراب

گفت طیب مصرعۂ تاریخ طبع
رہنمائے زایران برحق کتاب

سنہ ۱۳۰۹ھ

خاتمة الطبع

الحمد لله والمنة این رسالهٔ شریفهٔ لطیفه درین مطبع بفرمائش
عالیه متعالیه سیدهٔ علویه معظمه محترمه مخدومه مکرمه
حاجیه زائره سرکار جناب بیگم صاحبه دامت
عصمتها عفتها والدهٔ ماجدهٔ عالی جناب حشمت مآب
قمر رکاب گردون قباب جناب سید علی
نواب صاحب دام حشمته الله العالی
مادام الایام واللیالی بدست محمد مرزا
کاتب بتاریخ پانزدهم شهر
شعبان المعظم روز پنجشنبه
سنه ۱۳۰۸ هجری
مطبوع و شائع
گردید فجزاها
الله خیر
الجزاء

صحیح نامۂ زاد الزائرین از خود مؤلف سلمہ اللہ صاحب زاد فضلہ

صحیح	غلط	سطر	صفحہ
بشارت	زور	۳	۲۰
برہوت ہے	برہوت	۹	//
ماہی	اہی	۱۴	۲۱
مزاج پرسی کے بعد باہم دعا کرتے ہین	مزاج پرسی کرتے ہین	۳	۳۳
کلام کرتے ہین	کلام کرتے	۱۷	۴۵
یہان ہی	یہان	۱۵	۵۰
کنتل	کول	۷	۵۹
کہ	لہ	۱۸	۶۴
لب	اب	۱۲	۸۰
شیرازہ	شیراز	۸	۱۰۳
تلاوت	لاوت	۱۹	۱۰۵
مقتمان	قتمان	۱۰	۱۱۴
زیارت	ربات	۱۲	۱۱۷
زن	ن	۱۹	//
۶ فرسخ	افرسخ	۱۶	۱۲۰
علی اصغر	اصغر کی	۲۰	۱۳۸
بروانہ	ر	۲	۱۳۶
ماتم سرا سے	سرای	۱	۱۴۳
اور عشرہ	عشرہ	۲	//